

عقلمندوں کے لیے
نصیحتوں کے مدنی پھول
کاوش: عبدہ المذنب سید کامران عطاری مدنی غفر اللہ لہ ما یجری منہ و ما مضی

کاوش:

سید کامران عطاری مدنی عفی عنہ

فیس بک لنک:

https://www.facebook.com/SyedKamran786

واٹس ایپ نمبر:

+923169168614

ٹیلی گرام گروپ لنک:

https://t.me/FiqhiMasail2526

انسٹاگرام اکاؤنٹ لنک:

www.instagram.com/iamkamranmadani

فیس بک گروپ لنک:

www.facebook.com/groups/syedkamran786

For Feedback:

+923185748580

فہرست

Www.Fb.Com/SyedKamran786

Www.Fb.Com/SyedKamran786

Www.Fb.Com/SyedKamran786

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِالْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

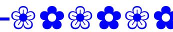
پیش لفظ

وعظ و نصیحت کا لفظ عام طور پر خلوص و عبرت کے لیے، بھلائی کی بات بتانے اور نیک صلاح مشورے کے مفہوم میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسا کہ شفا شریف میں ہے کہ جس شخص کو نصیحت کی جارہی ہو، اس کی مکمل بھلائی اور خیر خواہی کے ارادے کو لفظِ "نصیحت" سے تعبیر کیا جاتا ہے۔[1]

شیخ الحدیث حضرت علامہ مولانا عبد المصطفیٰ اعظمی رحمۃ اللہ علیہ جواہر الحدیث صفحہ 96 میں فرماتے ہیں: نصیحۃ کے معنیٰ لغت میں اخلاص اور خیر و صلاح کی طرف بلانا اور شر و فساد سے روکنا ہے۔

امام سلیمان خطابی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ لفظ نَصِیحَۃ ایک ایسا جامع لفظ ہے کہ اس کے معنی کو ادا کرنے کے لیے عربی میں کوئی دوسرا مفرد لفظ نہیں ہے، بہر حال عام طور پر اردو میں اس لفظ کا ترجمہ "خیر خواہی" کیا جاتا ہے جو خود بھی ایک بہت ہی جامع لفظ ہے۔

حضرت سیِّدُنا امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: "وَأَمَّا الْمَوْعِظَۃُ فَھِیَ الْکَلَامُ الَّذِیْ یُفِیْدُ الزَّجْرَ عَمَّا لَا یَنْبَغِیْ فِیْ طَرِیْقِ الدِّیْنِ یعنی



1... کتاب الشفاء 2/28

Www.Fb.Com/SyedKamran786

نصیحت وہ کلام ہے جو راہِ دین میں ناروا اور نامناسب باتوں سے روکے۔"[1]

وعظ و نصیحت کی اہمیت وافادیت ایک مسلَّمہ حقیقت ہے۔ ہر دور میں اس کی ضرورت پیش آئی۔ اس کے فوائد و ثمرات بے شمار و بے حساب ہیں۔ خود اللہ پاک نے قرآنِ مجید فرقانِ حمید کا ایک نام موعظت یعنی نصیحت رکھا ہے۔

چنانچہ، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

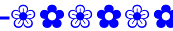
① هٰذَا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ

ترجَمۂ کنزالایمان: یہ لوگوں کو بتانا اور راہ دکھانا اور پرہیز گاروں کو نصیحت ہے۔[2]

② يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ ۙ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ

ترجَمۂ کنزالایمان: اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نصیحت آئی اور دلوں کی صحت اور ہدایت اور رحمت ایمان والوں کے لئے۔[3]

مفسر شہیر، صدرالافاضل، فخر الاماثل حضرت علامہ مولانا مفتی نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ اس آیت مبارکہ کے تحت "خَزَائِنُ الْعِرْفَان" میں ارشاد فرماتے ہیں: اس آیت میں قرآنِ کریم کے آنے اور اس کے



1 ... تفسیر کبیر، سورۃ ال عمران، تحت الآیۃ: 138، 3/370

2 ... پ4، ال عمران: 138

3 ... پ11، یونس: 57

Www.Fb.Com/SyedKamran786

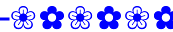
مَوْعِظَت وشفاوہدایت ورحمت ہونے کا بیان ہے کہ یہ کتاب ان فوائدِ عظیمہ کی جامع ہے۔ موعظت کے معنٰی ہیں وہ چیز جو انسان کو مرغوب کی طرف بلائے، اور خطرے سے بچائے۔ خلیل نے کہا کہ موعظت نیکی کی نصیحت کرنا ہے جس سے دل میں نرمی پیدا ہو۔(1)

وعظ و نصیحت کے بے شمار و بے حِساب فوائد و ثمرات کی بنا پر اس کی اہمیت وافادیت سے انکار ممکن نہیں، کیونکہ وعظ و نصیحت حضرات انبیائے کرام و مرسلین عظام عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃ والسلام کی عظیم سنت ہے، جس کو تمام نبیوں کے سَرْوَر، دوجہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر وبَر صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے کمال کی بلندیوں پر پہنچایا اور پھر صحابہ و اہلبیت رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور اولیاء کاملین سے یہ سلسلہ ہوتا ہوا آج بھی جاری وساری ہے۔

جیسے جسمانی صحت خراب ہونے کی صورت میں بَروقت دوالینا ضروری ہے یونہی معاشرتی صحت خراب ہو توبَروقت نصیحت کرنا اور اُسے قبول کرنا ضروری ہے یہی وجہ ہے کہ اسلام نے "نصیحت کرنے" کا حکم دیا ہے چنانچہ ارشادِ باری ہے:

اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ

ترجَمۂ کنزالایمان: اپنے رب کی راہ کی طرف بلاؤ پکی تدبیر اور اچھی



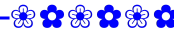
(1)... خزائن العرفان، سورۃ یونس، تحت الآیۃ:57

Www.Fb.Com/SyedKamran786

نصیحت سے۔[1]

نصیحت کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ نصیحت کو اسلام نے حقوق العباد میں شامل کیا ہے جیسا کہ ایک روایت میں ہے کہ سرکارِ مدینہ، قرار قلب وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے مسلمان کے مسلمان پر حقوق کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: مسلمان کے مسلمان پر چھ حق ہیں۔ عرض کی گئی: وہ چھ حق کون سے ہیں؟ ارشاد فرمایا: ❶ جب تم کسی مسلمان سے ملو تو سلام کرو۔ ❷ جب وہ تمہیں دعوتِ طعام دے تو اس کی دعوت قبول کرو۔ ❸ جب تم سے نصیحت طلب کرے تو اسے نصیحت کرو۔ ❹ جب چھینکے اور اَلْحَمْدُ لله پڑھے تو یرحمك الله کہہ کر اسے جواب دو۔ ❺ جب وہ بیمار پڑے تو اس کی عیادت کرو۔ ❻ اور جب وہ فوت ہو جائے تو اس کے جنازے کے ساتھ جاؤ۔[2]

مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ حدیث کے اس جملے "وَإِذَا اسْتَنْصَحَكَ فَانْصَحْ لَهُ" کی شرح میں فرماتے ہیں: (جب) تم سے کوئی مشورہ کرے تو اچھا مشورہ دو، اگر شرعی مسئلہ پوچھے تو ضرور بتاؤ۔ یعنی خالص اچھی رائے دو جس میں برائی کا شائبہ نہ ہو۔[3]



❶ ... پ14، النحل: 125
❷ ... صحیح مسلم، ص857، حدیث: 2162
❸ ... مرآۃ المناجیح، 2/404 ملتقطاً

Www.Fb.Com/SyedKamran786

وعظ ونصیحت کے بے شمار فوائد ہیں،اس کے ذریعے کفار دولت اسلام سے مشرف ہوتے، مسلمانوں کے دل خوفِ خدا سے لبریز اور عشقِ مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم سے سرشار ہوتے ،ایمان کو تازگی ملتی،اسلام کی محبت میں ترقی آتی، نیکیوں کا جذبہ ملتا، گناہوں سے نفرت پیدا ہوتی، ثواب کی طلب میں اضافہ ہوتا، گناہ سے بچنے کا ذہن بنتا اور دین سیکھنے سکھانے کے لئے راہِ خدا میں سفر کا جذبہ ملتا ہے۔ الغرض وعظ ونصیحت ہر طرح سے فائدہ مند ہے۔

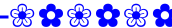
چنانچہ،اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

وَّذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِیْنَ

ترجمۂ کنزالایمان: اور سمجھاؤ کہ سمجھانا مسلمانوں کو فائدہ دیتا ہے۔[1]

حضرت سیدنا امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی تفسیر میں ارشاد فرمایا: اگر سمجھانا کسی کافر کو شرفِ ایمان کا فائدہ دے تو یہ مسلمان ہی کو نفع دینا ہے کیونکہ وہ مسلمان ہو چکا ہے۔[2]

حکمت ونصیحت انسانیت کی وہ قیمتی متاع ہے جس سے کوئی فرد مستغنی نہیں ہو سکتا۔ بالخصوص اہل اسلام کو تو علم و حکمت کی تعلیم پر دنیاوی سرفرازی اور آخرت میں رفعِ درجات کی بشارت دی گئی ہے اس لئے ہر مسلمان خواہ وہ عمر کے کسی بھی حصہ میں ہو خود کو علم و حکمت اور نصیحت و



1... پ27، الذریٰت:55

2... تفسیر کبیر، سورۃ الذریٰت، تحت الآیۃ55، 10/191

Www.Fb.Com/SyedKamran786

موعظت کا محتاج سمجھ کر اپنے علم و عمل کو جلا بخشتا رہتا ہے۔ ایک مسلمان علمی اعتبار سے جس مرتبہ پر بھی پہنچ جائے وہ کسی بھی معاملہ میں نصیحت کی ضرورت کا انکار نہیں کر سکتا۔ اسی طرح اسلاف کی زندگی کا مطالعہ بتاتا ہے کہ جب بھی دو مسلمان باہم ملاقات کرتے تو رخصت ہوتے وقت بڑا از خود (یا چھوٹے کی درخواست پر) اسے ایسی جامع نصیحت سے نوازتا جو اس کی زندگی کے ہر نشیب و فراز میں کارآمد ہوتی۔ باہمی نصیحت کا یہ متواتر سلسلہ عہد نبوت سے تاحال جاری ہے کہ بڑے اپنے چھوٹوں کو گراں قدر نصائح سے نوازتے چلے آئے ہیں۔

تو اسی سلسلے کو آگے بڑھاتے ہوئے ہم نے بزرگانِ دین، علماء کرام، اہل دانش اور جدید و قدیم مصلحینِ امت کی طرف سے حاصل ہونے والی قیمتی نصیحتوں کو اپنی اس کتاب **"عقلمندوں کے لئے نصیحتوں کے مدنی پھول"** میں جمع کیا ہے اور ان نصیحتوں کو واقعہ اور حکایت کی صورت میں پہنچانے کی کوشش کی ہے، اربابِ علم و دانش کا اس بات پر اتفاق ہے کہ فکر و نظر کے بدلاؤ میں قصہ و حکایت کی زبان بڑی مؤثر ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن حکیم گاہے بگاہے حکایت و واقعہ کے ذریعے ہماری رہنمائی کرتا نظر آتا ہے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ (۱۷۶)

Www.Fb.Com/SyedKamran786

ترجَمۂ کنزالایمان: تو تم نصیحت سناؤ کہ کہیں وہ دھیان کریں۔[1]

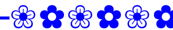
قرآنِ کریم میں اللہ رب العزت نے پیغمبروں کے قصے اور ان کی داستان بیان کرکے اُن کے ادوار کے اجتماعی احوال اور اُن کی زندگی کے حالات وواقعات کی نہایت خوبصورت منظر کشی کی ہے۔ وہ خود فرماتا ہے:

لَقَدْ كَانَ فِیْ قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ ؕ

ترجَمۂ کنزالایمان: بے شک ان کی خبروں سے عقل مندوں کی آنکھیں کُھلتی ہیں۔[2]

اگر کوئی داستان اور کہانی اصلی ہو اور حقیقت پر مبنی ہو ساتھ ہی مذہبی و معنوی مفاہیم سے بھی ہم آہنگ ہو تو وہ حقائق و معارف کے اہم منافع میں شمار ہو گی اور عینی صورت میں قابلِ قبول اور پر از تاثیر بھی ہو گی۔ قرآنی قصے اور کہانیاں چونکہ اصلی و حقیقی ہیں؛ اسی لیے وہ احسن القصص (بہترین کہانیاں) شمار ہوتی ہیں۔

تو انسانوں کی رشد و ہدایت اور معارفِ الٰہی کی نشر و اشاعت میں قصے، کہانیوں، داستان اور حکایتوں کا مؤثر کردار بہت ہی اہمیت کا حامل ہے۔ یوں ہی عبرت انگیز مناظر و مظاہر، سبق آموز واقعات و تجربات، اور نصیحت آموز



1 ... پ9، الاعراف: 176

2 ... پ13، یوسف: 111

Www.Fb.Com/SyedKamran786

داستانوں کو قصہ و داستان اور حکایت کی شکل میں سادہ سلیس اور آسان انداز سے بیان کرنا نہایت تاثیر گذار اور اثر آفریں ہے۔

اس کتاب میں نصیحت اور سبق آموز واقعات و تجربات، اور نصائح سے بھرپور داستانوں کو آسان اور احسن انداز سے پیش کرنے کی کوشش کی ہے تاکہ عام آدمی کے لئے سمجھنے اور نصیحت حاصل کرنے میں دشواری نہ ہو۔

اللہ پاک کی بارگاہ میں دعا کرتے ہیں کہ ہمیں اس کتاب سے حاصل ہونے والی نصیحتوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اس کتاب کو نبیِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی امت کی اصلاح کا ذریعہ بنائے۔

Www.Fb.Com/SyedKamran786

حکایت نمبر 1:

ایک عالم اور ایک عورت

ایک عورت ایک عالم کے پاس گئی اور سوال کیا کہ میں ایسا کیا کروں کے فجر کے وقت میں اپنی اولاد کو گہری نیند کے باوجود اُٹھا سکوں؟؟؟

عالم نے عورت سے کہا اگر آپ کے بچے رات کو سو رہے ہوں اور گھر میں آگ لگ جائے تو آپ کیا کریں گی؟؟؟

عورت نے کہا کہ میں انہیں جگاؤں گی..

عالم نے کہا اگر وہ نہ جاگیں تو کیا آپ انہیں وہیں چھوڑ دو گی..؟عورت نے غصے میں کہا یہ آپ کیسی بات کر رہے ہیں! میں اپنی اولاد کو آگ میں چھوڑ کر کیسے جاؤں گی! اللہ کی قسم میں انہیں گردنوں سے پکڑ کر گھسیٹتے ہوئے آگ سے بچا کر باہر لے جاؤں گی۔

تب عالم نے جواب دیا: اگر تم انہیں دنیا کی آگ سے بچانے کے لیے ایسا کر سکتی ہو تو جہنم کی آگ سے بچانے کے لیے بھی ایسا ہی کرو، اگر تم یہ پسند نہیں کرتی کہ تمہاری اولاد دنیا کی آگ میں جلے تو کیا تم یہ پسند کرتی ہو کہ تمہاری اولاد جہنم کی آگ برداشت کرے؟

نصیحت:

بات سوچنے اور سمجھنے کی ہے اور ہمیں اپنی سوچوں کو بدلنے کی ضرورت ہے۔ سمجھدار کے لئے اس ایک حکایت میں بے شمار عبرت کے مدنی پھول ہیں۔

Www.Fb.Com/SyedKamran786

حکایت نمبر:2

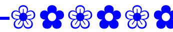
پرہیز گاری کا پھل

ایک بزرگ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں ایک سفر کے دوران کسی راستے سے گزر رہا تھا۔ میں روزے سے تھا، میں نے ایک بہتی نہر کو دیکھا تو اس میں غسل کے لئے غوطہ لگا دیا۔ اچانک میں نے پانی کی سطح پر ایک بہی دانہ (ایک پھل) تیرتے ہوئے دیکھا تو اسے افطار کے لئے اٹھالیا۔ جب میں نے اس سے افطاری کرلی تو بہت ندامت ہوئی کہ میں نے غیر کے مال سے افطاری کرلی۔ جب صبح ہوئی تو میں اس باغ کے دروازے پر پہنچ گیا جہاں سے نہر نکل رہی تھی۔ میں نے دروازے پر دستک دی تو ایک عمر رسیدہ بزرگ باہر نکلے میں نے ان سے کہا: کل آپ کے اس باغ سے ایک بہی دانہ دریامیں بہتا ہوا آگیا تھا میں نے اسے اٹھا کر کھالیا اور اب میں اس پر بہت نادم ہوں مجھے امید ہے کہ آپ اس کا کوئی حل نکالیں گے۔ وہ بزرگ بولے: میں تو خود اس باغ میں مزدور ہوں، مجھے یہاں کام کرتے ہوئے چالیس سال ہوگئے مگر میں نے اس کا ایک پھل بھی نہیں کھایا اور اس باغ میں میرا کوئی حصہ نہیں۔ میں نے پوچھا: پھر یہ باغ کس کا ہے؟ انہوں نے کہا کہ یہ باغ دو بھائیوں کا ہے جو فلاں جگہ رہتے ہیں۔ میں اس جگہ پہنچ گیا، وہاں مجھے ایک ہی بھائی مل سکا۔ میں نے اسے سارا ماجرا بتایا تو وہ کہنے لگا: نصف باغ تو میرا ہے لہٰذا میں آدھا حصہ معاف

Www.Fb.Com/SyedKamran786

کرتا ہوں۔ میں نے پوچھا: میں تمہارے بھائی کو کہاں ڈھونڈوں؟ اس نے کہا: فلاں فلاں جگہ چلے جاؤ۔ تو میں اس طرف چل دیا اور اسے جا کر سارا قصہ سنایا تو اس نے کہا کہ خدا کی قسم! میں ایک شرط پر اپنا حق معاف کروں گا۔ میں نے پوچھا کہ وہ شرط کیا ہے؟ وہ بولا کہ میں تم سے اپنی بیٹی کا نکاح کروں گا اور تمہیں سو دینار دوں گا۔ میں نے کہا: افسوس کہ مجھے اس کی بالکل حاجت نہیں کیا آپ نہیں جانتے کہ اس ایک پھل کی وجہ سے مجھے کتنی پریشانی ہوئی ہے لہٰذا میرے لئے کوئی اور حل تلاش کریں۔ انہوں نے کہا کہ خدا کی قسم! میں اس شرط کے بغیر ایسا نہیں کروں گا۔

جب میں نے ان کا اصرار دیکھا تو ان کا مطالبہ تسلیم کر لیا اور کہا: ٹھیک ہے۔ انہوں نے مجھے سو دینار دیئے اور کہا: اس میں سے جتنے چاہو میری بیٹی کے مہر کے طور پر دے دو۔ میں نے سارے دینار واپس کر دیئے۔ مگر انہوں نے کہا کہ سارے نہیں کچھ دینار دے دو۔ پھر جب انہوں نے اپنی بیٹی کا نکاح مجھ سے کر دیا تو لوگوں نے اسے اس بات پر ملامت کی کہ جب اربابِ اختیار اور بڑے لوگوں نے تمہاری بیٹی کے لئے پیغام بھیجا تھا تو تم نے انہیں اپنی بیٹی نہیں دی، تو اس فقیر کو کیوں دے دی جس کے پاس بالکل مال نہیں ہے؟ تو انہوں نے لوگوں سے کہا: اے لوگو! میں نے پرہیز گاری اور تقویٰ کو ترجیح دی ہے کیونکہ یہ شخص اللہ پاک کے نیک بندوں میں سے ہے۔ (1)



1...بحر الدموع، ص 11

Www.Fb.Com/SyedKamran786

حکایت نمبر 3:

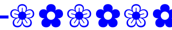
چڑیا کی تین نصیحتیں

ایک شخص نے چڑیا کو پکڑنے کے لئے جال بچھایا۔ اتفاق سے ایک چڑیا اس میں پھنس گئی اور شکاری نے اسے پکڑلیا۔ چڑیا نے اس سے کہا: اے انسان! تم نے کئی ہرن، بکرے اور مرغ وغیرہ کھائے ہیں، ان چیزوں کے مقابلے میں میری کیا حقیقت! ذرا سا گوشت میرے جسم میں ہے اس سے تمہارا کیا بنے گا؟ تمہارا تو پیٹ بھی نہیں بھرے گا۔ لیکن اگر تم مجھے آزاد کردو تو میں تمہیں تین نصیحتیں کروں گی جن پر عمل کرنا تمہارے لئے بہت مفید ہو گا۔ ان میں سے ایک نصیحت تو میں ابھی کروں گی۔ جبکہ دوسری اس وقت جب تم مجھے چھوڑدو گے اور میں دیوار پر جابیٹھوں گی۔ اس کے بعد تیسری اور آخری نصیحت اس وقت کروں گی جب دیوار سے اڑ کر سامنے درخت کی شاخ پر جابیٹھوں گی۔ اس شخص کے دل میں تجسس پیدا ہوا کہ نہ جانے چڑیا کیا فائدہ مند نصیحتیں کرے۔ اس نے چڑیا کی بات مانتے ہوئے اس سے پوچھا: تم مجھے پہلی نصیحت کرو، پھر میں تمہیں چھوڑدوں گا۔ چنانچہ چڑیا نے کہا: میری پہلی نصیحت یہ ہے کہ جو بات کبھی نہیں ہوسکتی اس کا یقین مت کرنا۔ یہ سن کر اس آدمی نے چڑیا کو چھوڑ دیا اور وہ سامنے دیوار پر جابیٹھی پھر بولی۔ میری دوسری نصیحت یہ ہے کہ جو بات ہو جائے اس کا غم نہ کرنا اور پھر کہنے لگی۔ اے بھلے مانس! تم نے مجھے چھوڑ کر بہت بڑی غلطی کی کیونکہ میرے پیٹ میں پاؤ

بھر کا انتہائی نایاب پتھر ہے۔ اگر تم مجھے ذبح کرتے اور میرے پیٹ سے اس موتی کو نکال لیتے تو اس کے فروخت کرنے سے تمہیں اس قدر دولت حاصل ہوتی کہ تم بہت بڑے رئیس بن جاتے۔ اس شخص نے جو یہ بات سنی تو افسوس کرنے لگا اور پچھتایا کہ اس نے چڑیا کو چھوڑ کر اپنی زندگی کی بہت بڑی غلطی کی۔ اگر اسے نہ چھوڑتا تو میری زندگی سنور جاتی۔ چڑیا نے اسے اس طرح سوچ میں پڑے دیکھا تو اڑ کر درخت کی شاخ پر جا بیٹھی اور بولی۔ اے بھلے مانس! ابھی میں نے تمہیں پہلی نصیحت کی جسے تم بھول گئے کہ جو بات نہ ہو سکنے والی ہو اس کا ہرگز یقین نہ کرنا۔ لیکن تم نے میری اس بات کا اعتبار کرلیا کہ میں چھٹانک بھر وزن رکھنے والی چڑیا اپنے پیٹ میں پاؤ وزن کا موتی رکھتی ہوں۔ کیا یہ ممکن ہے؟ میں نے تمہیں دوسری نصیحت یہ کی تھی کہ جو بات ہو جائے اس کا غم نہ کرنا۔ مگر تم نے دوسری نصیحت کا بھی کوئی اثر نہ لیا اور غم و افسوس میں مبتلا ہو گئے کہ خواہ مخواہ مجھے جانے دیا۔ تمہیں کوئی بھی نصیحت کرنا بالکل بے کار ہے کیوں کہ تم نے میری پہلی دو نصیحتوں پر کب عمل کیا جو تیسری پر کروگے۔ تم نصیحت کے قابل نہیں۔ یہ کہتے ہوئے چڑیا پھر سے اڑی اور ہوا میں پرواز کر گئی۔ وہ شخص وہیں کھڑا چڑیا کی باتوں پر غور و فکر کرتے ہوئے سوچوں میں کھو گیا۔[1]

نصیحت:

وہ لوگ خوش نصیب ہوتے ہیں جنہیں کوئی نصیحت کرنے والا ہو۔ ہم



1 ... بحر الدموع، ص 11

Www.Fb.Com/SyedKamran786

اکثر اپنے مخلص ساتھیوں اور بزرگوں کی نصیحتوں پر کان نہیں دھرتے اور اس میں نقصان ہمارا ہی ہوتا ہے۔ یہ نصیحتیں صرف کہنے کی باتیں نہیں ہوتی بلکہ دانائی اور دوسروں کے تجربات سے حاصل ہونے والے انمول اثاثے ہیں۔ جو یقیناً ہمارے لئے مشعل راہ ثابت ہوسکتے ہیں اگر ہم ان پر عمل کریں۔

حکایت نمبر4:

غصے والا آدمی

ایک آدمی کو غصہ بہت آتا تھا۔ غصے میں بے قابو ہو کر وہ برا بھلا کہتا جب غصہ اترتا تو اسے پشیمانی ہوتی۔ وہ غصے پر قابو پانا چاہتا تھا لیکن کامیاب نہ ہوتا۔ ایک دن اس نے سنا کہ دوسرے گاؤں میں ایک عالم رہتا ہے۔ لوگوں کو مسئلوں کے حل بتاتا ہے۔ اس نے سوچا چلو میں بھی اپنا مسئلہ پیش کر کے دیکھتا ہوں شاید کچھ تدبیر نکل آئے۔ وہ اس عالم کے پاس گیا اور اسے بتایا: مجھے بے حد غصہ آتا ہے۔ عالم نے کہا: جب تمہیں غصہ آئے تو تم جنگل میں جا کر درخت میں کیل ٹھونک دیا کرو۔

آدمی نے کہا: یہ کونسا حل ہے؟ عالم نے کہا: تم ایسا کرو تو سہی۔ آخر اس نے یہی کیا۔ اسے جب بھی غصہ آتا، وہ جنگل کی طرف دوڑتا اور تیزی سے کیلیں درخت میں ٹھونکتا جاتا آخر دن گزرتے گئے۔ اسے جب غصہ آتا، وہ یہی عمل دہراتا۔ آخر ایک دن اس کا غصہ کم ہو کر ختم ہو گیا اور اس نے جنگل جانا چھوڑ دیا۔ ایک دن وہ دوبارہ عالم کے پاس گیا اور کہا: آپ کی بات پر عمل

Www.Fb.Com/SyedKamran786

کر کے میرا غصہ ختم ہو گیا ہے۔ عالم نے کہا: مجھے اس جگہ پر لے چلو جہاں تم نے کیلیں ٹھونکی ہیں۔

وہ دونوں وہاں چلے گئے۔عالم نے دیکھا کہ ایک درخت تقریباً آدھا کیلوں سے بھرا پڑا ہے۔عالم نے کہا: اب ان کیلوں کو نکالو اس نے بہت مشکل سے وہ کیلیں نکال لیں تو دیکھا کہ وہاں چھوٹے بڑے بے حد سوراخ تھے۔ عالم نے کہا: یہ وہ سوراخ ہیں جو تم غصے میں آکر لوگوں کے دلوں میں کرتے تھے۔ دیکھو کیل تو نکل گئے مگر سوراخ باقی ہیں۔ وہ شخص بہت شرمندہ ہوا، اس نے اللہ اور اس کے بندوں سے معافی مانگی اور عالم کا شکریہ ادا کیا جس نے اسے آئینہ دکھایا۔

نصیحت:

ہمیں بھی چاہیے کہ بولتے ہوئے دیکھ لیا کریں کہ ہم نے لوگوں کے دلوں میں کیلیں تو نہیں ٹھونکیں! اگر وہ کیلیں نکل بھی گئیں تو نشان باقی رہ جائے گا۔

حکایت نمبر5:

عورت کا جھگڑا ختم

حکایت ہے کہ ایک عورت ایک عالم کے پاس گئی اور عالم صاحب سے عرض کیا کہ مجھے کوئی ایسا تعویذ دے دیجئے کہ میرا شوہر مجھ سے جھگڑا نہ کرے، میری بات مانے تو عالِم نے فرمایا کہ تم تھوڑا سا پانی لے آؤ میں اس میں

Www.Fb.Com/SyedKamran786

دعا پڑھ دوں گا۔ چنانچہ پڑھ دیا اور فرمایا کہ جب تمہارا شوہر غصہ میں ہو تو اس میں سے ایک گھونٹ منہ میں لے کر بیٹھ جاؤ مگر خبر دار پانی کو حلق سے نیچے نہ اتارنا۔

چنانچہ اس نے ایسا ہی کرنا شروع کر دیا، جب بھی خاوند غصّہ میں ہوتا تو منہ میں گھونٹ لے کر بیٹھ جاتی ، بول تو سکتی نہیں تھی ،منہ کو تالا لگ گیا تھوڑے ہی دنوں میں شوہر راضی ہو گیا اور اس کا غصّہ آہستہ آہستہ ختم ہو گیا۔

نصیحت:

اگر جھگڑے میں ایک فریق تکرار نہ کرے اور جواب ہی نہ دے تو جھگڑا بڑھ نہیں سکتا۔ اور اس کے بعد سامنے والے کو نرم پڑنے کے علاوہ کوئی چارہ ہی نہیں۔

حکایت نمبر6:

ایک بادشاہ تین وزیر

ایک دن ایک بادشاہ نے اپنے تین وزراء کو دربار میں بلایا اور تینوں کو حکم دیا کہ تینوں ایک ایک تھیلا لے کر باغ میں داخل ہوں اور وہاں سے بادشاہ کے لیے مختلف اچھے اچھے پھل جمع کریں۔

وزراء بادشاہ کے اس عجیب حکم پر حیران رہ گئے لیکن بادشاہ کا حکم تھا تو تینوں ایک ایک تھیلا پکڑ کر الگ الگ باغ میں داخل ہو گئے۔

پہلے وزیر نے کوشش کی کہ بادشاہ کے لیے اس کی پسند کے مزیدار اور

Www.Fb.Com/SyedKamran786

تازہ پھل جمع کرے اور اس نے کافی محنت کے بعد بہترین اور تازہ پھلوں سے تھیلا بھر لیا۔

دوسرے وزیر نے خیال کیا کہ بادشاہ ایک ایک پھل کا خود تو جائزہ نہیں لے گا کہ کیسا ہے اور نہ ہی پھلوں میں فرق دیکھے گا اس لیے اس نے بغیر فرق دیکھے جلدی جلدی ہر قسم کے تازہ اور کچے اور گلے سڑے پھلوں سے اپنا تھیلا بھر لیا۔

تیسرے وزیر نے سوچا کہ بادشاہ کی توجہ صرف تھیلے کے بھرنے پر ہو گی۔ اس کے اندر کیا ہے، اسے بادشاہ نہیں دیکھے گا۔ یہی سوچ کر وزیر نے تھیلے میں گھاس پھوس اور پتے بھر لیے اور محنت سے بچ گیا اور وقت بچایا۔

دوسرے دن بادشاہ نے تینوں وزراء کو اپنے تھیلوں سمیت دربار میں حاضر ہونے کا حکم دیا۔ جب تینوں دربار میں حاضر ہوئے تو بادشاہ نے تھیلے کھول کر بھی نہ دیکھے اور حکم دیا کہ تینوں کو ان کے تھیلوں سمیت تین ماہ کے لیے دور دراز جیل میں قید کر دیا جائے۔

اب اس دور دراز جیل میں تینوں کے پاس کھانے پینے کے لیے کچھ نہیں تھا سوا اس تھیلے کہ جو انھوں نے جمع کیا تھا۔۔ اب پہلا وزیر جس نے اچھے اچھے پھل چن کر جمع کیے تھے وہ مزے سے اپنے انہیں پھلوں پر گزارہ کرتا رہا۔ یہاں تک کہ تیں ماہ با آسانی گزر گئے۔

اور دوسرا وزیر جس نے بغیر دیکھے تازہ خراب تمام پھل جمع کیے تھے ' اس کے لیے بڑی مشکل پیش آئی۔ کچھ دن تو تازہ پھل کھا لیے لیکن پھر کچے

Www.Fb.Com/SyedKamran786

اور گلے سڑے پھل کھانے پڑے جس سے وہ بہت زیادہ بیمار ہو گیا اور اسے بہت تکلیف اٹھانی پڑی۔

اور تیسرا وزیر جس نے اپنے تھیلے میں صرف گھاس پھوس ہی جمع کیا تھا وہ کچھ دن بعد ہی بھوک سے مر گیا کیونکہ اس کے پاس کھانے کو کچھ نہ تھا۔

نصیحت:

آپ بھی اس وقت اس باغ (دنیا) میں ہیں جہاں سے آپ چاہیں تو بادشاہ (اللہ عزوجل) کی پسند کے مزیدار اور تازہ پھل (نیک اعمال) اپنے لیے جمع کریں۔ اور چاہیں تو صرف گھاس پھوس اور پتے (خراب اعمال)۔ مگر یاد رہے جب بادشاہ (اللہ عزوجل) کا حکم صادر ہو گا تو آپ کو آپ کی جیل (قبر) میں ڈال دیا جائے گا۔

اس جیل میں آپ اکیلے ہوں گے جہاں آپ کے ساتھ صرف آپ کے اعمال کی تھیلی ہو گی تو جو آپ نے جمع کیا ہو گا وہی آپ کو وہاں کام دے گا۔

اس لیے آج تھوڑی سی محنت کر کے اچھی اچھی چیزیں یعنی نیک اعمال جمع کر لیں اور وہاں آسانی اور آرام والی زندگی گزاریں۔

حکایت نمبر7:

حاجی صاحب کا واقعہ

ایک حاجی صاحب کا واقعہ ہے وہ کافی بیمار تھے۔

کئی سالوں سے ہر ہفتے پیٹ سے چار بوتل پانی نکلواتے تھے، اب ان کے

Www.Fb.Com/SyedKamran786

گُردے واش ہوتے ہوتے ختم ہو چکے تھے۔ایک وقت میں آدھا سلائس ان کی غذا تھی۔ سانس لینے میں بہت دشواری کا سامنا تھا۔نقاہت اتنی کہ بغیر سہارے کے حاجت کیلئے نہ جاسکتے تھے۔

ایک دن چوہدری صاحب ان کے ہاں تشریف لے گئے اور انہیں سہارے کے بغیر چلتے دیکھا تو بہت حیران ہوئے انہوں نے دور سے ہاتھ ہلا کر چوہدری صاحب کا استقبال کیا،

چہل قدمی کرتے کرتے حاجی صاحب نے دس چکر لان میں لگائے‘پھر مسکرا کر ان کے سامنے بیٹھ گئے،ان کی گردن میں صحت مند لوگوں جیسا تناؤ تھا۔

چوہدری صاحب نے ان سے پوچھا کہ یہ تبدیلی کیسے ہوئی؟کوئی دوا،کوئی دعا‘کوئی پیتھی‘کوئی تھراپی۔ آخر یہ کمال کس نے دکھایا؟

حاجی صاحب نے فرمایا:میرے ہاتھ میں ایک ایسا نسخہ آیا ہے کہ اگر دنیا کو معلوم ہو جائے تو سارے ڈاکٹر‘حکیم بیروزگار ہو جائیں۔

سارے ہسپتال بند ہو جائیں اور سارے میڈیکل سٹوروں پر تالے پڑ جائیں۔

چوہدری صاحب مزید حیران ہوئے کہ آخر ایسا کونسا نسخہ ہے جو ان کے ہاتھ آیا ہے۔

حاجی صاحب نے فرمایا کہ میرے ملازم کی والدہ فوت ہوگئی‘میرے بیٹوں نے عارضی طور پر ایک چھ سات سالہ بچہ میری خدمت کیلئے دیا‘میں

Www.Fb.Com/SyedKamran786

نے ایک دن بچے سے پوچھا کہ آخر کس مجبوری کی بنا پر تمہیں اس عمر میں میری خدمت کرنا پڑی' بچہ پہلے تو خاموش رہا پھر سسکیاں بھر کر بولا کہ ایک دن میں گھر سے باہر تھا' میری امی' ابو' بھائی' بہن سب سیلاب میں بہہ گئے۔ میرے مال مویشی ڈھور ڈنگر' زمین پر رشتہ داروں نے قبضہ کرلیا۔اب دنیا میں میرا کوئی نہیں۔اب دو وقت کی روٹی اور کپڑوں کے عوض آپ کی خدمت پر مامور ہوں۔

یہ سنتے ہی حاجی صاحب کا دل پسیج گیا اور پوچھا بیٹا کیا تم پڑھو گے ؟ بچے نے ہاں میں سر ہلا دیا۔

حاجی صاحب نے منیجر سے کہا کہ اس بچے کو شہر کے سب سے اچھے سکول میں داخل کراؤ۔بچے کا داخل ہونا تھا کہ اس کی دعاؤں نے اثر کیا' قدرت مہربان ہوگئ' میں نے تین سالوں کے بعد پیٹ بھر کر کھانا کھایا' سارے ڈاکٹر اور گھر والے حیران تھے۔

اگلے روز اس یتیم بچے کو ہاسٹل میں داخلہ دلوایا اور بغیر سہارے کے ٹائلٹ تک چل کر گیا' میں نے منیجر سے کہا کہ شہر سے پانچ ایسے اور بچے ڈھونڈ کر لاؤ جن کا دنیا میں کوئی نہ ہو۔

پھر ایسے بچے لائے گئے،انہیں بھی اسی سکول میں داخل کرا دیا گیا۔

اللہ پاک نے فضل کیا اور آج میں بغیر سہارے کے چل رہا ہوں۔

سیر ہو کر کھا پی رہا ہوں اور قہقہے لگا رہا ہوں۔حاجی صاحب سینہ پھلا کر گلاب کی کیاریوں کی طرف چل دیئے اور فرمایا: میں اب نہیں گروں گا جب

Www.Fb.Com/SyedKamran786

تک کہ یہ بچے اپنے قدموں پر کھڑے نہیں ہو جاتے۔

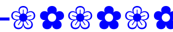
حاجی صاحب گلاب کی کیاریوں کے قریب رک گئے اور ایک عجیب فقرہ زبان پر لائے: قدرت، یتیموں کو سائے دینے والے درختوں کے سائے لمبے کر دیا کرتی ہے

....

حضرتِ سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسول اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی بارگاہ میں اپنے دل کی سختی کی شکایت کی تو ارشاد فرمایا کہ کیا تو چاہتا ہے کہ تیرا دل نرم ہو جائے اور تیری حاجتیں پوری ہوں؟ تو یتیم پر رحم کیا کر اور اس کے سر پر ہاتھ پھیرا کر اور اپنے کھانے میں سے اس کو کھلایا کر ایسا کرنے سے تیرا دل نرم ہو گا اور حاجتیں پوری ہوں گی۔ (1)

نصیحت:

ہر مسلمان پر لازم ہے کہ اُمتِ رسول کے یتیم بچوں اور یتیم بچیوں کی پرورش اور ان کے ساتھ رحم و شفقت کا برتاؤ کریں۔ قرآن مجید کی بہت سی آیتوں میں اس کی بے حد تاکید کی گئی ہے۔ بہر حال یتیم کی خبر گیری اور ان پر شفقت و محبت کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے جو لوگ یتیموں کے ساتھ اچھا سلوک کریں گے حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے اپنی دو انگلیوں کو ملا کر



1... مجمع الزوائد، 8/160، حدیث:13509

Www.Fb.Com/SyedKamran786

بتایا کہ میں اور وہ اس طرح ایک ساتھ دونوں جنت میں جائیں گے۔

اللہ پاک ہر مسلمان کے سینے میں ایسا درد مند دل پیدا فرمادے جو یتیموں کی بے کسی پر رحم کرے اور مسلمان یتیموں کے ساتھ رحم و کرم کا برتاؤ کرکے جنت میں جانے کا سامان کریں۔ آمین

حکایت نمبر8:

عکبر کردی کی توبہ

حضرت بشر حافی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ میں نے عکبر کردی سے پوچھا کہ تمہاری توبہ کا کیا سبب بنا؟ اس نے بتایا:

میں ایک غار میں رہتا تھا اور رہزنی کیا کرتا۔ وہاں کھجور کے تین درخت تھے۔ ایک درخت پر پھل نہ تھے وہاں ایک چڑیا پھل والے درخت سے پکی ہوئی کھجوریں توڑتی اوراس درخت پر لے جاتی۔ میں نے اسے اس طرح دس چکر لگاتے ہوئے دیکھا تو میرے دل میں ایک خیال آیا کہ اٹھ کر دیکھوں کہ کیا ماجرا ہے۔ جب میں نے اٹھ کر دیکھا تو وہاں ایک اندھا سانپ تھا اور چڑیا اس کے منہ میں وہ دانے ڈال رہی تھی۔

یہ دیکھ کر میں رونے لگا اور میں نے کہا کہ اے میرے رب! سانپ کو تیرے نبی صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے مار ڈالنے کا حکم دیا اور تو نے اس اندھے سانپ پر چڑیا اس کی کفالت کیلئے متعین کی ہوئی ہے اور میں تیرا بندہ ہوں تیری وحدانیت کا اقرار کرنے کے باوجود رہزنی کرتا ہوں۔ میرے دل میں

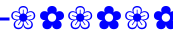
Www.Fb.Com/SyedKamran786

جیسے آواز گونجنے لگی: اے عکبر! میرا دروازہ کھلا ہے۔ تو میں نے اپنی تلوار توڑ دی اور اپنے سر پر خاک ڈالی اور زور زور سے پکارنے لگا: اے اللہ پاک معاف کر دے، رحم کر دے۔ اچانک میں نے غیبی آواز سنی ہم نے تجھے معاف کر دیا۔ میرے رفقاء کو پتا چل گیا تو انہوں نے مجھ سے پوچھا: تجھے کیا ہو گیا ہے تو نے تو ہمیں پریشان کر دیا ہے؟ میں نے کہا کہ میں دھتکارا ہوا بندہ تھا اور اب نیک ہو گیا ہوں۔ تو وہ لوگ کہنے لگے کہ ہم بھی دھتکارے ہوئے ہیں اب ہم بھی نیک بنیں گے۔

پھر ہم سب تین دن تک آہ وزاری کرتے رہے اور ہم بھوکے پیاسے چلتے ہوئے تیسرے دن ایک بستی میں آئے۔ وہاں ایک اندھی عورت گاؤں کے دروازے پر بیٹھی تھی اس نے پوچھا: کیا تم میں کوئی عکبر کردی بھی ہے؟ ہم نے کہا: کیا کوئی کام ہے؟ اس نے کہا: ہاں! میں تین راتوں سے خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کو دیکھ رہی ہوں وہ فرما رہے ہیں کہ عکبر کردی کو اپنے بیٹے کا چھوڑا ہوا مال دے دے۔ پھر اس نے ساٹھ کپڑے ہمیں دے دیئے جن میں سے کچھ ہم نے پہن لیے اور اپنے گھروں میں آ گئے۔ (1)

نصیحت:

ایسے پُرفتن حالات میں کہ ارتکابِ گناہ بے حد آسان اور نیکی کرنا بے حد مشکل ہو چکا ہو اور نفس وشیطان ہاتھ دھو کر انسان کے پیچھے پڑے



1 ... کتاب التوابین، ص222

ہوں، انسان کا گناہوں سے بچنا بے حد دشوار ہے۔ لیکن یاد رکھئے! گناہوں کا انجام ہلاکت ورسوائی کے سوا کچھ نہیں، لہٰذا! اس سے پہلے کہ پیامِ اجل آن پہنچے اور ہم اپنے عزیز واقرباء کو روتا چھوڑ کر اور دنیا کی رونقوں سے منہ موڑ کر، قبر کے ہولناک اور تاریک گڑھے میں ہزاروں مردوں کے درمیان تنہا جا سوئیں، ہمیں چاہئے کہ ان گناہوں سے چھٹکارے کی کوئی تدبیر کریں۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ ہم اپنے پروردگار کی بارگاہ میں سچی توبہ کریں کیونکہ سچی توبہ ایسی چیز ہے جو ہر قسم کے گناہ کو انسان کے نامہ اعمال سے دھو ڈالتی ہے جیسا کہ قرآنِ پاک میں ہے:

وَ هُوَ الَّذِیْ یَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَ یَعْفُوْا عَنِ السَّیِّاٰتِ وَ یَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ (۲۵)

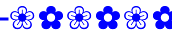
ترجمۂ کنزالایمان: اور وہی ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا اور گناہوں سے درگزر فرماتا ہے اور جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو۔ (1)

حکایت نمبر9:

حقیقی گھر کے حالات

گورکن بابا سے پوچھا گیا: باباجی گنہگاروں کی قبروں کے کچھ احوال تو بتائیں؟ باباجی افسردہ لہجے میں بولے:

ایسے آدمی کی قبر تیار کرتے ہوئے بہت مشقت کرنا پڑتی ہے قبر کی مٹی



1 ... پ25، الشوریٰ:25

Www.Fb.Com/SyedKamran786

سخت ہوتی ہے۔ کہیں پتھر قبر کی تیاری میں رکاوٹ بن جاتے ہیں۔

آج کل قبروں کی کھودائی کے دوران سانپ بچھو کا نکلنا عام سی بات ہو گئی ہے۔

کئی قبروں کی کھودائی کرتے ہوئے عجیب سی وحشت اور گھبراہٹ طاری ہو جاتی ہے،

چونکہ قبر کی کھودائی ننگے پاؤں کی جاتی ہے، کئی قبروں کی کھودائی میں میرے پیر جلنا شروع جاتے ہیں۔

میں نے اپنی زندگی میں قبر کی تیاری کے دوران قبر سے دھواں بھی نکلتے ہوئے دیکھا، اور آگ کے شعلے بھی۔

کئی قبروں میں تدفین کے بعد قبروں پر رات کو آگ جلتی ہوئی بھی دیکھی ہے۔

اور کچھ قبروں سے چیخ و پکار بھی سن چکا ہوں۔

یہ باتیں باباجی مختلف سوالوں کے جواب میں بتارہے تھے، اور عالمِ تصور میں، میں اپنی قبر کی فکر میں گم ہو گیا کہ نہ جانے میری قبر سے روشنی نکل کر گورکن کے وجود کو روشن کرے یا گورکن کے پیر جلاڈالے گی۔

اور پھر کیا معلوم کے قبر بھی نصیب ہو کے نہیں؟

نصیحت:

یہ میری اور آپ کی فانی زندگی کی حقیقتیں ہیں، جو میں آپ احباب کی خدمت میں عرض کررہاہوں، میں نے آپ نے زندگی کی رنگینیاں بھی دیکھی

Www.Fb.Com/SyedKamran786

ہیں، اور اندھیری راتوں میں قبرستانوں کے سناٹے بھی،

قبر ہمارا وہ مستقل گھر ہے جس میں ہمارا قیامت تک صور کے پھونکے جانے تک رہنا مقدر ٹھہر چکا ہے۔

کبھی کبھی اپنے دلوں کو موہ لینے والے عارضی گھروں کو کچھ دیر کے لئے فراموش کر کے قبرستان میں جہاں میں اور آپ اپنی مستقل رہائش اختیار کرنے والے ہیں، جاکر ان کے مکینوں کی رہائش گاہوں کو بھی دیکھ کر آیا کریں، تاکہ اپنی اصلی رہائش گاہ کے پلاٹ کا بھی اندازہ ہو اور اس میں اپنی رہائش کے لیے خیالوں اور تصور میں تانے بانے بھی بناتے رہا کریں۔

قبرستان دنیا کی واحد انٹر نیشل ہاؤسنگ سوسائٹی ہے، جس میں آپ کو دو گز کا پلاٹ بغیر ترقیاتی کاموں کے ملتا ہے ،جہاں ہر فرد کو اپنے پلاٹ میں روشنی، کشادگی، خوشگوار ہواؤں، اور باغات وغیرہ کا انتظام پہلے سے خود کر کے آنا پڑتا ہے۔

لہٰذا کیا ہی اچھا ہو کہ جب میں اور آپ، اپنے مستقل گھروں کو جائیں تو سارے انتظامات پہلے سے مکمل ہوں، اور کمی ہو تو صرف میری اور آپ کی آمد کی ہو۔ اللہ پاک ہم سب کی اس آنے والی منزل کو آسان بنائے۔ آمین

موت کی سختیاں

پاک ہے وہ جو زندوں کو مارنے اور مردوں کو زندہ کرنے والا ہے۔

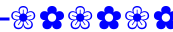
انسان جس وقت دنیا میں شہوات کی لذت کے سبب دھوکے میں مبتلاء ہوتا

Www.Fb.Com/SyedKamran786

اور غفلت کے سمندر میں غرق ہوتا ہے تو ایسے میں جب اس کے پاس موت آتی ہے تو وہ اسے اپنی سختیوں کے جام گھونٹ گھونٹ پلاتی اور اس پر اپنے مصائب کو ڈال دیتی ہے، اس وقت موت کی سختیاں اسے گھیر لیتی ہیں اور اپنی شدت سے اسے حسرتوں میں مبتلا کر دیتی ہے۔ جن لذتوں میں وہ کھویا ہوا تھا، موت اسے ان سے جدا کر دیتی ہے۔ ماں باپ کو رلاتی اور بیٹے بیٹیوں کو یتیم کر دیتی ہے۔ مرنے والے کے مصائب و آلام پر عبرتوں کا پہرہ بیٹھ جاتا ہے۔ لوگ اسے کندھوں پر اٹھا کر ویران قبرستان کی طرف لے چلتے ہیں۔ اور وہ اپنی قبر میں ریزہ ریزہ ہو جائے گا۔ اس تنہائی میں صرف اچھے برے اعمال اس کے ساتھ ہوں گے۔ وہاں تقویٰ و عبادات، بھلائی و صدقات، نماز اور دعاؤں کے علاوہ کچھ کام نہ آئے گا۔ تو کیا اے عقلمند انسان! مرنے والے کی پکڑ و ہلاکت سے اب بھی عبرت حاصل نہیں کرتا۔ تو زندہ رہنے کی کس طرح طمع کرتا ہے۔

حالانکہ، دلائل و معجزات کے مالک، دو عالم کے داتا، مکی مدنی آقا صلَّی اللہ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: بے شک موت کی سختیاں بہت ہیں۔(1)

اے غفلتوں کے شکار! اپنی موجودہ حالت سے خبر دار ہو جا۔ اور آخرت کے طویل سفر کے لئے زادِ راہ تیار کر لے۔ کیونکہ زندگی تھوڑی سی باقی ہے



(1)... صحیح بخاری، 3/157، حدیث: 4449

Www.Fb.Com/SyedKamran786

جبکہ جانے والے کے لئے موت کی سختیوں کے جام تیار ہو چکے ہیں۔

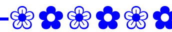
اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت فرماتی ہیں: ایک دن میں نے رسولِ پاک صلَّی اللہ علیہ وآلہ سلّم کو مجاہدین کے ثواب اوران کے لئے اللہ کے جنت میں تیار کردہ اجر و ثواب کے متعلق بیان فرماتے سنا تو عرض کی:

یارسول اللہ صلَّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم! کیا مجاہدین کے علاوہ بھی آپ صلَّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے کسی امتی کے لئے اتنا اجر ہے؟ تو آپ صلَّی اللہ علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ہاں! جو شخص روزانہ بیس مرتبہ موت کو یاد کرے (تو وہ بھی مجاہدین کی مثل اجر و ثواب پائے گا)۔[1]

حکایت نمبر10:

زندگی کے ایام کا حساب

پچھلی امتوں میں سے ایک بزرگ جن کا نام زید بن صمت علیہ الرحمہ تھا، ایک دن اپنے ساتھیوں سے کہنے لگے: میرے دوستو! آج جب میں نے اپنی عمر کا حساب لگایا تو میری عمر ساٹھ سال بنتی ہے اور ان سالوں کے دن بنائے جائیں تو اکیس ہزار چھ سو بنتے ہیں۔ میں یہ سوچتا ہوں کہ اگر ہر روز میں نے ایک گناہ بھی کیا ہو تو قیامت کے دن مجھے نہایت مشکل کا سامنا کرنا پڑے گا کہ میں تو کسی ایک گناہ کا بھی حساب نہ دے پاؤں گا۔ یہ کہنے کے بعد انہوں نے



(1)... قوت القلوب، 2/53، بتغیرٍ

Www.Fb.Com/SyedKamran786

سر سے عمامہ اتار ا اور زار و قطار رونا شروع کر دیا، یہاں تک کہ وہ بے ہوش ہو گئے۔ کچھ دیر بعد انہیں افاقہ ہوا تو پھر رونے لگے اور اتنی شدت سے گریہ وزاری کی کہ ان کی روح قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی۔ (1)

نصیحت:

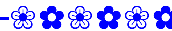
اسے پڑھ کے صرف پڑھنے کی حد تک نہ رکھیں بلکہ اپنا محاسبہ کریں اور سوچیں۔

نصیحت کرنا تو بہت آسان ہے، مگر اس کو قبول کر کے اس پر عمل کرنا بہت ہی مشکل ہے۔ کیونکہ جن لوگوں کے دلوں میں دنیاوی لذّات اور نفسانی خواہشات کا غَلَبہ ہو، ان کو نصیحت و بھلائی کی باتیں کڑوی اور بے معنی لگتی ہیں۔

حکایت نمبر11:

ایک غلام ایک لونڈی اور قرآن

حضرت سیدنا حسن بن حضر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مجھے بغداد کے ایک شخص نے بتایا کہ حضرت سیدنا ابو ہاشم رحمۃ اللہ علیہ نے بیان فرمایا: ایک مرتبہ میں نے بصرہ جانے کا ارادہ کیا۔ چنانچہ میں ساحل پر آیا تاکہ کسی کشتی میں سوار ہو کر جانبِ منزل روانہ ہو جاؤں، جب وہاں پہنچا تو دیکھا کہ ایک کشتی موجود ہے اور اس میں ایک لونڈی اور اس کا مالک سوار ہے۔ میں نے بھی کشتی میں سوار ہونا چاہا تو لونڈی کے مالک نے کہا: اس کشتی میں ہمارے علاوہ کسی اور کے



(1)… حکایات الصالحین، ص49

Www.Fb.Com/SyedKamran786

لئے جگہ نہیں، ہم نے یہ ساری کشتی کرایہ پر لے لی ہے لہٰذا تم کسی اور کشتی میں بیٹھ جاؤ۔ لونڈی نے جب یہ بات سنی تو اس نے اپنے آقا سے کہا: اس مسکین کو بٹھا لیجئے۔ چنانچہ اس لونڈی کے مالک نے مجھے بیٹھنے کی اجازت دے دی اور کشتی جھومتی جھومتی بصرہ کی جانب سطحِ سمندر پر چلنے لگی، موسم بڑا خوشگوار تھا۔ میں ان دونوں سے الگ تھلگ ایک کونے میں بیٹھا ہوا تھا۔ وہ دونوں خوش گپیوں میں مشغول خوشگوار موسم سے خوب لُطف اَندوز ہو رہے تھے۔

پھر اس لونڈی کے مالک نے کھانا منگوایا اور دستر خوان بچھا دیا گیا۔ جب وہ دونوں کھانے کے لئے بیٹھے تو انہوں نے مجھے آواز دی: اے مسکین! تم بھی آجاؤ اور ہمارے ساتھ کھانا کھاؤ۔ مجھے بہت زیادہ بھوک لگی تھی اور میرے پاس کھانے کو کچھ بھی نہ تھا چنانچہ میں ان کی دعوت پر ان کے ساتھ کھانے لگا۔

جب ہم کھانا کھا چکے تو اس شخص نے اپنی لونڈی سے کہا: اب ہمیں شراب پلاؤ۔ لونڈی نے فوراً شراب کا جام پیش کیا اور وہ شخص شراب پینے لگا پھر اس نے حکم دیا کہ اس شخص کو بھی شراب پلاؤ۔ میں نے کہا: اللہ پاک تجھ پر رحم فرمائے، میں تمہارا مہمان ہوں اور تمہارے ساتھ کھانا کھا چکا ہوں، اب میں شراب ہرگز نہیں پیوں گا۔ اس نے کہا: ٹھیک ہے جیسے تمہاری مرضی۔ پھر جب وہ شراب کے نشے میں مست ہو گیا تو لونڈی سے کہا: سارنگی (یعنی باجا) لاؤ اور ہمیں گانا سناؤ۔ لونڈی سارنگی لے کر آئی اور اپنی پُرکشش

Www.Fb.Com/SyedKamran786

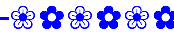
آواز میں گانے لگی، اس کا مالک گانے سنتا رہا اور جھومتا رہا، لونڈی بھی سارنگی بجاتی رہی اور پُر کشش آواز سے اپنے مالک کا دل خوش کرتی رہی۔

یہ سلسلہ کافی دیر تک چلتا رہا وہ دونوں اپنی ان رنگینیوں میں بدمست تھے اور مَیں اپنے رب کریم کے ذکر میں مشغول رہا۔ جب کافی دیر گزر گئی اور اس کا نشہ کچھ کم ہوا تو وہ میری طرف متوجہ ہوا اور کہنے لگا: کیا تُو نے پہلے کبھی اس سے اچھا گانا سنا ہے؟ دیکھو! کتنے پیارے انداز میں اس حسینہ نے گانا گایا ہے، کیا تم بھی ایسا گا سکتے ہو؟ میں نے کہا: میں ایک ایسا کلام آپ کو سنا سکتا ہوں جس کے مقابلے میں یہ گانا کچھ حیثیت نہیں رکھتا۔ اس نے حیران ہو کر کہا: کیا گانوں سے بہتر بھی کوئی کلام ہے؟ میں نے کہا: ہاں! اس سے بہت بہتر کلام بھی ہے۔ اس نے کہا: اگر تمہارا دعوی درست ہے تو سناؤ ذرا ہم بھی تو سنیں کہ گانوں سے بہتر کیا چیز ہے؟ تو مَیں نے سُوْرَۃُ التَّکْوِیْر کی تلاوت شروع کر دی:

اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ﴿۱﴾ وَاِذَا النُّجُوْمُ انْكَدَرَتْ ﴿۲﴾ وَاِذَا الْجِبَالُ سُیِّرَتْ ﴿۳﴾

ترجمۂ کنزالایمان: جب دھوپ لپیٹی جائے اور جب تارے جھڑ پڑیں اور جب پہاڑ چلائے جائیں۔ (1)

میں تلاوت کرتا جا رہا تھا اور اس کی حالت تبدیل ہوتی جا رہی تھی۔ اس کی آنکھوں سے سیلِ اشک رواں ہو گیا۔ بڑی توجہ وعاجزی کے ساتھ وہ کلامِ الٰہی کو سنتا رہا۔ ایسا لگتا تھا کہ کلامِ الٰہی کی تجلیاں اس کے سیاہ دل کو منور کر چکی



(1) ۔۔۔ پ30، التکویر: 1تا3

Www.Fb.Com/SyedKamran786

ہیں اور یہ کلام تاثیر کا تیر بن اس کے دل میں اُتر چکا ہے، اب اسے عشقِ حقیقی کی لذت سے آشنائی ہوتی جارہی تھی۔ تلاوت کرتے ہوئے جب میں اس آیت مبارکہ پر پہنچا:

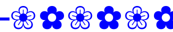
وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ(۱۰)

ترجَمۂ کنز الایمان: اور جب نامہ اعمال کھولے جائیں گے۔ (1)

تو اس نے اپنی لونڈی سے کہا: جا! میں نے تجھے اللہ پاک کی خاطر آزاد کیا۔ پھر اس نے اپنے سامنے رکھے ہوئے شراب کے سارے برتن سمندر میں انڈیل دیئے۔ سارنگی، باجا اور آلات لہو ولعب سب توڑ ڈالے پھر وہ بڑے مؤدبانہ اَنداز میں میرے قریب آیا اور مجھے سینے سے لگا کر ہچکیاں لے لے کر رونے لگا اور پوچھنے لگا: اے میرے بھائی! مَیں بہت گناہگار ہوں، مَیں نے ساری زندگی گناہوں میں گزار دی اگر میں اب توبہ کروں تو کیا اللہ پاک میری توبہ قبول فرمالے گا؟

میں نے اسے بڑی محبت دی اور کہا: بے شک اللہ پاک توبہ کرنے والوں اور پاکیزگی حاصل کرنے والوں کو بہت پسند فرماتا ہے، وہ تو توبہ کرنے والوں سے بہت خوش ہوتا ہے، اللہ پاک کی بارگاہ سے کوئی مایوس نہیں لوٹتا، تم اس سے توبہ کرو وہ ضرور قبول فرمائے گا۔

چنانچہ اس شخص نے میرے سامنے اپنے تمام سابقہ گناہوں سے توبہ کی



1 ... پ30، التکویر: 10

Www.Fb.Com/SyedKamran786

اور خوب رو رو کر معافی مانگتا رہا۔ پھر ہم بصرہ پہنچے اور دونوں نے اللہ پاک کی رضا کی خاطر ایک دوسرے سے دوستی کرلی۔ چالیس سال تک ہم بھائیوں کی طرح رہے چالیس سال بعد اس مردِ صالح کا اِنتقال ہو گیا۔ مجھے اس کا بہت غم ہوا، پھر ایک رات میں نے اسے خواب میں دیکھا تو پوچھا: اے میرے بھائی! دنیا سے جانے کے بعد تمہارا کیا ہوا تمہارا ٹھکانہ کہاں ہے؟ اس نے بڑی دِلربا اور شیریں آواز میں جواب دیا: دنیا سے جانے کے بعد مجھے میرے رب پاک نے جنت میں بھیج دیا۔

میں نے پوچھا: اے میرے بھائی! تمہیں جنت کس عمل کی وجہ سے ملی؟ اس نے جواب دیا: جب تم نے مجھے یہ آیت سنائی تھی:

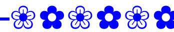
وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ ﴿۱۰﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: اور جب نامہ اعمال کھولے جائیں گے۔ (1)

تو اسی آیت کی برکت سے میری زندگی میں انقلاب آگیا تھا۔ اسی وجہ سے میری مغفرت ہو گئی اور مجھے جنت عطا کر دی گئی۔ (2)

نصیحت:

قرآنِ پاک ایک ایسی عظیم نعمت ہے کہ اس کو سن کر نہ جانے کتنے ایسے سیاہ دل روشن ہو گئے جو گناہوں کے تاریک گڑھے میں گر چکے تھے، کتنے ہی مردہ دلوں کو قرآن کریم نے جِلا بخشی، بڑے بڑے مجرموں نے جب اسے سنا



(1) ... پ30، التکویر: 10

(2) ... عیون الحکایات، حصہ 1، ص307

Www.Fb.Com/SyedKamran786

توان کے دل خوفِ خداوندی سے لرز اٹھے اور وہ تمام سابقہ گناہوں سے توبہ کرکے صلوٰۃ و سنت کی راہ پر گامزن ہو گئے۔ کلام الٰہی ایسا بابرکت کلام ہے کہ جس نے بڑے بڑے کفار کو کفر کے ظلمت کدوں سے نکال کر ایسی عظمتیں عطا کیں کہ وہ آفتابِ ہدایت بن کر لوگوں کے ہادی و مقتدا بن گئے اور اپنے جلوؤں سے دنیا کو منور کرنے لگے اور جو اِن کے دامن سے وابستہ ہو گیا وہ بھی منور ہو گیا۔ اے ہمارے پیارے اللہ پاک! ہمیں قرآن کریم کو سمجھنے، اس پر عمل کرنے اور اس کی تعلیم عام کرنے کی توفیق عطا فرما۔

یہی ہے آرزو تعلیمِ قرآں عام ہو جائے
ہر ایک پر چم سے اُونچا پرچمِ اسلام ہو جائے

حکایت نمبر12:

نیک نوجوان کی موت

ایک نیک شخص کے گھر کی دیوار اچانک گر گئی۔ اسے بڑی پریشانی لاحق ہوئی اور وہ اسے دوبارہ بنوانے کے لئے کسی مزدور کی تلاش میں گھر سے نکلا اور چوراہے پر جا پہنچا۔ وہاں اس نے مختلف مزدوروں کو دیکھا جو کام کے انتظار میں بیٹھے تھے۔ ان میں ایک نوجوان بھی تھا جو سب سے الگ تھلگ کھڑا تھا، اس کے ایک ہاتھ میں تھیلا اور دوسرے ہاتھ میں تیشہ تھا۔

اس شخص کا کہنا ہے کہ میں نے اس نوجوان سے پوچھا: کیا تم مزدوری کرو گے؟ نوجوان نے جواب دیا: ہاں! میں نے کہا: گارے کا کام کرنا ہو گا۔

Www.Fb.Com/SyedKamran786

نوجوان کہنے لگا: ٹھیک ہے! لیکن میری تین شرطیں ہیں اگر تمہیں منظور ہوں تو میں کام کرنے کے لئے تیار ہوں، پہلی شرط یہ ہے کہ تم میری مزدوری پوری ادا کروگے، دوسری شرط یہ ہے کہ مجھ سے میری طاقت اور صحت کے مطابق کام لوگے اور تیسری شرط یہ ہے کہ نماز کے وقت مجھے نماز ادا کرنے سے نہیں روکوگے۔ میں نے یہ تینوں شرطیں قبول کرلیں اور اسے ساتھ لے کر گھر آگیا، جہاں میں نے اسے کام بتایا اور کسی ضروری کام سے باہر چلا گیا۔ جب میں شام کے وقت واپس آیا تو دیکھا کہ اس نے عام مزدوروں سے دوگنا کام کیا تھا۔ میں نے بخوشی اس کی اجرت ادا کی اور وہ چلا گیا۔ دوسرے دن میں اس نوجوان کی تلاش میں دوبارہ اس چوراہے پر گیا لیکن وہ مجھے نظر نہیں آیا۔ میں نے دوسرے مزدوروں سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے بتایا کہ وہ ہفتے میں صرف ایک دن مزدوری کرتا ہے۔ یہ سن کر میں سمجھ گیا کہ وہ عام مزدور نہیں بلکہ کوئی بڑا آدمی ہے۔ میں نے ان سے اس کا پتا معلوم کیا اور اس جگہ پہنچا تو دیکھا کہ وہ نوجوان زمین پر لیٹا ہوا تھا اور اسے سخت بخار تھا۔ میں نے اس سے کہا: میرے بھائی! تو یہاں اجنبی ہے، تنہا ہے اور پھر بیمار بھی ہے، اگر پسند کرو تو میرے ساتھ میرے گھر چلو اور مجھے اپنی خدمت کا موقع دو۔ اس نے انکار کر دیا لیکن میرے مسلسل اصرار پر مان گیا لیکن ایک شرط رکھی کہ وہ مجھ سے کھانے کی کوئی شے نہیں لے گا، میں نے اس کی یہ شرط منظور کرلی اور اسے اپنے گھر لے آیا۔

وہ تین دن میرے گھر قیام پذیر رہا لیکن اس نے نہ تو کسی چیز کا مطالبہ کیا

Www.Fb.Com/SyedKamran786

اور نہ ہی کوئی چیز لے کر کھائی۔ چوتھے روز اس کے بخار میں شدت آگئی تو اس نے مجھے اپنے پاس بلایا اور کہنے لگا: میرے بھائی! لگتا ہے کہ اب میرا آخری وقت قریب آگیا ہے لہٰذا جب میں مر جاؤں تو میری اس وصیت پر عمل کرنا کہ جب میری روح جسم سے نکل جائے تو میرے گلے میں رسی ڈالنا اور گھسیٹتے ہوئے باہر لے جانا اور اپنے گھر کے ارد گرد چکر لگوانا اور یہ صدا دینا کہ لوگو! دیکھ لو اپنے رب کریم کی نافرمانی کرنے والوں کا یہ حشر ہوتا ہے۔ شاید اس طرح میرا رب کریم مجھے معاف کر دے۔ جب تم مجھے غسل دے چکو تو مجھے انہی کپڑوں میں دفن کر دینا پھر بغداد میں خلیفہ ہارون رشید کے پاس جانا اور یہ قرآن مجید اور انگوٹھی انہیں دینا اور میرا یہ پیغام بھی دینا کہ اللہ پاک سے ڈرو! کہیں ایسا نہ ہو کہ غفلت اور نشے کی حالت میں موت آجائے اور بعد میں پچھتانا پڑے، لیکن پھر اس سے کچھ حاصل نہ ہو گا۔

وہ نوجوان مجھے یہ وصیت کرنے کے بعد انتقال کر گیا۔ میں اس کی موت کے بعد کافی دیر تک آنسو بہاتا رہا اور غمزدہ رہا۔ پھر (نہ چاہتے ہوئے بھی) میں نے اس کی وصیت پوری کرنے کے لئے ایک رسی لی اور اس کی گردن میں ڈالنے کا قصد کیا تو کمرے کے ایک کونے سے ندا آئی کہ اس کے گلے میں رسی مت ڈالنا، کیا اللہ پاک کے اولیاء سے ایسا سلوک کیا جاتا ہے؟ یہ آواز سن کر میرے بدن پر کپکپی طاری ہو گئی۔ یہ سننے کے بعد میں نے اس کے پاؤں کو بوسہ دیا اور اس کے کفن و دفن کا انتظام کرنے چلا گیا۔

اس کی تدفین سے فارغ ہونے کے بعد میں اس کا قرآن پاک اور

Www.Fb.Com/SyedKamran786

انگوٹھی لے کر خلیفہ کے محل کی جانب روانہ ہو گیا۔وہاں جا کر میں نے اس نوجوان کا واقعہ ایک کاغذ پر لکھا اور محل کے داروغہ سے اس سلسلے میں بات کرنا چاہی تو اس نے مجھے جھڑک دیا اور اندر جانے کی اجازت دینے کی بجائے اپنے پاس بٹھالیا۔ آخرِ کار! خلیفہ نے مجھے اپنے دربار میں طلب کیا اور کہنے لگا: کیا میں اتنا ظالم ہوں کہ مجھ سے براہ راست بات کرنے کی بجائے رقعے کا سہارا لیا؟ میں نے عرض کی: اللہ پاک آپ کا اقبال بلند کرے، میں کسی ظلم کی فریاد لے کر نہیں آیا بلکہ ایک پیغام لے کر حاضر ہوا ہوں۔ خلیفہ نے اس پیغام کے بارے میں دریافت کیا تو میں نے وہ قرآن مجید اور انگوٹھی نکال کر اس کے سامنے رکھ دی۔ خلیفہ نے ان چیزوں کو دیکھتے ہی کہا: یہ چیزیں تجھے کس نے دی ہیں؟ میں نے عرض کی: ایک گارا بنانے والے مزدور نے۔ خلیفہ نے ان الفاظ کو تین بار دہرایا: گارا بنانے والا، گارا بنانے والا، گارا بنانے والا۔۔۔اور رو پڑا۔

کافی دیر رونے کے بعد مجھ سے پوچھا: وہ گارا بنانے والا اب کہاں ہے؟ میں نے جواب دیا: وہ مزدور فوت ہو چکا ہے۔ یہ سن کر خلیفہ بے ہوش ہو کر گر گیا اور عصر تک بے ہوش رہا۔ میں اس دوران حیران و پریشان وہیں موجود رہا۔ پھر جب خلیفہ کو کچھ افاقہ ہوا تو مجھ سے دریافت کیا: اس کی وفات کے وقت تم اس کے پاس تھے؟ میں نے اثبات میں سر ہلا دیا تو کہنے لگا: اس نے تجھے کوئی وصیت بھی کی تھی؟ میں نے اسے نوجوان کی وصیت بتائی اور وہ پیغام بھی دے دیا جو اس نوجوان نے خلیفہ کے لئے چھوڑا تھا۔

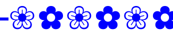
Www.Fb.Com/SyedKamran786

جب خلیفہ نے یہ ساری باتیں سنیں تو مزید غمگین ہو گیا اور اپنے سر سے عمامہ اتار دیا، اپنے کپڑے چاک کر ڈالے اور کہنے لگا: اے مجھے نصیحت کرنے والے! اے میرے زاہد و پارسا! اے میرے شفیق!۔۔۔۔۔۔ اس طرح کے بہت سے القابات خلیفہ نے اس مرنے والے نوجوان کو دیئے اور مسلسل آنسو بھی بہاتا رہا۔ یہ سارا معاملہ دیکھ کر میری حیرانی اور پریشانی میں مزید اضافہ ہو گیا کہ خلیفہ ایک عام سے مزدور کے لئے اس قدر غم زدہ کیوں ہے؟ جب رات ہوئی تو خلیفہ نے مجھ سے اس کی قبر پر لے جانے کی خواہش ظاہر کی تو میں اس کے ساتھ ہو لیا۔ خلیفہ چادر میں منہ چھپائے میرے پیچھے پیچھے چلنے لگا۔ جب ہم قبرستان میں پہنچے تو میں نے ایک قبر کی طرف اشارہ کر کے کہا: عالی جاہ! یہ اس نوجوان کی قبر ہے۔

خلیفہ اس کی قبر سے لپٹ کر رونے لگا۔ پھر کچھ دیر رونے کے بعد اس کی قبر کے سرہانے کھڑا ہو گیا اور مجھ سے کہنے لگا: یہ نوجوان میرا بیٹا تھا، میری آنکھوں کی ٹھنڈک اور میرے جگر کا ٹکڑا تھا، ایک دن یہ رقص وسُرود کی محفل میں گم تھا کہ مکتب میں کسی بچے نے یہ آیت کریمہ تلاوت کی:

اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ

ترجَمۂ کنزالایمان: کیا ایمان والوں کو ابھی وہ وقت نہ آیا کہ ان کے دل جھک جائیں اللہ کی یاد (کے لئے)۔[1]



1 ۔۔۔ پ27، الحدید:16

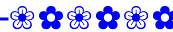
Www.Fb.Com/SyedKamran786

جب اس نے یہ آیت سنی تو اللہ پاک کے خوف سے تھر تھر کانپنے لگا اور اس کی آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑی لگ گئی اور یہ پکار پکار کر کہنے لگا: کیوں نہیں؟ کیوں نہیں؟ اور یہ کہتے ہوئے محل کے دروازے سے باہر نکل گیا۔ اس دن سے ہمیں اس کے بارے میں کوئی خبر نہ ملی یہاں تک کہ آج تم نے اس کی وفات کی خبر دی۔[1]

نصیحت:

اے گناہوں پر قائم رہنے اوراحکامِ خداوندی کو چھوڑ دینے والے! فتنے اور گمراہی کی پیروی کرنے والے! تو اپنے جرم پر کب تک اصرار کرتا رہے گا؟ اور تو رب کریم کے قرب کا ذریعہ بننے والے اعمال سے کب تک بھاگتا رہے گا؟ تو دنیا سے ایسی چیز طلب کرتا ہے جو تجھے ملنے والی نہیں، کیا تجھے اللہ پاک کے تقسیم کردہ رزق پر بھروسا نہیں ہے کہ تُو اس کے حکم پر عمل نہیں کرتا۔

میرے اسلامی بھائی! خدا کی قسم! اگر تیرا یہی حال رہا تو نصیحت تجھ پر اثر نہ کرے گی اور حوادِثات تجھے روک نہ سکیں گے اور نہ ہی زمانہ تجھے آواز دے گا اور نہ ہی موت کا قاصد تجھے خبر دار کریگا، اے مسکین! گویا تو یہ سمجھتا ہے کہ تو ہمیشہ زندہ رہے گا اور کبھی نہ بھلایا جائے گا۔ خدا کی قسم! گناہوں سے ڈرنے والے کامیاب ہو گئے اور پرہیز گار جہنم کے عذاب سے محفوظ ہو گئے جبکہ تو



1 ... حکایات الصالحین، ص67

Www.Fb.Com/SyedKamran786

جرم اور گناہ کمانے میں لگا ہوا ہے۔

حکایت نمبر13:

دھوبی کا بیٹا

ایک بزرگ اکثر کہا کرتے تھے کہ ہم سے تو دھوبی کا بیٹا ہی خوش نصیب نکلا۔ پھر غش کھا جاتے۔ ایک دن پوچھ لیا کہ حضرت یہ کیا ماجرا ہے؟

آپ نے فرمایا ایک دھوبی کے پاس محل سے کپڑے دھلنے آیا کرتے تھے اور وہ میاں بیوی کپڑے دھو کر تہہ کر کے واپس محل پہنچا دیا کرتے تھے، ان کا ایک جوان بیٹا تھا، کپڑوں میں شہزادی کے کپڑے بھی تھے، جن کو دھوتے دھوتے وہ شہزادی کے نادیدہ عشق میں مبتلا ہو گیا،اس کے اطوار تبدیل ہو گئے، وہ شہزادی کے کپڑے الگ کرتا انہیں خوب اچھی طرح دھوتا، انہیں استری کرنے کے بعد ایک خاص نرالے انداز میں تہہ کر کے رکھتا، سلسلہ چلتا رہا آخر والدہ نے یہ تبدیلی محسوس کی اور دھوبی سے کہا کہ یہ تمہارے خاندان کو مروائے گا، یہ تو شہزادی کے عشق میں مبتلا ہو گیا ہے، والد نے بیٹے کے کپڑے دھونے پر پابندی لگا دی، ادھر لڑکا بیمار پڑ گیا اور چند دن کے بعد فوت ہو گیا۔

کپڑوں کی دھلائی اور تہہ بندی کا انداز بدلا تو شہزادی نے دھوبن کو بلا بھیجا اور اس سے استفسار کیا کہ میرے کپڑے کون دھوتا تھا؟ دھوبن نے کہا کہ میں ہی دھوتی تھی، شہزادی نے اسے ڈانٹا کہ تم جھوٹ بولتی ہو، سچ سچ بتاؤ

Www.Fb.Com/SyedKamran786

دھوبن کا دل بھی غم سے بھرا ہوا تھا، زار و قطار رونے لگ گئی، اور سارا ماجرا شہزادی سے کہہ دیا، شہزادی یہ سب کچھ سن کر سناٹے میں آ گئی۔ پھر شاہی بگھی میں سوار ہو کر پھولوں کا ٹوکرا بھر کر لائی اور مقتول محبت کی قبر پر چڑھا دیے، زندگی بھر یہ معمول رہا کہ وہ اس دھوبی کے بچے کی برسی پر اس کی قبر پر پھول چڑھانے ضرور آتی۔

یہ بات سنانے کے بعد وہ بزرگ فرماتے، اگر ایک انسان سے بن دیکھے محبت ہو سکتی ہے تو بھلا اللہ سے بن دیکھے محبت کیوں نہیں ہو سکتی؟

ایک انسان سے محبت اگر انسان کے مزاج میں تبدیلی لا سکتی ہے اور وہ اپنی پوری صلاحیت اور محبت اس کے کپڑے دھونے میں بروئے کار لا سکتا ہے تو کیا ہم لوگ اللہ سے اپنی محبت کو اس کی نماز پڑھنے میں اسی طرح دل و جان سے نہیں استعمال کر سکتے؟

مگر ہم بوجھ اتارنے کی کوشش کرتے ہیں۔ (الامان)

اگر شہزادی محبت سے تہہ شدہ کپڑوں کے انداز کو پہچان سکتی ہے تو کیا رب کریم محبت سے پڑھی گئی نماز اور پیچھا چھڑانے والی نماز کو سمجھنے سے عاجز ہے؟ (معاذ اللہ)

پھر فرماتے وہ دھوبی کا بچہ اس وجہ سے کامیاب ہے کہ اس کی محبت کو قبول کر لیا گیا جبکہ ہمارے انجام کا کوئی پتہ نہیں قبول ہو گی یا منہ پر ماردی جائے گی۔

Www.Fb.Com/SyedKamran786

نصیحت:

وہ لوگ کتنے خوش قسمت ہیں جنہیں اللہ پاک نے اپنے قرب کی نعمت عطا فرمائی ہے۔ ان کی خوبی اللہ پاک ہی کے لئے ہے۔ اللہ پاک نے انہیں وساوس کے خطرات سے محفوظ فرما دیا اور ان کے دلوں کی سرحدوں کو اپنی حمایت کے محافظوں کے ذریعے نفسانی خواہشات کے غبار سے محفوظ رکھا۔ انہوں نے اللہ پاک کے حکم کو قبول کیا اور اسے سر آنکھوں پر رکھ کر اس کی بجاآوری کے لئے کھڑے ہوگئے اور قبر کی تاریکی اور سفر آخرت کے لئے اعمال کا توشہ تیار کیا۔

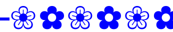
اے راہِ صالحین سے دور رہنے والے! تجھ پر اپنے نورِ بصارت کی اِصلاح لازم ہے،۔۔۔ تاریک دل شکوک کے کانٹوں پر چل رہا ہے اور تُو بے خبر ہے،۔۔۔ توبہ کرنے والا اپنی عمر عبادت میں گزارتا ہے، دن میں روزہ رکھتا ہے اور رات میں عبادت کرتا ہے جبکہ آرام پسند اور کاہل آدمی کا وقت غفلت میں گزرتا ہے، اس کی بصیرت غور و تفکر سے بے بہرہ ہوتی ہے کیونکہ جو شخص دنیا سے بے رغبتی کا مزہ چکھ لیتا ہے اسے شب بیداری اور رات میں نماز پڑھنے میں بہت لذت حاصل ہوتی ہے۔۔۔ اگر تمہیں رات کے اوائل میں تہجد پڑھنے والے نظر نہیں آتے تو سحری کے وقت انہیں دیکھ لیا کرو اور غفلت کی نیند سے بیدار ہو جاؤ کہ اب تو اس بڑھاپے کی فجر طلوع ہو چکی ہے اگر تو بارگاہِ خداوندی سے پیچھے رہ گیا تو یہ پیچھے رہ جانا تجھے ذلت میں ڈال دے گا۔

Www.Fb.Com/SyedKamran786

ضروری وضاحت:

یہ بات یاد رکھیے کہ بے اختیار عشق ہو جانے کی صُورت میں بھی شَریعت کی پاسداری ضَروری ہے۔ اگر مرد کی کسی غیر عورت پر اچانک نظر پڑ گئی اور فوراً نظر ہٹا لینے کے باوُجُود اگر وہ دل میں گھر کر گئی اور اس کے بعد نہ قصداً اس کا تصوُّر جمایا نہ ہی اِرادۃً اُس کو دیکھا، نہ کبھی اُس سے ملاقات کی، نہ ہی فون پر بات کی، نہ اُس کو عِشقیہ خط لکھا اور نہ ہی کبھی کوئی تُحفہ بھجوایا اَلغَرَض اُس ہو جانے والے غیر اختیاری عشقِ مَجازی کو شریعت مطہرہ کی پاسداری کرتے ہوئے ایسا چُھپایا کہ کسی دوسرے پر کُجا خود اُس لڑکی کو بھی پتا نہ چلنے دیا تو ایسا عاشِقِ صادِق اگر عِشق میں گُھل گُھل کر مر جائے تو شہید کا رتبہ پائے گا۔ چُنانچِہ راحتُ الْعاشِقین، مُرادُ الْمُشتاقِین، شمسُ العارِفین، سِراجُ السّالِکین، خاتَمُ النَّبِیِّیْن، جنابِ رَحمۃٌ لِّلْعٰلمین صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ دلنشین ہے: جو کسی کی محبت میں گرفتار ہو جائے اور اُس نے پاکدامَنی اختیار کی اور عشق کو چُھپایا پھر اسی حال میں مر گیا تو وہ شہادت کی موت مرا۔[1]

عاشِقِ صادِق کیلئے یہ شرائط ہیں کہ پاکدامَنی اختیار کرے اور اپنے عشق کو چُھپائے رکھے تب وہ عشق میں مرا تو شہید ہے۔ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1250 صَفحات پر مشتمل کتاب، بہارِ شریعت جلد اوّل صَفْحَہ 859 پر صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علامہ مولانا مفتی محمد



1… تاریخ بغداد، 13/185، رقم: 7160

Www.Fb.Com/SyedKamran786

امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ نے شہادت کی 36اَقسام بیان کی ہیں اُن میں 16 نمبر یہ ہے:(وہ بھی شہید ہے جو) عشق میں مرا بشر طیکہ پاکدامن ہو اور چُھپایا ہو۔

نامحرم عورت کے ساتھ دوستی کرنا ایس ایم ایس کے ذریعے یا فون کال کے ذریعے دوستی رکھنا سخت ناجائز حرام و گناہ ہے۔

اے ہمارے پروردگار !شیطان کی مکاریوں سے ہماری حفاظت فرما، ہمیں دنیوی اور اُخروی ذلت ورسوائی اور عذاب سے محفوظ فرما، ہماری عصمتوں اور ہمارے ایمان کی حفاظت فرما،اے اللہ پاک !ہم تیری ہی عطا سے مسلمان ہیں،تجھے تیرے پیارے حبیب صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کا واسطہ! ہمارا خاتمہ بالخیر فرما۔ آمین بجاہ النبی الامین صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم

حکایت نمبر14:

ایک باغ اور تین مزدوروں کی ذمہ داری

مشہور ہے کہ ایک مال دار شخص کے کھیت میں انگور کی بیلیں اور پھلوں کے درخت تھے۔اس نے انگوروں کی دیکھ بھال کے لئے تین مزدوروں کو بلایا اور سب کو کھیت کا ایک ایک حصہ دیتے ہوئے کہا:تم میرے کھیت کی حفاظت کرنا انگوروں میں سے جتنا کھاؤ کھالینا،لیکن بقیہ پھلوں سے ہر گز ہر گز نہ کھانا،ورنہ! تم پر سزالازم ہو جائے گی۔میں چند دنوں بعد آکر کھیت کو دیکھوں گا،خبر دار!میری نافرمانی سے بچنا اور انگوروں کے علاوہ کوئی بھی پھل

Www.Fb.Com/SyedKamran786

ہر گز نہ کھانا۔ یہ کہہ کر مالک چلا گیا۔ ایک مزدور نے تو اپنا ہر وہ کام کیا جس کا حکم دیا گیا تھا، اس نے صرف انگور کھانے پر ہی اکتفاء کیا اور ان درختوں کے قریب نہ گیا جن سے منع کیا گیا تھا۔ دوسرے نے بھی کھیت کی خوب دیکھ بھال کی، کچھ دن تو وہ دوسرے پھل کھانے سے رُکا رہا لیکن جلد ہی اس کے نفس نے پھل کھانے پر اُکسایا اور اس نے پھل کھانا شروع کر دیئے۔ تیسرے مزدور نے خوب پھل کھائے اور کھیت کی دیکھ بھال کی طرف بالکل متوجہ نہ ہوا، نَتِیْجَۃً اس کے حصے کی کھیتی تباہ ہو گئی۔ جب کھیت کا مالک آیا تو پہلے مزدور کا عمل دیکھ کر بہت خوش ہوا کیونکہ نہ تو اس نے ممنوعہ پھل کھائے تھے اور نہ ہی کام میں سستی کی تھی۔ کھیت والے نے اس کی خوب تعریف کی اور مقررہ اجرت سے زیادہ مال دیا۔ پھر دوسرے مزدور کے پاس آیا تو اس کے کام کو دیکھ کر بہت خوش ہوا لیکن جب پھلوں میں کمی دیکھی تو کہا: پھلوں میں یہ کمی کیسی؟ مزدور نے کہا: میں نے کچھ پھل کھائے ہیں۔ مالک نے کہا: کیا میں نے منع نہ کیا تھا؟ کہا: منع تو کیا تھا لیکن مجھے آپ سے عفوو درگزر کی اُمید تھی، بس اسی اُمید نے مجھے اس کام پر اُکسایا۔ مالک نے کہا: عفوو درگزر کا معاملہ اس وقت ہوتا جب منع نہ کیا ہوتا، سختی سے منع کرنے کے باوجود تو نے میری نافرمانی کی، لہٰذا تجھے سزا ضرور ملے گی، مگر تجھ پر ظلم ہر گز نہ ہو گا، جتنا جرم اتنی ہی سزا۔ پھر تیسرے مزدور کے پاس آیا تو دیکھا کہ اس کے حصے کا کھیت برباد ہو چکا ہے اور انگوروں کی بیل بھی ضائع ہو چکی ہے۔ مالک نے غضبناک ہو کر کہا: تیری خرابی ہو یہ میں کیا دیکھ رہا ہوں؟ مزدور نے کہا: سب کچھ آپ کے

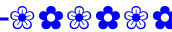
Www.Fb.Com/SyedKamran786

سامنے ہے۔مالک نے کہا: میں دیکھ رہا ہوں کہ نہ تو، تُو نے کھیت کی دیکھ بھال کی اور نہ ہی اس بات سے رُکے جس سے میں نے منع کیا تھا۔اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ تیرے حصے کا کھیت اور پھل برباد ہوگئے۔میں تجھے ایسی سزا دوں گا جس کا تُو حق دار ہے۔

جب لوگوں کے سامنے ان تینوں کا معاملہ پیش ہوا تو انہوں نے کہا: پہلا مزدور کتنا اچھا تھا کہ دیانت سے کام لیا لہٰذا مالک کی طرف سے اچھی جزا کا مستحق ہوا۔اور دوسرے نے احمقانہ حرکت کی اگر وہ صبر کرتا اور ممنوعہ پھل نہ کھاتا تو یہ بھی پہلے مزدور کی طرح انعام واکرام کا مستحق ہوتا۔اور تیسرا مزدور کتنا برا تھا کہ نہ تو وہ کام کیا جو اس پر لازم تھا بلکہ نافرمانی کرتے ہوئے ممنوعہ پھل بھی خوب کھائے اس کا شر بہت بڑا تھا۔[1]

نتیجہ:

دنیا میں تمہارے اعمال کی مثال بھی ان مزدوروں کی طرح ہے، روزِ جزاء ہر شخص کو اس کے عمل کے مطابق جزاء دی جائے گی۔ سمجھ دار وہی ہے جو موت سے پہلے موت کی تیاری کرلے اور اس فانی زندگی میں رہ کر ایسے اعمال کرے کہ جن کی بدولت دائمی زندگی میں خوب نعمتیں ملیں۔ طویل اُمیدوں کے دھوکے میں آکر اعمالِ صالحہ کو مُؤَخَّر یا ترک کردینا ہرگز عقل مندوں کا شیوہ نہیں۔انسان کو چاہیئے کہ آج کا کام کل پر نہ چھوڑے، نیکی کے



1 ... عیون الحکایات، حصہ 2، ص398

Www.Fb.Com/SyedKamran786

کام میں ہر گز سستی نہ کرے اوراپنے آپ کو آخرت کی بہتری کے لئے مصروف رکھے۔

حکایت نمبر15:

جنت کی حور اور دنیا کی خوبصورت کنیز

حضرتِ سیدنا مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ بصرہ کی کسی گلی سے گزر رہے تھے کہ بادشاہ کی ایک کنیز آپ رحمۃ اللہ علیہ کے قریب سے گزری۔ وہ سواری پر تھی اور اس کے ساتھ کچھ خُدّام بھی تھے۔ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پیچھے سے اس کی آہٹ سنی تو مُڑ کر پیچھے دیکھا اور اس کی آب وتاب دیکھ کر کہنے لگے: اے کنیز! کیا تیرا آقا تجھے بیچے گا؟ کنیز نے جب یہ بات سُن کر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی طرف دیکھا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ پرانا چوغہ پہنے ہوئے تھے لیکن خوش شکل اور باوقار دکھائی دیتے تھے۔ اس نے اپنے خُدّام کو سواری روکنے کا حکم دیا۔ انہوں نے سواری روک دی تو اس کنیز نے حضرتِ سیِّدُنا مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ کی طرف رُخ کرکے کہا: اے شیخ! ذرا اپنی بات دہراؤ۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: میں پوچھ رہا ہوں کہ کیا تیرا آقا تجھے بیچے گا؟ کنیز بولی کہ تم پر افسوس ہے، اگر میرا آقا مجھے بیچنا بھی چاہے تو کیا تمہارے جیسا شخص مجھے خرید سکتا ہے؟ پھر خُدّام نے حضرتِ سیِّدُنا مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ کو گھیر لیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میرا راستہ چھوڑ دو، میں بھی تمہارے ساتھ چلتا ہوں۔

Www.Fb.Com/SyedKamran786

آپ رحمۃ اللہ علیہ اس قافلے کے ہمراہ اس کنیز کے محل تک پہنچ گئے۔ محل کے دربان اس کنیز کو دیکھ کر کھڑے ہوگئے اور اسے سواری سے اتارا۔ وہ کنیز محل میں داخل ہوگئی جبکہ حضرتِ سیّدُنا مالک رحمۃ اللہ علیہ دروازے پر کھڑے رہے۔ جب کنیز اپنے آقا کے پاس پہنچی تو اس سے کہا: اے میرے آقا! مجھے ایک تنگدست اور بوڑھا فقیر ملا جس نے بوسیدہ لباس پہن رکھا تھا، جب اس نے میرا حسن وجمال، میری شان وشوکت اور میرے خُدّام کو دیکھا تو حیران ہو کر رہ گیا اور مجھ سے کہنے لگا: کیا تیرا آقا تجھے بیچے گا؟ کنیز کا آقا یہ بات سن کر ہنس دیا اور اس سے پوچھا: وہ بوڑھا کہاں ہے؟ کنیز بولی: میں اسے اپنے ساتھ لے آئی ہوں اور وہ اس وقت محل کے دروازے پر کھڑا ہے۔ آقا نے کہا: اسے میرے پاس لے آؤ۔

جب حضرتِ سیّدُنا مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ اس بادشاہ کی نشست گاہ کے دروازے پر پہنچے تو دیکھا کہ وہ کمرہ انواع واقسام کے قالینوں اور تکیوں سے آراستہ ہے اور محل کا مالک ایک اونچی جگہ بیٹھا ہوا ہے۔ حضرتِ سیّدُنا مالک رحمۃ اللہ علیہ رُک کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔ اس شخص نے پوچھا: کیا ہوا اے شیخ، اندر آجاؤ۔ حضرتِ سیّدُنا مالک رحمۃ اللہ علیہ بولے: جب تک تم یہ قالین نہیں اٹھاؤ گے اور اس کے فتنے کو مجھ سے دور نہیں کرو گے میں اندر نہیں آؤں گا۔ اللہ پاک نے محل کے مالک کے دل میں ان کا ایسا رعب اور ہیبت ڈال دی کہ اس نے قالین اور تکیے اٹھانے کا حکم دے دیا یہاں تک کہ سنگ مرمر کا فرش نظر آنے لگا۔ پھر وہ شخص ایک کرسی پر بیٹھ گیا اور بولا:

Www.Fb.Com/SyedKamran786

اے شیخ! جہاں چاہیں تشریف رکھیں۔ تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ خدا کی قسم! جب تک تم کرسی سے اتر کر اس فرش پر نہیں بیٹھو گے میں نہیں بیٹھوں گا۔ چنانچہ وہ شخص فرش پر بیٹھ گیا اور حضرتِ سیّدُنا مالک رحمۃ اللہ علیہ بھی اس کے قریب تشریف فرما ہو گئے۔

وہ شخص بولا کہ اپنی حاجت ارشاد فرمایئے۔ حضرتِ سیّدُنا مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ابھی تمہاری جو کنیز محل میں آئی ہے کیا تم اسے بیچو گے؟ یہ سُن کر گھر کا مالک کہنے لگا: کیا آپ کے پاس اسے خریدنے کے لئے مال ہے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دریافت کیا: اس کی قیمت کیا ہے؟ وہ شخص بولا کہ اس کے حسن وجمال اور شان وشوکت کی قیمت ہزاروں میں ہے۔ حضرتِ سیّدُنا مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: خدا کی قسم! میرے نزدیک تو اس کی قیمت کھجور کی دو بوسیدہ گٹھلیوں کے برابر ہے۔ اس جواب پر اس شخص کی ہنسی نکل گئی۔ پردے میں موجود وہ کنیز اور دیگر خادم بھی ہنسنے لگے۔

حضرتِ سیّدُنا مالک رحمۃ اللہ علیہ نے تعجب سے پوچھا:

کیوں ہنس رہے ہو؟

وہ شخص بولا: آپ نے اس کنیز کی قیمت اتنی کم کیوں لگائی ہے؟

حضرتِ سیّدُنا مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس لئے کہ اس میں بہت زیادہ عیب ہیں۔ اس نے پوچھا: آپ اس کے عیوب کیسے جانتے ہیں؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں اس کے اتنے عیوب جانتا ہوں جتنے تم بھی نہیں جانتے۔ وہ بولا کہ ان عیوب سے مجھے بھی آگاہ کیجئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے عیوب گنوانا

Www.Fb.Com/SyedKamran786

شروع کئے، چنانچہ فرمایا: اگر یہ عطر نہ لگائے تو اس کے کپڑوں سے بدبو آنے لگے، اگر مسواک نہ کرے تو منہ سے بُو آنے لگے، اگر غسل نہ کرے تو میلی کچیلی ہو جائے، اگر بالوں میں کنگھی نہ کرے تو اِن میں جوئیں پڑ جائیں اور یہ پراگندہ سر ہو جائے، کچھ عمر گزرنے کے بعد یہ بوڑھی نظر آنے لگے گی، اسے نزلہ اور بخار بھی ہوتا ہے، تھوک، بلغم، حیض اور پیشاب وپاخانہ سے اس کا واسطہ پڑتا ہے اور ان کے علاوہ بھی یہ بہت سی مصیبتوں اور آفتوں کا شکار ہے، یہ تجھ سے صرف اس لئے محبت کرتی ہے کہ یہ تجھ سے نفع اٹھائے اور تُو اس سے نفع اٹھائے، یہ تیری وفادار نہیں اور نہ ہی تجھ سے وعدۂ محبت میں سچی ہے بلکہ تیرے بعد جو بھی اس کا آقا بنے گا یہ اسے تیری طرح سمجھنے لگے گی، مگر میں ایک ایسی کنیز کو جانتا ہوں جو ان تمام عیبوں سے پاک ہے اسے کافور کے خمیر سے پیدا کیا گیا ہے، اگر اس کا لعاب کھارے پانی میں ڈالا جائے تو وہ میٹھا ہو جائے، اگر وہ کسی مُردے کو آواز دیکر پکارے تو مردہ بول اٹھے، اگر وہ اپنی کلائی سورج پر ظاہر کر دے تو اُس کی روشنی ماند پڑ جائے اور اگر اس کی کلائی رات کی تاریکی میں ظاہر ہو تو ہر طرف اس کا نور چمک اٹھے، اگر اپنے لباس اور زیورات کا رخ آسمان کی طرف کر دے تو سب کو چمکا دے، اگر اس کی زُلفوں کی خوشبو زمین پر پھیل جائے تو زمین اور اس کی تمام اشیاء کو مہکا دے، وہ معطر ہے، حسین ہے، نازنین ہے، اَن گنت خوبیوں سے آراستہ ہے، وہ مشک وزعفران کے باغات میں پروان چڑھی اور تسنیم کے چشمے سے سیراب ہوئی ہے، وہ کبھی شکستہ دل نہ ہو گی، اس کی رونق ختم نہیں ہو گی، نہ اس کا عہد ٹوٹے

Www.Fb.Com/SyedKamran786

گا، نہ ہی اس کی محبت تبدیل ہو گی اور نہ ہی کبھی بدن کمزور ہو گا۔

یہ فرمانے کے بعد حضرت سیدنا مالک رحمۃ اللہ علیہ نے اُس شخص سے سوال کیا: اے دھوکے میں مبتلا ہونے والے! اب تُو ہی بتا کہ ان دونوں میں سے کونسی کنیز زیادہ اہم ہے؟ وہ بولا: خدا کی قسم! وہی کنیز عُمدہ ہے جس کے اوصاف آپ نے بیان فرمائے ہیں، اللہ پاک آپ پر رحم فرمائے، اس کی قیمت کیا ہے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: تھوڑی سی کوشش، (وہ اس طرح کہ) رات کے کسی حصے میں بیدار ہو کر اخلاص کے ساتھ اپنے رب کریم کے لئے دو رکعت نفل نماز ادا کر لیا کرو اور جب تمہارے سامنے کھانا آئے تو بھوکے کو یاد کر کے رضائے الٰہی کے لئے اسے اپنی خواہش پر ترجیح دے دیا کرو اور راستے سے گزرتے ہوئے پتھر اور کانٹے ہٹا دیا کرو اور اپنی زبان سے اچھی گفتگو اور اللہ پاک کا ذکر کیا کرو اور زندگی کے ایام میں قلیل غذا پر قناعت کرو اور دارِ غفلت (یعنی دُنیا) سے اپنی توجہ ہٹا لو اور دنیا میں عزمِ مصمم کے ساتھ قناعت پسند زندگی گزارو، قیامت کے دن بے خوف ہو کر آؤ اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اللہ پاک کے مہمان بن جاؤ۔

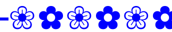
یہ باتیں سن کر محل کے مالک نے اپنی کنیز کو پکارا تو وہ بولی: لبیک میرے آقا! اس نے پوچھا کہ تو نے ان کی باتیں سنیں؟ کنیز نے کہا: جی ہاں۔ پوچھا: یہ سچے ہیں یا جھوٹے؟ جواب دیا: خدا کی قسم! یہ بالکل سچے ہیں۔ یہ جواب سن کر آقا کہنے لگا: پھر تُو اللہ پاک کے لئے آزاد ہے اور میری فلاں فلاں جائیداد تم پر صدقہ ہے اور میرا یہ گھر تمام سازو سامان کے ساتھ فقراء اور مساکین پر

Www.Fb.Com/SyedKamran786

صدقہ ہے۔ پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر دروازے کا پردہ اُتارا اور اس سے اپنی ستر پوشی کی اور اپنا قیمتی لباس اتار ڈالا۔ جب کنیز نے یہ سارا معاملہ دیکھا تو کہنے لگی: میرے آقا! تیرے بعد میری کوئی زندگی نہیں۔ اور شان و شوکت ترک کر کے اپنے آقا کے ساتھ ہی جانے کی درخواست گزار ہوئی۔ حضرتِ سیِّدُنا مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں الوداع کیا اور ان کے لئے دعا فرمائی۔ وہ اپنے راستے پر چل دیئے اور حضرتِ سیِّدُنا مالک رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی راہ پکڑی پھر یہ دونوں مرتے دم تک اللہ پاک کی عبادت میں مشغول رہے۔ (1)

نصیحت:

اے توبہ کرنے والو! آؤ ہم اپنے گناہوں پر رولیں۔۔۔۔۔ یہ رونے کا مقام ہے آؤ اپنی محرومی کے بارے میں گریہ وزاری کرلیں، شاید قربت کا زمانہ اسی طرح لوٹ آئے جیسے پہلے تھا۔۔۔۔۔ بالوں کی یہ سفیدی شہروں کی ویرانی سے ڈرا رہی ہے۔۔۔۔۔ اے اپنی جوانی سے بڑھاپے تک عبادت و ریاضت میں پیچھے رہ جانے والے! قافلہ کوچ کر چکا ہے۔۔۔۔۔ اے پیچھے رہ جانے پر پریشان ہونے والے! اے محرومی کے جنگل میں حیران و پریشان پھرنے والے! تیرا دن تلاشِ معاش اور رات خوابِ غفلت میں گزرتی ہے، اس خسارے کا حقیقی احساس تمہیں اس وقت ہو گا جب تمہاری جوانی کچھ نفع دیئے بغیر تم سے منہ پھیر لے گی اور بڑھاپا سوائے نقصان کے کچھ نہ دے سکے



(1) ... بحر الدموع، ص136

Www.Fb.Com/SyedKamran786

گا،۔۔۔۔۔۔توبہ کے ساحل پر ہی ٹھہر جاؤ کیونکہ گناہوں کے سمندر بڑے طوفانی ہیں،۔۔۔۔۔۔ آہ!تو نے جوانی کی بہاریں یونہی غفلت میں گزار دیں اور نافرمانیوں کی خزاں چھاگئی ہے۔

اے انسان! دنیا کو آخرت کے بدلے بیچ ڈال، دونوں جہاں میں نفع پائے گا اور آخرت کو دنیا کے عوض ہر گزنہ بیچنا کہ دونوں میں نقصان اٹھائے گا،۔۔۔۔۔۔اے ابن آدم!جب تمہارے لئے آخرت کی بھلائی ذخیرہ کرلی جائے تو دنیا کی کوئی تکلیف تمہیں نقصان نہ دے سکے گی ،۔۔۔۔۔۔اے انسان!دنیا ایک سواری ہے اگر تو اس پر سوار ہو گا تو یہ تجھے اٹھائے گی اور اگر تو نے اسے اٹھایا تو یہ تجھے مار ڈالے گی،۔۔۔۔۔۔اے انسان!تُو عنقریب موت کا شکار ہونے والا ہے پھر تجھے تیرے رب کریم کے حضور پیش کیا جائے گا،لہٰذا تو زندگی ہی میں آخرت کی تیاری کر لے کیونکہ تجھے موت کے وقت اس کی اہمیت کا اندازہ ہو گا،۔۔۔۔۔۔اے انسان! دنیا میں اپنا دل مت لگا کہیں تو ایک چپک جانے والی شے سے دل نہ لگا بیٹھے ،۔۔۔۔۔۔اے انسان!تو سرکشی میں جتنا راستہ طے کر چکا تیرے لئے اتنا ہی بہت ہے،اب باز آجا۔

حکایت نمبر16:

بچے کا خوفِ خدا

ایک بزرگ رحمۃ اللہ علیہ نہر کے کنارے پر چل رہے تھے کہ آپ نے دیکھا کہ ایک بچہ کنارے پر بیٹھا وضو کر رہا ہے اور رو بھی رہا ہے۔ آپ نے

Www.Fb.Com/SyedKamran786

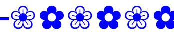
پوچھا: اے بیٹے! تم کیوں رو رہے ہو؟ اس نے عرض کی کہ میں قرآن پاک کی تلاوت کر رہا تھا، جب میں اس آیت پر پہنچا:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ نَارًا وَّ قُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ

ترجَمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو! اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کے ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔[1]

تو میں ڈر گیا کہ اللہ پاک کہیں مجھے جہنم میں نہ ڈال دے۔ آپ نے فرمایا: بیٹے! تم تو بہت چھوٹے ہو، تم جہنم میں نہیں جاؤ گے۔ وہ کہنے لگا: بابا جان! آپ تو سمجھ دار ہیں، کیا آپ نہیں جانتے کہ جب لوگ اپنی ضرورت کے لئے آگ جلاتے ہیں تو پہلے چھوٹی لکڑیوں کو رکھتے ہیں پھر بڑی لکڑیاں آگ میں ڈالتے ہیں۔

وہ بزرگ رحمۃ اللہ علیہ اس بچے کے اندازِ فکر آخرت کو دیکھ کر بہت روئے اور فرمانے لگے: یہ بچہ ہم سے کہیں زیادہ جہنم کی آگ سے ڈرتا ہے تو ہمارا حال کیا ہونا چاہئے، اے سمجھ دارو! عبرت پکڑو، تم آگ کی طرف بڑھتی ہوئی اپنی جان پر آنسو کیوں نہیں بہاتے؟ موت تمہارے سر پر آن پہنچی، قبر تمہاری منزل ہے، قیامت تمہارا ٹھکانہ ہے، گواہ مضبوط ہیں، فیصلہ کرنے والا جبّار ہے، نداء دینے والے سیدنا جبرائیل امین ہیں، قید خانہ جہنم ہے،



1 ... پ28، التحریم:6

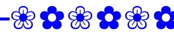
Www.Fb.Com/SyedKamran786

باندھنے کے لئے آگ کی زنجیریں ہیں، اور تمہارا حال یہ ہے کہ سورج کی گرمی برداشت نہیں کرسکتے، تو تم جہنم میں سانپوں کے ڈسنے اور بچھو کے کاٹنے کو کس طرح برداشت کرپاؤ گے ؟؟؟[1]

حکایت نمبر17:

ہندو کے سوالات اور سیدی اعلیٰ حضرت کے جوابات

مولاناسید ایوب علی علیہ الرحمہ کا بیان ہے کہ قبلِ ظہر حضرت استاذ العلماء مولانا مولوی حکیم نعیم الدین مراد آبادی وحضرت مولانا مولوی رحم الٰہی (مدرس مدرسہ منظر الاسلام بریلی) رحمہما اللہ اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت الشاہ مولانا احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کی خدمتِ اقدس میں حاضر تھے کہ ایک آریہ (یعنی ہندو) آیا اور کہنے لگا: میرے چند سوالات ہیں، اگر ان کے جوابات دے دیئے گئے تو میں اور میری بیوی بچے سب مسلمان ہو جائیں گے۔ چونکہ اذان ہو چکی تھی، نہ معلوم اس کے جوابات میں کتنا وقت صرف ہو گا؟ یہ سوچ کر اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے فرمایا: ہماری نماز کا وقت ہے، ٹھہر جاؤ، اس کے بعد جو سوال کرو گے ان شاء اللہ جواب دیا جائے گا۔ وہ کہنے لگا: ایک سوال تو یہی ہے کہ آپ کے یہاں عبادت کے پانچ وقت کیوں مقرر ہیں؟ پرمیشر کی عبادت جتنی بھی کی جائے اچھا ہے۔ مولانا نعیم الدین علیہ الرحمۃ نے فرمایا: یہ اعتراض تو خود تمہارے اوپر بھی وارد ہوتا ہے۔ مولانا رحم الٰہی علیہ الرحمۃ نے



1 ... درۃ الناصحین، ص305

Www.Fb.Com/SyedKamran786

فرمایا: میرے پاس (تمہارے مذہب کی کتاب) ستیارتھ پرکاش مکان پر موجود ہے، ابھی منگوا کر دکھا سکتا ہوں۔ الغرض طے پایا کہ جب تک کتاب آئے نماز پڑھ لی جائے، وہ آریہ اتنی دیر پھاٹک پر بیٹھا رہا۔ نماز کے بعد اس نے مندرجہ ذیل سوالات پیش کئے،

(1) قرآن تھوڑا تھوڑا کیوں نازل ہوا؟ ایک دم کیوں نہ آیا جبکہ وہ خدا کا کلام ہے، خدا تو قادر تھا کہ ایک ساتھ اتار دیتا۔

(2) آپ کے نبی کو معراج کی رات خدا نے بلایا تو پھر انہیں دنیا میں واپس کیوں کیا؟ وہ تو اسے محبوب تھے؟

(3) عبادت پانچ وقت کے متعلق ستیارتھ پرکاش کی عبارت دیکھنا مشروط ہوئی۔

مذکورہ بالا سوالات سن کر اعلیٰ حضرت الشاہ مولانا احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: میں تمھارے سوالوں کے جواب ابھی دیتا ہوں، مگر تم نے جو وعدہ کیا ہے اس پر قائم رہو۔ اس نے کہا: ہاں! میں پھر کہتا ہوں کہ اگر میرے سوالات کے جوابات آپ نے معقول دے دیئے تو میں مسلمان ہو جاؤں گا اور بیوی بچوں کو بھی لا کر مسلمان کرا دوں گا۔ جب خوب قول و قرار اور پختہ وعدہ کرا لیا تو آپ نے فرمایا: پہلے سوال کا تو جواب یہ ہے کہ جو شے عین ضرورت کے وقت دستیاب ہوتی ہے، اس کی وقعت دل میں زیادہ ہوتی ہے اس لئے اللہ پاک نے اپنے کلام کو بتدریج (یعنی درجہ بدرجہ) نازل فرمایا۔ پھر فرمایا: انسان بچہ کی صورت میں آتا ہے پھر جوان ہوتا ہے پھر بوڑھا، اللہ

Www.Fb.Com/SyedKamran786

تعالی تو قادر تھا بوڑھا ہی کیوں نہ پیدا فرمایا؟ پھر فرمایا: انسان کھیتی کرتا ہے، پہلے پودا نکلتا ہے پھر کچھ عرصہ بعد اس میں بالی آتی ہے اس کے بعد دانہ بر آمد ہوتا ہے، وہ تو قادر تھا کہ ایک دم غلہ کیوں نہ پیدا فرمایا؟۔

اس کے بعد ستیار تھ پر کاش آگئی جس میں حسبِ ذیل عبارتیں موجود تھیں۔

باب تیسرا (تعلیم) پندرہواں ہیڈ نگ اگنی ہوتر (یعنی پوجا) صبح شام دوہی وقت کرے۔

باب چوتھا (خانہ داری) 63 ہیڈ نگسندھیا (ہندوؤں کی صبح وشام کی عبادت) دوہی وقت کرنا چاہئے۔

ان عبارات کو سن کر اس آریہ کے لئے قائل ہونے کے سوا چارہ ہی کیا تھا؟

لہٰذا! اعتراف کرتے ہوئے معراج شریف والے سوال کا جواب چاہا۔ اس کی نسبت اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ نے ارشاد فرمایا: اسے یوں سمجھو کہ ایک بادشاہ اپنے مملکت کے انتظام کے لئے ایک نائب مقرر کرتا ہے، وہ صوبہ دار یا نائب' بادشاہ کے حسبِ منشاء خدمات انجام دیتا ہے، بادشاہ اس کی کارگزاریوں سے خوش ہو کر اپنے پاس بلاتا ہے اور انعام وخلعتِ فاخرہ عطا فرماتا ہے نہ یہ کہ اسے بلا کر معطل کر دیتا ہے اور اپنے پاس روک لیتا ہے۔ یہ سن کر اس نے کہا کہ آپ نے میری پوری تشفی فرمادی اور میری سمجھ میں خوب آگیا، میں ابھی جا کر بیوی اور بچوں کو لاتا ہوں اور خود مسلمان ہوتا ہوں، ان کو بھی مسلمان

Www.Fb.Com/SyedKamran786

کراتا ہوں۔[1]

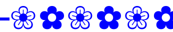
حکایت نمبر18:

ابراہیم بن ادہم کی ایک نوجوان کو نصیحتیں

حضرت سیدنا ابراہیم ادہم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک نوجوان حاضر ہوا اور کہنے لگا: میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیا ہے، مجھے کچھ نصیحت ارشاد فرمائیں جو مجھے گناہوں کو چھوڑنے میں معاون ہو۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اگر تم پانچ خصلتوں کو اپنالو تو گناہ تمہیں کوئی نقصان نہ دیں گے اور ان کی لذت ختم ہو جائے گی۔ اس نے آمادگی کا اظہار کیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

پہلی بات یہ ہے کہ جب تم گناہ کا ارادہ کرو تو اللہ پاک کا رزق مت کھاؤ۔ وہ نوجوان بولا: پھر میں کھاؤں گا کہاں سے؟ کیونکہ دنیا میں تو ہر شے اللہ پاک کی عطا کردہ ہے۔ آپ نے فرمایا: کیا یہ اچھا لگے گا کہ تم رب کریم کا رزق بھی کھاؤ اور اس کی نافرمانی بھی کرو؟ اس نوجوان نے کہا: نہیں، دوسری بات بیان فرمایئے۔

آپ نے فرمایا: دوسری بات یہ ہے کہ جب تم کوئی گناہ کرنے لگو تو اللہ پاک کے ملک سے باہر نکل جاؤ۔ وہ کہنے لگا: یہ تو پہلی بات سے بھی مشکل ہے کہ مشرق سے مغرب تک اللہ پاک ہی کی مملکت ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: تو کیا یہ مناسب ہے کہ جس کا رزق کھاؤ یا جس کے ملک میں رہو، اس کی نافرمانی



[1] ... حیات اعلیٰ حضرت، ص287

Www.Fb.Com/SyedKamran786

کرو؟نوجوان نے نفی میں سر ہلایا اور کہا: تیسری بات بیان فرمائیں۔

آپ نے ارشاد فرمایا: تیسری بات یہ ہے کہ جب تم کوئی گناہ کرو تو ایسی جگہ کرو جہاں تمہیں کوئی نہ دیکھ رہا ہو۔ اس نے کہا: حضور! یہ کیسے ہو سکتا ہے اللہ پاک تو ہر بات کا جاننے والا ہے، کوئی اس سے کیسے چھپ سکتا ہے؟ تو آپ نے فرمایا: تو کیا یہ اچھا لگے گا کہ تم اس کا رزق بھی کھاؤ، اس کی مملکت میں بھی رہو اور پھر اسی کے سامنے اس کی نافرمانی بھی کرو؟ نوجوان نے کہا: نہیں، چوتھی بات بیان فرمائیں۔

آپ نے فرمایا: چوتھی بات یہ ہے کہ جب ملک الموت علیہ السلام تمہاری روح قبض کرنے تشریف لائیں تو ان سے کہنا: کچھ دیر کے لئے ٹھہر جائیں تاکہ میں توبہ کر کے چند اچھے اعمال کر لوں۔ اس نے کہا: یہ تو ممکن ہی نہیں ہے کہ وہ اس مطالبے کو مان لیں۔

تو آپ نے ارشاد فرمایا: جب تم جانتے ہو کہ موت یقینی ہے اور اس سے بچنا ممکن نہیں تو چھٹکارے کی توقع کیسے کر سکتے ہو؟ اس نے عرض کی: پانچویں بات ارشاد فرمائیں۔

آپ نے فرمایا: پانچویں بات یہ ہے کہ جب زَبانِیَہ آئے (یعنی عذاب کے فرشتے آئیں) اور تجھے جہنم کی طرف لے جایا جائے تو مت جانا۔ اس نے عرض کی: وہ نہیں مانیں گے اور نہ مجھے چھوڑیں گے۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا: تو پھر تم نجات کی امید کیسے رکھ سکتے ہو؟

وہ نوجوان پکار اٹھا: مجھے یہ نصیحت کافی ہے، اب میں اللہ پاک سے معافی

Www.Fb.Com/SyedKamran786

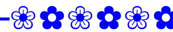
مانگتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں۔اس کے بعد وہ نوجوان مرتے دم تک عبادت میں مشغول رہا۔[1]

حکایت نمبر19:

نیک بیوی اور نیک شوہر

حضرت سیدنا شیخ کرمانی رحمۃ اللہ علیہ شاہی خاندان سے تعلق رکھتے تھے، لیکن آپ نے زہد و تقویٰ اختیار فرمایا ہوا تھا اور دنیاوی مشاغل سے بہت دور ہو چکے تھے۔ آپ کی ایک صاحبزادی تھیں جو بہت حسین و جمیل اور نیک وپرہیز گار تھیں۔ ایک دن اس صاحبزادی کے لئے بادشاہ کرمان نے نکاح کا پیغام بھیجا۔ آپ یہ پسند نہ فرماتے تھے کہ ملکہ بن کر میری بیٹی دنیا کی طرف مائل ہو۔اس لئے آپ نے کہلا بھیجا کہ مجھے جواب کے لئے تین روز کی مہلت دیں۔

اس دوران آپ مسجد مسجد گھوم کر کسی صالح انسان کو تلاش کرنے لگے۔ دورانِ تلاش ایک لڑکے پر آپ کی نگاہ پڑی جس کے چہرے پر عبادت وپرہیز گاری کا نور چمک رہا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے پوچھا: تمہاری شادی ہو چکی ہے؟ اس نے نفی میں جواب دیا۔ پھر پوچھا: کیا ایسی لڑکی سے نکاح کرنا چاہتے ہو جو قرآن مجید پڑھتی ہے، نماز روزہ کی پابند ہے، خوبصورت پاکباز اور نیک ہے۔اس نے کہا: میں تو ایک غریب شخص ہوں بھلا مجھ سے ان



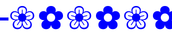
1 ... کتاب التوابین، ص285

Www.Fb.Com/SyedKamran786

صفات کی حامل لڑکی کا رشتہ کون کرے گا؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: میں کرتا ہوں، یہ دراہم لو اور ایک درہم کی روٹی، ایک درہم کا سالن اور ایک درہم کی خوشبو خرید لاؤ۔

نوجوان وہ چیزیں لے آیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صاحبزادی کا نکاح اس پارسا نوجوان کے ساتھ کر دیا۔ صاحبزادی جب رخصت ہو کر شوہر کے گھر آئی تو اس نے دیکھا کہ گھر میں پانی کی ایک صراحی کے سوا کچھ نہیں ہے اور اس صراحی پر ایک روٹی رکھی ہوئی دیکھی۔ پوچھا: یہ روٹی کیسی ہے؟ شوہر نے جواب دیا: یہ کل کی باسی روٹی ہے، میں نے افطار کے لئے رکھ لی تھی۔ یہ سن کر کہنے لگیں کہ مجھے میرے گھر چھوڑ آیئے۔ نوجوان نے کہا: مجھے تو پہلے ہی اندیشہ تھا کہ شیخ کرمانی کی دختر مجھ جیسے غریب انسان کے گھر نہیں رک سکتی۔ لڑکی نے پلٹ کر کہا: میں آپ کی مفلسی کے باعث نہیں لوٹ رہی ہوں بلکہ اس لئے کہ مجھے آپ کا توکل کمزور نظر آرہا ہے، اسی لئے مجھے اپنے والد پر حیرت ہے کہ انہوں نے آپ کو پاکیزہ خصلت، عفیف اور صالح کیسے کہا جب کہ آپ کا اللہ پاک پر بھروسے کا یہ حال ہے کہ روٹی بچا کر رکھتے ہیں۔

یہ باتیں سن کر نوجوان بہت متاثر ہوا اور ندامت کا اظہار کیا۔ لڑکی نے پھر کہا: میں ایسے گھر میں نہیں رک سکتی جہاں ایک وقت کی خوراک جمع کر کے رکھی ہو اب یہاں میں رہوں گی یا روٹی۔۔۔۔۔۔ یہ سن کر نوجوان فوراً باہر نکلا اور روٹی خیرات کر دی۔ (1)



1 ... روض الریاحین، ص192

Www.Fb.Com/SyedKamran786

نصیحت:

اس حکایت سے وہ والدین درسِ عبرت حاصل کریں کہ جب ان کے سامنے کسی نیک وپرہیز گار لڑکے کا رشتہ پیش کیا جائے تو صرف اس وجہ سے انکار کر دیتے ہیں کہ وہ داڑھی اور سنتّوں کا عامل ہے جبکہ اس کے برعکس ایسے دنیادار نوجوان کے رشتے کو ترجیح دینے میں خوشی محسوس کرتے ہیں جو اپنے برُے اعمال سے اللہ پاک کو ناراض کر کے جہنم میں جانے کا سامان کر رہا ہو اور جس کی صحبت ان کی بیٹی کو بھی خوفِ خدا سے بے نیاز اور اس کی عبادت سے غافل کر دے گی۔

حکایت نمبر20:

مکھن کا بدلہ

گاؤں میں رہنے والا ایک کسان کھیتی باڑی کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے گھر میں تیار کیا ہوا مکھن بھی شہر میں فروخت کیا کرتا تھا۔ ایک دن حسبِ معمول اس کی بیوی نے مکھن تیار کر کے اس کے حوالے کیا تاکہ وہ اسے شہر جاکر بیچ آئے۔ یہ مکھن ایک ایک کلو کے گول پیڑوں (یعنی ٹکڑوں) کی شکل میں تھا۔ شہر پہنچ کر کے کسان نے مکھن دکاندار کو فروخت کیا، اس کی رقم وصول کی اور اسی دکان سے گھر کا راشن چائے کی پتی، چینی اور دالیں وغیرہ خریدیں اور واپس اپنے گاؤں کی طرف روانہ ہو گیا۔ کسان کے جانے کے بعد دکاندار نے مکھن کو فریزر میں رکھنا شروع کیا تو اچانک اس کے دل میں خیال آیا کہ کیوں

Www.Fb.Com/SyedKamran786

نہ ایک پیڑے کا وزن کیا جائے۔!جب وزن کیا تو مکھن ایک کلو کے بجائے 900 گرام نکلا یعنی 100 گرام کم تھا۔ حیرت و صدمے سے دوچار اس دکاندار نے سارے پیڑے ایک ایک کر کے تول ڈالے مگر کسان کے لائے ہوئے سب پیڑوں کا وزن ایک جیسا یعنی 900 گرام ہی تھا یوں ہر پیڑے میں 100 گرام کم تھا۔ اگلی مرتبہ جیسے ہی کسان مکھن لے کر دکاندار کے پاس پہنچا تو اس نے غصے سے بپھر کر کہا: دُور ہو جاؤ میری نظروں سے! میں تم جیسے دھوکے باز سے ہرگز مکھن نہیں خریدوں گا تم ایک کلو کا بول کر مجھے کم مکھن دے دیتے ہو۔ کسان مسکین سی صورت بنا کر بولا: بھائی! اس میں میرا کوئی قصور نہیں ہم تو غریب لوگ ہیں ہمارے پاس وزن تولنے کے باٹ خریدنے کی طاقت کہاں! بات دراصل یہ ہے کہ میں آپ سے چینی اور دال وغیرہ کے جو ایک ایک کلو کے پیکٹ لے جاتا ہوں، اس میں سے ایک پیکٹ کو ترازو کے ایک پلڑے میں رکھ کر ایک ایک کلو مکھن کے پیڑے تول لیتا ہوں اور آپ کے پاس لا کر بیچ دیتا ہوں۔ یہ سن کر مارے شرمندگی کے دکاندار کے ماتھے پر پسینہ آگیا اور وہ سمجھ گیا کہ تول کیوں کم ہوا؟

جیسی کرنی ویسی بھرنی

ہمارے سَرکارِ والا تبار، دوعالَم کے مالک و مختار صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا:

البر لا یبلی والاثم لا ینسی والدیان لا یموت فکن کما شئت کما تدین

Www.Fb.Com/SyedKamran786

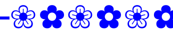
تدان یعنی نیکی پُرانی نہیں ہوتی اور گناہ بھلایا نہیں جاتا، جزا دینے والا (یعنی اللہ پاک) کبھی فنا نہیں ہو گا، لہٰذا جو چاہو بن جاؤ، تم جیسا کرو گے ویسا بھرو گے۔[1]

حضرت علّامہ عبدُ الرَّؤف مَناوی رحمۃُ اللہ علیہ اَلتَّیْسِیْر شَرْحُ الْجَامِعِ الصَّغِیْر میں کَمَا تَدِیْنُ تُدَانُ کی وضاحت میں لکھتے ہیں: یعنی جیسا تم کام کرو گے ویسا تمہیں اس کا بدلہ ملے گا، جو تم کسی کے ساتھ کرو گے وہی تمہارے ساتھ ہو گا۔[2]

حکایت نمبر21:

ظالم زمیندار کا دردناک انجام

ایک وکیل کا بیان کا کچھ یوں ہے کہ ہمارے علاقے میں جاگیرداروں کا ایک خاندان ہے، خاندان کا سربراہ بہت بڑے سرکاری عہدے سے ریٹائر ہونے کے بعد زمینوں کی دیکھ بھال کیا کرتا تھا۔ اس کے دو عجیب وغریب شوق تھے، ایک مہنگی گاڑی پر سیر سپاٹے کرنا اور دوسرا موٹی رقم اپنے پاس رکھنا اور وقتاً فوقتاً اسے گنتے رہنا۔ ایک دوپہر وہ اپنے ڈیرے پر موجود تھا کہ نامعلوم کس بات پر ایک مزارع (زمینوں پر کام کرنے والے مزدور) پر غصہ آ گیا، زمیندار نے ڈنڈا پکڑا اور اس کی پٹائی شروع کر دی۔ اس بے چارے نے جان بچانے کے لئے بھاگ کر ایک جھونپڑے میں پناہ لی۔ زمیندار نے باہر



1 ... مصنف عبد الرزاق، 10/189، حدیث: 20430

2 ... التیسیر، 2/222

Www.Fb.Com/SyedKamran786

سے کنڈی لگا کر جھونپڑے کو آگ لگا دی، جھونپڑا گھاس پھونس اور لکڑی کا ہی تو تھا، چنانچہ دیکھتے ہی دیکھتے الاؤ کی شکل اختیار کر گیا۔ کسی مائی کے لال میں جراءت نہیں تھی کہ زمیندار کی موجودگی میں آگے بڑھ کر اس غریب کی مدد کرتا لہٰذا وہ غریب جھونپڑے کے اندر ہی جل کر بھسم ہو گیا۔ کسی نے زمیندار کے خلاف قانونی کاروائی کی ہمت نہیں کی، کچھ دن قرب وجوار میں سرگوشیوں کے انداز میں اس سانحے کا ذکر ہوا پھر خاموشی چھا گئی۔

اس کے چند ہفتوں بعد زمیندار کے گھٹنوں میں شدید تکلیف شروع ہو گئی، پہلے درد پھر سوجن اور پھر فالج کا مرض لاحق ہو گیا۔ زمیندار کے لئے ہلنا جُلنا دوبھر ہو گیا، ملازم اسے بستر سے استنجا خانے لے جاتے اور واپس بستر پر ڈال دیتے۔ اس کی زندگی بے رونق ہو گئی۔ پھر مئی کا مہینہ آیا اور گندم کی کٹائی شروع ہو گئی۔ زمیندار نے زمینوں پر جانے کی خواہش کا اظہار کیا کہ تھریشر سے گندم نکلتے ہوئے بھی دیکھ لوں گا، ہوا خواری بھی ہو جائے گی یوں میرا دل بہل جائے گا۔ ملازموں نے اٹھا کر گاڑی میں ڈالا اور ڈرائیور لے کر چل دیا۔ چلتے چلتے وہ ایسی جگہ پہنچے جہاں زمین پر گنے کے خشک پتے بکھرے ہوئے تھے جسے چھوئی کہتے ہیں۔ تھریشر کے ذریعے گندم کے دانے ایسی جگہ الگ کئے جارہے تھے جہاں گاڑی لے جانا دشوار تھا، ڈرائیور نے زمیندار کو آگاہ کیا تو اس نے کہا کہ میں یہیں گاڑی میں بیٹھا ہوں تم جا کر دیکھو کہ کتنی گندم باقی ہے؟ ڈرائیور حکم کی تعمیل کے لئے چل پڑا۔ پیچھے زمیندار نے

Www.Fb.Com/SyedKamran786

سگریٹ سلگایا اور جلتی ہوئی تیلی گاڑی سے باہر پھینک دی، مئی کا مہینہ چلچلاتی دھوپ اور گاڑی کے نیچے اور چاروں طرف چھوئی بکھری ہوئی تھی جو آگ پکڑنے کا بہانہ مانگتی ہے، گاڑی کے چاروں طرف آگ کا الاؤ بھڑک اٹھا، معذور زمیندار بھاگتا بھی تو کیسے! وہیں گاڑی کے ساتھ جل کر راکھ ہو گیا۔ بعد میں پتا چلا کہ یہ وہی جگہ تھی جہاں اس نے غریب مزدور کو جلا کر مارا تھا۔

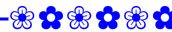
نصیحت:

دیکھا آپ نے؟ ظلم کا انجام کس قدر بھیانک ہے۔ حضرت سیّدُنا امام محمد بن اسمٰعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ صَحِیح بُخاری میں نقل کرتے ہیں: حضرتِ سیّدُنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، سرکارِ مدینۂ منوّرہ، سردارِ مکّۂ مکرّمہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: بے شک اللہ پاک ظالم کو مُہلَت دیتا ہے یہاں تک کہ جب اس کو اپنی پکڑ میں لیتا ہے تو پھر اس کو نہیں چھوڑتا۔

یہ فرما کر سرکارِ نامدار صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے پارہ 12 سورۂ ہُود کی آیت 102 تلاوت فرمائی:

وَ كَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَاۤ اَخَذَ الْقُرٰى وَ هِیَ ظَالِمَةٌ ؕ اِنَّ اَخْذَهٗۤ اَلِیْمٌ شَدِیْدٌ(۱۰۲)

ترجَمۂ کنزالایمان: اور ایسی ہی پکڑ ہے تیرے رب کی جب بستیوں کو پکڑتا ہے ان کے ظلم پر۔ بے شک اس کی پکڑ دردناک کرّی ہے۔[1]



1…پ12، ھود:102

Www.Fb.Com/SyedKamran786

دہشت گردوں ، لٹیروں، قتل وغارتگری کا بازار گرم کرنے والوں لوگوں کے بچوں کو اغوا کرنے والوں کو وکیل کے بیان کردہ اس واقعہ سے عبرت حاصل کرنی چاہیۓ، انہیں اپنے انجام سے بے خبر نہیں رہنا چاہیۓ کہ جب دنیامیں بھی قہر کی بجلی گرتی ہے تو اس طرح کے ظالم لوگ بدترین موت مارے جاتے ہیں اور ان پر دو آنسو بہانے والا بھی کوئی نہیں ہوتا اور آہ ! آخِرت کی سزا کون برداشت کر سکتا ہے!یقیناً لوگوں پر ظلم کرنا گناہ، دنیا وآخِرت کی بربادی کا سبب اور عذابِ جہنّم کا باعث ہے۔اس میں اللہ ورسول کی نافرمانی بھی ہے اور بندوں کی حق تَلفی بھی۔

حکایت نمبر22:

سنار کی غلطی کا بدلہ

کسی شہر میں ایک پانی بھرنے والا ماشکی رہتا تھا جو ایک سُنار کے گھر پانی بھرا کرتا تھا۔اسے پانی بھرتے ہوئے تیس سال کا عرصہ ہو گیا تھا۔اس سنار کی زوجہ نیک اور پارسا خاتون تھی۔ایک روز وہ ماشکی پانی بھرنے آیا تو اس نے سنار کی بیوی کا ہاتھ پکڑ لیا اور اسے اپنی طرف کھینچا۔ عورت نے بمشکل ہاتھ چھڑایا اور دروازہ بند کرلیا۔ تھوڑی دیر بعد سنار گھر آیا تو اس کی بیوی نے پوچھا: آج دکان پر کون سا کام خدا کی نافرمانی کا کیا ہے؟سنار بولا کہ آج ایک عورت کے ہاتھ میں کنگن پہناتے ہوئے مجھے اس کا بازو بہت خوبصورت نظر آیا تو میں نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنی طرف کھینچا تھا،بس یہی لغزش مجھ سے واقع ہوئی

Www.Fb.Com/SyedKamran786

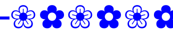
ہے۔بیوی بولی:اب معلوم ہوا کہ تمہارے ماشکی نے آج میرا ہاتھ کیوں پکڑ کر کھینچا تھا!سنار نے سارا واقعہ سنا تو کہنے لگا کہ میں اپنی غلطی سے توبہ کرتا ہوں، خدا مجھے معاف فرمائے۔ دوسرے روز ماشکی پانی بھرنے آیا تو اس نے بھی اپنے کئے کی معافی مانگی۔ (1)

نصیحت:

دوسروں کی عزت کی طرف گندی اور للچائی ہوئی نظروں سے دیکھنے والوں کے لئے اس واقعے میں درسِ عبرت ہے بدکاری کی لذتِ بد کے شوقین لمحہ بھر کے لئے سوچیں کہ اگر یہی کام کوئی میری بہن یا بیٹی یا بہو یا بیوی کے ساتھ کرے تو کیا مجھے گوارا ہو گا ؟ یقیناً نہیں !تو پھر کوئی دوسرا یہ کیسے گوارا کر سکتا ہے کہ آپ اس کی بہن یا بیٹی یا بہو یا بیوی کے ساتھ اس طرح کا فعل کریں، شیشے کے گھر میں بیٹھ کر دوسروں پر پتھر برسانے والے کو یاد رکھنا چاہئے کہ کوئی اس کے گھر پر بھی پتھر برسا سکتا ہے۔

فرمانِ مصطفی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے:عفوا تعف نساؤکم و برّوا آباء کم یبرکم ابناؤکم.

یعنی پاکدامنی اختیار کرو، تمہاری عورتیں بھی پاک دامن رہیں گی اور اپنے والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کرو، تمہاری اولاد تم سے اچھا سلوک کرے گی۔ (2)



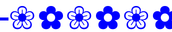
1... تفسیر روح البیان،4/150

2... معجم اوسط،4/376،حدیث:9295

Www.Fb.Com/SyedKamran786

سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کا نصیحت کا انداز:

ایک نوجوان سرکارِعالی وقار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور بدکاری کی اجازت مانگی۔ یہ سنتے ہی صحابہ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان جلال میں آگئے اور اسے مارنا چاہا۔ رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے انہیں ایسا کرنے سے روکا اور نوجوان کو اپنے قریب بلا کر بٹھایا اور نہایت نرمی اور شفقت کے ساتھ سوال کیا: اے نوجوان! کیا تجھے پسند ہے کہ کوئی تیری ماں سے ایسا فعل کرے؟ اس نے عرض کی: میں اس کو کیسے رَوا رکھ سکتا ہوں؟ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: تو پھر دوسرے لوگ تیرے بارے میں اسے کیسے روا رکھ سکتے ہیں؟ پھر دریافت فرمایا: تیری بیٹی سے اگر اس طرح کیا جائے تو تُو اسے پسند کرے گا؟ عرض کی: نہیں۔ فرمایا: اگر تیری بہن سے کوئی ایسی ناشائستہ حرکت کرے تو؟ اور اگر تیری خالہ سے کرے تو؟ اسی طرح آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ایک ایک رشتے کے بارے میں سوال فرماتے رہے اور وہ جواب میں یہی کہتا رہا کہ مجھے پسند نہیں اور لوگ بھی رضا مند نہیں ہوں گے۔ تب سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اس کے سینے پر ہاتھ رکھ کر دُعا کی: یاالٰہی! اس کے دل کو پاک کردے، اس کی شرمگاہ کو بچالے اور اس کا گناہ بخش دے۔ اس کے بعد وہ نوجوان تمام عمر زنا سے بے زار رہا۔ (1)



1 ... مسند احمد، 8/285، حدیث: 22272 ملخصًا

Www.Fb.Com/SyedKamran786

حکایت نمبر23:

اولڈ ہاؤس اور ایک لاچار بڑھیا

شیخِ طریقت سیدی امیرِ اہلسنّت بانئ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتھم العالیہ اپنی کتاب نیکی کی دعوت کے صفحہ 442 پر لکھتے ہیں: انگلینڈ کے ایک جَریدے میں کچھ اِس طرح کا سنسنی خیز قِصّہ لکھا تھا، ایک ماں کی اکلوتی بیٹی،، میری،، کے علاوہ کوئی اولاد نہیں تھی، مَیری جب جوان ہوئی تو اس کی ماں نے ایک کھاتے پیتے اور سماجی طور پر مُعزّز نوجوان سے اُس کی شادی کر دی اور خود بھی انہیں کے ساتھ مُقیم ہو گئی۔ ان کے یہاں ایک چاند سی مُنّی پیدا ہوئی، اُس کا نام اِلیزبیتھ (ELIZABETH) رکھا گیا، نانی کو گویا ایک کھلونا مل گیا، نواسی اِلیزبیتھ اُس کے ساتھ خوب ہِل گئی، وَقت گزرتا گیا اِدھر اِلیزبیتھ بڑی ہوتی جارہی تھی تو اُدھر نانی بڑھاپے کی طرف رواں دواں تھی۔ اب ننھی اِلیزبیتھ اتنی سنبھل گئی تھی کہ اپنے کپڑے وغیرہ خود تبدیل کرلیتی تھی۔ مَیری نے سوچا ماں اب بوڑھی ہو چکی ہے، مہمان وغیرہ آتے ہیں تو اُن میں یہ جچتی نہیں ہے، لہٰذا اُس نے ماں کو بوڑھوں کے خُصُوصی گھر یعنی اَولڈ ہاؤس (OLD HOUSE) میں داخِل کروا دیا، ماں نے بہُت احتجاج کیا، گھر میں اپنی ضَرورت کا اِحساس دلایا، نواسی اِلیزبیتھ کی پرورش کا عُذر کیا، مگر اس کی ایک نہ چلی۔ اِلیزبیتھ کو بھی نانی سے پیار ہو گیا تھا، اُس نے بھی نانی کی بہُت حمایت کی مگر اُس کی بھی شِنوائی نہ ہوئی۔ مَیری حیلے بہانے کرتی رہی کہ مکان میں تنگی ہو رہی ہے، آپ بے فکر

Www.Fb.Com/SyedKamran786

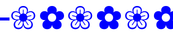
رہیں ہم وقتاً فوقتاً اولڈ ہاؤس ملنے آیا کریں گے، ہفتہ اتوار(دو دن) گھر پر بھی لایا کریں گے، بھلا اولڈ ہاؤس میں جانے سے کوئی رشتے بھی ٹوٹتے ہیں! شُروع شُروع میں مَیری نے ماں سے ملاقاتیں بھی کیں مگر رفتہ رفتہ اِس میں فاصِلے بڑھتے گئے۔ اور بالآخِر انتِظار بڑھیا کا مقدّر بن گیا۔ وہ مَحَبَّت بھرے لمبے لمبے خط تیّار کرتی، نواسی اِلیزَ بِیتھ کو پیار لکھتی مگر کوئی خاص فرق نہ پڑا۔ ایک بار خط میں بیٹی نے لکھا کہ اب کی بار کرسِمس(CHRISTMAS) کی اگلی رات میں آپ کو لینے آؤں گی، گھر چلیں گے۔ بڑھیا کی خوشی کی انتِہا نہ رہی، اُس نے اُون(WOOL) سے اپنی پیاری نواسی کیلئے سوئیٹر وغیرہ بُنا تاکہ اُسے تحفے میں دے۔24 دسمبر کو رات سخت برفباری تھی مَیری نے لینے کیلئے آنا تھا اس لئے وہ اپنا تحفۂ محبَّت لئے انتِظار میں بلڈنگ کی بالکونی میں بیٹھی بے قراری کے ساتھ سڑک پر آنے جانے والی ہر گاڑی کو غور سے دیکھ رہی تھی کہ دیکھو مَیری کی گاڑی کب آتی ہے! اولڈ ہاؤس کی ایک خادِمہ لڑکی نَینسی(NENSI) کو بڑھیا کی بیقراری دیکھ کر بڑا ترس آرہا تھا اُس نے ہیٹر والے کمرے میں چلنے کیلئے بَہُت اِصرار کیا مگر بڑھیا نہ مانی۔ نَینسی نے ایک گرم شال لا کر اُسے اُڑھا دی اور ہمدردی کے ساتھ بار بار گرما گرم چائے پیش کرتی رہی، بُڑھیا نے سخت سردی کے اندر ٹھٹھرتے ٹھٹھرتے انتِظار میں ساری رات جاگ کر گزار دی مگر بیٹی نے نہ آنا تھا، نہ آئی۔ شدید سردی کی وجہ سے بُڑھیا کو سخت نَمونیا ہو گیا، جو کہ سردی لگنے، کھانسی ہو جانے اور گلا خراب ہونے سے لاحق ہوتا ہے، اِس میں پھیپھڑے کے کسی حصّے میں سُوجن ہو جاتی ہے، جس سے وہاں ہوا

Www.Fb.Com/SyedKamran786

نہیں جاسکتی اور مریض کو سانس لینے میں سخت تکلیف ہوتی ہے اور اِس کا درجۂ حرارت (یعنی بخار) 105 ڈگری تک بڑھ جاتا ہے۔ اِس بیماری کی تاب نہ لاتے ہوئے بُڑھیا نے دم توڑ دیا۔ کچھ دن بعد مَیری اپنی ماں کا سامان لینے اولڈ ہاؤس آئی، اُس نے وہاں کی خادِمہ نَینسی کا بَہُت شکریہ ادا کیا کیوں کہ وہ آخِری وَقت تک اُس کی بوڑھی ماں کی خدمت کرتی رہی تھی، چونکہ نَینسی ابھی جوان تھی اور کافی خدمت گزار بھی، اِس لئے مَیری نے بہتر تنخواہ کا لالچ دیکر اُسے اپنے گھر خدمت گاری کے کام کیلئے چلنے کی آفر کی۔ نَینسی نے چوٹ کرتے ہوئے کہا: آپ کے گھر ضَرور آؤں گی، مگر ابھی نہیں، جس دن آپ کی بیٹی اِلیزِبیتھ آپ کو یہاں اَولڈ ہاؤس میں چھوڑ جائیگی، میں اُس کے ساتھ اُس کی خدمت کیلئے چلی جاؤں گی۔[1]

نصیحت:

یہ تو ایک غیر مسلم خاندان کا واقِعہ تھا، اسے سُن کر آپ کو شاید کچھ عجیب سا محسوس ہورہا ہو گا۔ غیر اسلامی ممالِک میں بکثرت اولڈ ہاؤس ہیں اور افسوس اب ان کی دیکھا دیکھی اسلامی ملکوں حتّٰی کہ پاکستان میں بھی اس کا آغاز ہو چکا ہے! دعوتِ اسلامی کے عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ میں ایک مُعمَّر حضرات (یعنی بوڑھوں) کا مَدَنی مذاکرہ ہوا تھا جس میں مُلک بھر سے ہزاروں سِن رَسیدہ بزرگوں نے شرکت کی تھی اور یہ مدنی مذاکرہ مدنی چینل پر



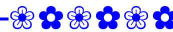
1 ... نیکی کی دعوت، ص442

Www.Fb.Com/SyedKamran786

براہِ راست ٹیلی کاسٹ (TELECAST) کیا گیا تھا۔ کسی پاکستانی اولڈ ہاؤس میں مقیم دو نہایت کمزور بزرگوں نے اسلامی بھائیوں سے نہایت غمگین لہجے میں اپنا درد بیان کیا اور اولڈ ہاؤس میں چھوڑ کر چلے جانے پر اپنے عزیزوں کے متعلّق نہایت تَأَسُّف وحسرت کا اظہار کیا اور کہا کہ ہماری آرزو ہے کہ ہمارے خاندان والے ہمیں گھر واپس لے چلیں ہم یہاں کافی دُکھی ہیں۔ہائے!ہائے!وہ اولاد کتنی احسان فراموش اور ناخَلَف و نالائق ہے جو بچپن میں ماں باپ کی طرف سے کئے جانے والے تمام احسانات کو فراموش کر کے بُڑھاپے میں انہیں ٹھکرادیتی ہے۔ حالانکہ بڑھاپے میں تو بے چاروں کو ہمدردیوں کی زیادہ حاجت ہوتی ہے۔ اسلامی بھائیو! آپ عہد کیجئے کہ چاہے کچھ بھی ہو جائے ماں باپ کو عمر بھر نبھائیں گے اور ان کی خدمت کرکے خود کو جنَّت کا حقدار بنائیں گے۔

اِنْ شَآءَاللہ۔ یقین مانئے والِدَین کے حُقُوق بہُت زیادہ ہیں اور ان سے سُبُکدَوش (یعنی برِیُّ الذِّمّہ) ہونا ممکن ہی نہیں۔

چُنانچِہ: ایک صَحابی رضی اللہ عنہ نے بارگاہِ نبوی علی صاحبہا الصلوٰۃ والتسلیم میں عرض کی: ایک راہ میں ایسے گرم پتّھر تھے کہ اگر گوشت کا ٹکڑا اُن پر ڈالا جاتا تو کباب ہو جاتا! میں اپنی ماں کو گردن پر سُوار کرکے چھ میل تک لے گیا ہوں، کیا میں ماں کے حُقُوق سے فارِغ ہو گیا ہوں؟ سرکارِ نامدار صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا: تیرے پیدا ہونے میں دَرد کے جس قَدَر جھٹکے اُس نے اٹھائے ہیں شاید یہ اُن میں سے ایک جھٹکے کا بدلہ ہو سکے۔ (1)



1... معجم صغیر للطبرانی، الجزءُ الاوّل، ص92، حدیث257

Www.Fb.Com/SyedKamran786

واقعی ماں نے اپنے بچّے کیلئے سخت تکلیفیں اُٹھائی ہوتی ہیں، دردِ زِہ یعنی بچے کی ولادت(DELIVERY)کے وَقت ہونے والے درد کو ماں ہی سمجھ سکتی ہے، مرد کیلئے کس قَدَر آسانی ہے کہ اُسے ڈِلیوری نہیں ہوتی۔

سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ فتاوٰی رضویہ جلد 27 صَفْحَہ 101 پر فرماتے ہیں:

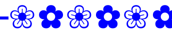
مرد کا تعلُّق صِرف لَذّت کا ہے اور عورت کو صدہا مصائب کا سامنا ہے، نو مہینے پیٹ میں رکھتی ہے کہ چلنا پھرنا، اٹھنا، بیٹھنا دشوار ہوتا ہے، پھر پیدا ہوتے وقت تو ہر جھٹکے پر موت کا پورا سامنا ہوتا ہے، پھر اَقسام اَقسام کے درد میں نِفاس والی (یعنی ولادت کے بعد آنے والے خون کی تکلیف میں مبتلا ہونے والی) کی نیند اُڑ جاتی ہے۔

اسی لئے (اللہ پاک) فرماتا ہے:

حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا وَّ وَضَعَتْهُ كُرْهًاؕ وَ حَمْلُهٗ وَ فِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًاؕ

ترجَمۂ کنزالایمان: اس کی ماں نے اسے پیٹ میں رکھا تکلیف سے اور جنی اس کو تکلیف سے اور اسے اٹھائے پھرنا اور اس کا دودھ چھڑانا تیس مہینے میں ہے۔(1)

تو ہر بچّے کی پیدائش میں عورت کو کم از کم تین برس بامَشَقَّت جیل خانہ ہے۔(2)



1 ... پ26، الاحقاف:15

2 ... فتاوٰی رضویہ، 27/101

Www.Fb.Com/SyedKamran786

اللہ پاک ہمیں والدین کی عزت و احترام کرنے کی اور ان کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

حکایت نمبر 24:

فقیر بادشاہ بن گیا

ایک شکستہ حال فقیر نے ایک مالدار شخص کے سامنے دستِ سوال دراز کیا مگر مالدار شخص نے فریاد رسی کرنے کے بجائے الٹا اس پر زبان سے نیزہ زنی شروع کردی اور اسے خوب ذلیل کیا، فقیر کا دل خون خون ہو گیا اور جذبات میں ایک آہ بھر کر کہا:

تمہارے غصہ کرنے کی وجہ شاید یہ ہے کہ تمہیں بھیک مانگنے کی ذلت کا احساس نہیں۔ یہ جملہ سن کر مالدار شخص آگ بگولا ہو گیا اور فقیر کو غلام کے ذریعے دھکے دلوا کر باہر نکلوا دیا۔ خدا کا کرنا یوں ہوا کہ وہ مغرور مالدار کچھ عرصہ بعد قلاش ہو گیا اور محتاجی نے اس کے آنگن میں بسیرہ کر لیا، دوست، رشتے دار اور غلام و دربان سب چھوٹ گئے اور یہ شخص سڑک پر آگیا۔ جس غلام نے فقیر کو اپنے آقا کے حکم سے دھکے دے کر نکالا تھا اسے ایک نئے مالدار آقا نے خرید لیا۔ یہ آقا بہت نرم دل، فریادرس اور مہربان تھا، غریبوں، فقیروں کی امداد کرنے سے زیادہ اسے کسی چیز میں خوشی محسوس نہیں ہوتی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ ہر وقت اس کے دروازے پر سائلین کا ہجوم لگا رہتا تھا۔ ایک رات کسی فقیر نے اس کے دروازے پر صدا لگائی، غلام نے فقیر کی مدد

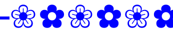
Www.Fb.Com/SyedKamran786

کرنے کی نیت سے جیسے ہی دروازہ کھولا اس کی چیخ نکل گئی کیونکہ سامنے موجود فقیر کوئی اور نہیں اس کا پرانا مغرور آقا تھا، اپنے پرانے آقا کی یہ حالت دیکھ کر غلام آبدیدہ ہوگیا اور اس کی امداد کرکے اپنے موجودہ آقا کے پاس چلا آیا۔ آقا نے جب غلام کو آزُردہ و آبدیدہ دیکھا تو پوچھا: کیا کسی نے تمہیں کوئی تکلیف پہنچائی ہے؟ یہ سن کر غلام نے اپنے پرانے آقا کا سارا حال اس کے گوش گزار کردیا، ساری کہانی سننے کے بعد آقا بولا: میں وہی فقیر ہوں جسے اس نے دھکے دلوا کر نکلوا دیا تھا اور آج دیکھو کہ وقت کی کایا کیسی پلٹی ہے کہ قدرت نے اسے میرے ہی دروازے پر بھیک مانگنے کے لئے لا کھڑا کیا۔ [1]

نصیحت:

حضرتِ سیِّدَتُنا اَسماء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: صدقہ و خیرات مت روکو کہیں تمہارا رزق نہ روک دیا جائے۔ [2]

حضرتِ سیِّدُنا امام بدرُ الدّین عینی رحمۃُ اللہ علیہ اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں: یعنی اس خوف سے اپنے مال کو صدقہ کرنے سے مت روک کہ وہ ختم ہو جائے گا کیونکہ اللہ پاک تجھ پر مال کی تنگی فرما دے گا یا تجھ سے مال روک لے گا اور رزق کے وسائل ختم فرمادے گا۔ حدیث اس بات پر دلالت



1 ... بوستان سعدی، ص80

2 ... بخاری، 1/483، حدیث: 1433

Www.Fb.Com/SyedKamran786

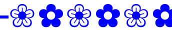
کررہی ہے کہ صدقہ مال بڑھاتا اور اس میں برکت اور زیادتی کا سبب ہوتا ہے، اور بلاشبہ جو بخل سے کام لے اور صدقہ نہ کرے، اللہ پاک اس کے مال میں تنگی فرمائے گا اور مال میں برکت اور اضافہ ہونے سے بھی روک دے گا۔(1)

حکایت نمبر 25:

بلی کی خوبی

حضرت سیّدنا شیخ سعدی رحمۃُ اللہ علیہ اپنی مشہورِ زمانہ کتاب بوستان میں فرماتے ہیں: بلی کی یہ خوبی ہے کہ پاخانہ کرنے کے لیے پاک جگہ تلاش کرتی ہے اور پھر اس پہ مٹی بھی ڈال دیتی ہے کیونکہ وہ یہ پسند نہیں کرتی کہ کوئی اس کے پاخانے کو دیکھے۔

اے انسان! تو کیسے برداشت کرلیتا ہے کہ تیرے گناہوں کی غلاظت پہ کسی کی نظر پڑے، تجھے بھی چاہیئے کہ اس غلاظت پہ توبہ کا پردہ ڈال دے، تو دیکھتا نہیں کہ بھاگا ہوا غلام جب واپس آجاتا ہے تو مہربان آقا اس کو قید کرنے کی ضرورت محسوس نہیں کرتا اسی طرح اگر تو بھی تائب ہو کر اللہ کی بارگاہ میں آئے گا تو تیرا کام بن جائے گا۔ لڑائی اس سے کرنی چاہیئے جس سے لڑنے کی طاقت ہو، یا کسی کی پناہ لیکر اپنا دفاع کر سکتا ہو خدا کے ساتھ یہ دونوں باتیں محال ہیں، لہٰذا خدا سے صلح ہی بہتر ہے۔ آج عمل کا حساب کرلے کل جب اعمال نامہ کھول دیا جائے گا تو پھر تلافی نہ ہو سکے گی۔ جس نے گناہ کے بعد توبہ



1 ... عمدۃ القاری، 6/410، تحت الحدیث: 1433

Www.Fb.Com/SyedKamran786

کرلی گویا اس نے برائی کی ہی نہیں، شیشہ اگر آہ کرنے سے دھندلہ ہو جاتا ہے تو اسی آہ سے ہی دل کا شیشہ صاف بھی ہو جاتا ہے۔[1]

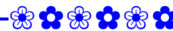
نصیحت:

گناہ کرتے ہوئے کم از کم انسان کو یہ سوچ تو آنی چاہیئے کہ میں جتنا بھی چھپ کر گناہ کروں گا اللہ تعالیٰ تو مجھے دیکھ رہا ہے۔ اس خیال کی وجہ سے گناہوں سے بچنے میں مدد ملے گی۔

حکایت نمبر26:

اپنے آپ کو مسجد کا کوڑا سمجھا

حضرت سیّدنا شیخ سعدی رحمۃُ اللہ علیہ اپنی مشہورِ زمانہ کتاب بوستان میں ایک واقعہ نقل فرماتے ہیں: ایک نہایت ہی عقلمند نوجوان سمندر کے راستے روم کی بندر گاہ میں آیا لوگوں نے اس کی بہت تعظیم کی اور اس کا سامان اٹھا کر باعزت طریقے سے رکھا، ایک دن ایک نمازی نے اس نوجوان کو کہا! ذرا مسجد کو صاف کر کے کوڑا باہر پھینک دے۔ یہ سنتے ہی نوجوان مسجد سے باہر نکل گیا، اور پھر اس کو کبھی مسجد میں نہیں دیکھا گیا۔ لوگوں نے سمجھا کہ شاید متکبر ہے، چند دن بعد ایک نمازی نے اسے گلی میں جاتے ہوئے پکڑ لیا اور کہا! تیرا یہ رویہ کتنا غلط تھا، کیا تو جانتا ہے کہ اللہ کے گھر کی صفائی کتنا ثواب کا کام ہے؟ وہ نوجوان رونے لگا اور کہنے لگا:



1... بوستان سعدی ص، 322

Www.Fb.Com/SyedKamran786

اے بھائی میں نے اپنے علاوہ کہیں بھی کوڑا نہیں دیکھا، اس لیے میں اپنے آپ کو باہر لے آیا کہ مسجد کوڑے (مجھ) سے پاک ہو جائے۔(1)

نصیحت:

تواضع سے انسان رفعت پاتا ہے اور مردان حق اپنے آپ کو ہمیشہ حقارت کی ہی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

شیخ سعدی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔

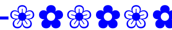
بلندیت باید تواضع گزیں

کہ ایں بام رانیست سلم جزایں

اگر تو بلندی چاہتا ہے تو تواضع اختیار کر کیونکہ اس بلندی کی یہی سیڑھی ہے۔

عاجزی سے بڑھ کر نیکی کوئی نہیں اور تکبر سے بڑھ کر کوئی گناہ نہیں۔

حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صلَّی اللہ علیہ و آلہ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: تواضع بندے کی رفعت میں اضافہ کرتی ہے، لہٰذا تواضع اختیار کرو، اللہ پاک تمہیں بلندی عطا فرمائے گا اور در گزر سے کام لینا بندے کی عزت میں اضافہ کرتا ہے لہٰذا عفو و در گزر سے کام لیا کرو، اللہ پاک تمہیں عزت عطا فرمائے گا اور صدقہ مال میں اضافہ کرتا ہے لہٰذا صدقہ دیا کرو اللہ پاک تم پر رحم فرمائے گا۔(2)



1 ... بوستان سعدی ص 155

2 ... کنز العمال، 3/48، حدیث: 5716

Www.Fb.Com/SyedKamran786

خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین صلَّی اللہ علیہ و آلہ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: تواضع اختیار کرو اور مسکینوں کے ساتھ بیٹھا کرو اللہ پاک کے بڑے مرتبہ والے بندے بن جاؤ گے اور تکبر سے بھی بَری ہو جاؤ گے۔(1)

حکایت نمبر 27:

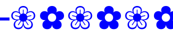
نابینا انکھیارا ہو گیا

ایک متکبر شخص نے ایک سوالی شخص کو دھتکار کر دروازہ بند کر دیا وہ بے چارہ ایک طرف ہو کر گرم جگر اور سینے کی جلن سے ٹھنڈی آہیں بھرتا ہوا بیٹھا ہوا تھا کہ ایک نابینا وہاں سے گزرا اور اس کی حالت پہ اطلاع پا کر اس کو اپنے ساتھ گھر لے گیا۔

دستر خواں بچھا کر اس کی خوب تواضع کی۔ فقیر کے دل سے دعا نکلی اللہ پاک تجھے آنکھیں عطا کرے۔ صبح ہوئی تو وہ نابینا انکھیارہ ہو گیا۔ یہ خبر شہر میں جنگل کی آگ کی طرح پھیل گئی کہ نابینا بینا ہو گیا۔

اسی متکبر کمینے نے بلا کر پوچھا کہ تیری آنکھوں کا دروازہ کیسے کھل گیا۔ اس نے کہا! اے ظالم کمینے! یہ دروازہ اس نے کھولا ہے جس پر تو نے اپنا دروازہ بند کیا تھا۔ تو بھی اگر ان سے پیار کرے گا تو تجھے بھی روشنی نصیب ہو گی۔ لیکن دل کی آنکھوں کے اندھے اس حقیقت سے بے خبر ہیں۔

اس کمینے نے جب یہ بات سنی تو افسوس کے ہاتھ کاٹنے لگا کہ ہائے میرا



1... کنز العمال، 3/49، حدیث: 5722

Www.Fb.Com/SyedKamran786

شہباز تیرے جال کا شکار ہو گیا اور میری دولت تیرے خزانے میں چلی گئی۔ اس نے کہا! چپ رہ! بھلا وہ شخص شہباز کا شکار کیسے کر سکتا ہے جس نے چوہے کی طرح حرص میں دانت گاڑے ہوئے ہوں۔[1]

نصیحت:

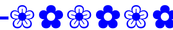
سوالی اور حاجت مند کی قدر کرنی چاہئے، کبھی اس کی دعا تیر بہدف ہوتی ہے۔ اور ناممکن کو ممکن بنا دیتی ہے، اور اس کو دھتکارنے سے کسی عظیم نعمت سے محرومی بھی ہو سکتی ہے۔

حدیث شریف میں ہے:

سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ، سلطانِ باقرینہ صلَّی اللہ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ والا شان ہے:

کم من اشعث اغبر ذی طمرین لا یؤبہ لہ لو اقسم علی اللہ لابرہ منهم البراء بن مالك۔

ترجمہ: بہت سے بکھرے بالوں، گرد آلود چہروں اور دو پرانے کپڑوں والے لوگ، جن کو حقیر سمجھا جاتا ہے اگر وہ اللہ پاک پر قسم کھالیں تو وہ اسے ضرور پورا فرماتا ہے، انہی میں سے حضرت براء بن مالک رضی اللہ عنہ بھی ہیں۔[2]



1 ... بوستانِ سعدی، ص113

2 ... جامع الترمذی، 5/460، حدیث:3880

Www.Fb.Com/SyedKamran786

حکایت نمبر28:

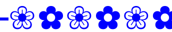
مسکین پر ظلم کیوں کرتا ہے

شیخ سعدی رحمۃُ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مصر میں میرا ایک نوکر تھا جو شرم کی وجہ سے نگاہیں جھکائے رکھتا۔ کسی نے مجھے کہا! اس کی گوشمالی (تادیب کرنا، تنبیہ کرنا) بھی کیا کر! تاکہ اس کو کچھ عقل و ہوش آئے۔ ایک دن میں نے جب اس نوکر کو ڈانٹا تو وہی شخص جس نے مجھے نوکر کی گوشمالی کرنے کو کہا تھا وہ مجھے کہنے لگا: مسکین پر کیوں ظلم کرتا ہے؟

تو یہ دنیا والوں کی حالت ہے کہ اگر تجھے غصہ آئے تو پاگل و بے عقل کہنا شروع کر دیتے ہیں اور اگر تو تحمل سے کام لے تو بے غیرت ہونے کا طعنہ دیتے ہیں۔ کوئی سخاوت کرے تو اس کو ہاتھ ہولا رکھنے کا مشورہ دیتے ہیں اور کوئی کفایت شعاری سے کام لے تو اس کو کنجوس مکھی چوس کہتے ہیں۔ اور طعن کریں گے کہ یہ کمینہ بھی باپ کی طرح چھوڑ کر بے نصیب ہی مرے گا۔ ان دنیا داروں کی بدزبانی سے جب اللہ کے نبی نہ بچ سکے تو اور کون بچے گا۔ تو پیغمبروں کی بات کرتا ہے۔ کیا لوگوں نے خدا کے لیے بیٹے اور بیوی ثابت نہیں کی؟ لہٰذا بچنے کا علاج صرف صبر ہے۔(1)

نصیحت:

جو شخص یہ چاہے کہ مجھے کوئی برا نہ کہے اور میرے بارے میں کوئی



(1)... بوستان سعدی (اردو)، ص181

Www.Fb.Com/SyedKamran786

نامناسب الفاظ نہ بولے تو یہ اس کی بھول ہے۔ جب کئی بدنصیب لوگ اللہ رسول کی شان میں گستاخی کر جاتے ہیں تو پھر میں اور تو کس شمار میں ہیں!!

اللہ پاک ہمیں صبر کی دولت سے مالا مال فرمائے، بے صبری و بے شکری کی نحوست سے محفوظ رکھے۔ راضی برضائے الٰہی رہنے والا اور حرفِ شکایت لب پر نہ لانے والا خوش نصیب ہے۔ اللہ پاک ہمیں صابر و شاکر بنائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلَّی اللہ علیہ وسلَّم

حکایت نمبر29:

فرشتہ ہر سال تیری طرف سے حج کرے گا

حج کا پُر بہار موسم تھا، خوش نصیب حُجّاج اپنی دیرینہ آرزو کی تکمیل کے لئے قافلوں کی صورت میں سوئے حرم رواں دواں تھے۔ جو پہلی مرتبہ جارہے تھے ان کی کیفیت کچھ اور تھی جو بار بار زیارتِ حرمینِ شریفین سے مشرَّف ہوچکے تھے ان کی کیفیت کچھ اور تھی۔ بار بار حاضری دینے کے باوجود دل بھرتا ہی نہیں۔ یہ مُبَارَک سفر ہر سال ہی بہت پیارا ہوتا ہے چاہے کوئی پہلی بار جائے یا بار بار جائے کسی کی بھی محبت و دیوانگی میں کمی نہیں آتی۔ حُجّاج کرام کا ایک قافلہ جب عُرُوسُ البِلاد بغداد شریف پہنچا تو حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مُبَارَک رحمۃ اللہ علیہ کا دل مچلنے لگا، تمنائے زیارت نے دل کو بے چین کر دیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حُجّاج کے قافلے کے ہمراہ جانے کا عزمِ مُصَمَّم (یعنی پختہ ارادہ) کر لیا اور سفر کا ضروری سامان خریدنے کے لئے پانچ سو دینار لے کر

Www.Fb.Com/SyedKamran786

بازار کی جانب روانہ ہو گئے، راستے میں ایک خاتون ملی جس کی حالت بتا رہی تھی کہ یہ غربت وافلاس کا شکار ہے۔ اس خاتون نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے کہا: اے بندۂ خدا! اللہ پاک تجھ پر رحم فرمائے، میں سید زادی ہوں، حوادثاتِ زمانہ کے ہاتھوں مجبور ہو کر دستِ سوال دراز کر رہی ہوں۔ میری چند بیٹیاں ہیں ان بیچاریوں کے پاس تن ڈھانپنے کے لئے کوئی کپڑا نہیں، آج چوتھا دن ہے ہم ماں بیٹیوں میں سے کسی نے ایک لقمہ بھی نہیں کھایا۔

سید زادی کی درد بھری داستان سن کر آپ رحمۃ اللہ علیہ کا دل بھر آیا۔ آپ نے پانچ سو دینار اس کی چادر میں ڈال دیئے اور کہا: اپنے گھر جلدی سے جاؤ اور یہ رقم اپنے استعمال میں لاؤ! اللہ ربُّ العزّت تمہارا حامی وناصر ہو۔ وہ غریب سید زادی حمدِ خداوندی بجالائی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کو دعائیں دیتی ہوئی اپنے گھر روانہ ہو گئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس سال میں حج کو نہ جاسکا، حُجّاج کا قافلہ روانہ ہو گیا اور میں رہ گیا۔ لیکن مجھے اس سید زادی کی مدد کرنے پر ایسا دِلی سکون ملا کہ اس سے قبل کبھی ایسا سکون نہ ملا تھا۔ حج کی سعادت حاصل کرکے حُجّاجِ کرام کے قافلے واپس آرہے تھے۔ جب ہمارا قافلہ آیا تو میں نے دل میں کہا: مجھے اپنے دوستوں سے مل کر انہیں حج کی مبارک باد دینی چاہیے۔

چنانچہ، میں اپنے دوستوں کے پاس گیا، میں اپنے جس بھی حاجی دوست سے مل کر حج کی قبولیت کی دعا اور مُبارَک باد دیتا تو وہ کہتا: اللہ پاک آپ کا حج بھی قبول فرمائے اور آپ کی سعی قبول فرمائے۔ میں جتنے دوستوں سے ملاسب

Www.Fb.Com/SyedKamran786

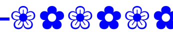
نے مجھے حج کی مبارکباد اور قبولیتِ حج کی دعا دی۔ میں بڑا حیران ہوا اور سوچنے لگا کہ جب میں نے اس سال حج کیا ہی نہیں تو یہ لوگ مجھے کس بات کی مُبَارَک دے رہے ہیں؟ بہر حال میں حیران و متعجب اپنے گھر لوٹ آیا، رات کو سویا تو میری سوئی ہوئی قسمت انگڑائی لے کر جاگ اٹھی۔ ہم غریبوں کے آقا، مدینے والے مصطفیٰ، رسولِ خدا، احمدِ مجتبیٰ صلَّی اللہ علیہ وآلہ وسلَّم اپنا نورانی چہرہ چمکاتے ہوئے تشریف لائے، لبہائے مبارَکہ کو جنبش ہوئی، رحمت کے پھول جھڑنے لگے اور الفاظ کچھ یوں ترتیب پائے:

لوگ جو تجھے حج کی مبارکباد دے رہے ہیں اس پر تعجب نہ کر، تو نے ایک حاجت مند کی مدد کی، مسکین کو غنی کر دیا، میں نے اللہ پاک سے دعا کی، اللہ پاک نے تیری صورت کا ایک فرشتہ پیدا فرمادیا اب وہ ہر سال تیری طرف سے حج کرتا رہے گا، اب اگر تو چاہے تو (نفلی) حج کر چاہے نہ کر۔ (1)

جسے چاہا در پہ بلا لیا جسے چاہا اپنا بنا لیا
یہ بڑے کرم کے ہیں فیصلے یہ بڑے نصیب کی بات ہے

نصیحت:

اللہ ربُّ العزّت نے اس جہاں میں ہر طرح کے لوگ پیدا فرمائے، کسی کو غریب بنایا تو کسی کو امیری عطا کی، کسی کو طاقتور بنایا تو کسی کو کمزور، وہ مالکِ لَمْ یَزَل بے نیاز ہے جو چاہے کرے، ہمیں اس کی رضا پر راضی رہنا چاہئے۔ اس



(1)... عیون الحکایات حصہ 2، ص194

Www.Fb.Com/SyedKamran786

نے ہمیں غرباء وفقراء کی مدد کا حکم دیا ہمیں اپنے خالق کریم کے فرمان پر دل وجان سے عمل کرنا چاہیئے، اگر ہم مستحقین کی امداد کرتے رہیں گے تو اِنْ شَاءَ اللہ ہماری دنیاوآخرت سنور جائے گی۔

اللہ پاک ہمیں دوسروں کا معاون ومددگار بنائے اور ہمیشہ اپنا محتاج رکھے اپنے علاوہ کسی اور کا محتاج نہ کرے۔

نہ محتاج کر تو جہاں میں کسی کا
مجھے مفلسی سے بچا میرے مولیٰ

آمین بجاہ النبی الامین صلَّی اللہ علیہ وسلَّم

حکایت نمبر30:

ہائے میرا دل کہاں ہے؟

دل کی آنکھوں سے اس تحریر کو پڑھیں گے تو رونا بھی آجائے گا امام ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب عیون الحکایات میں ایک واقعہ بیان فرماتے ہوئے لکھتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا ابو الحسن فارسی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے: حضرتِ سیِّدُنا ذُوالنُّوْن مِصْرِی رحمۃ اللہ علیہ کے معتقدین میں سے ایک شخص کی عقل جاتی رہی اور وہ مجنون ہو کر گلی کوچوں میں اس طرح صدائیں لگاتا پھرتا: ہائے! میرا دل کہاں ہے؟ ہائے! میرا دل کہاں ہے؟ کیا کسی کو میرا دل ملا ہے؟ کیا کسی کو میرا دل ملا ہے؟ میرا دل کہاں ہے؟ بچے اس کا مذاق اُڑاتے اور پتھر مارتے۔ ایک دن وہ بچوں سے تنگ آکر ایک گلی میں داخل ہو کر ایک جگہ بیٹھ

Www.Fb.Com/SyedKamran786

گیا، کچھ دیر بعد ایک بچے کے رونے کی آواز سنائی دی، نظر اٹھا کر دیکھا تو ایک چھوٹا سا بچہ زارو قطار رو رہا تھا، اس کی والدہ نے کسی غلطی پر اسے مارا اور ناراض ہو کر گھر سے باہر نکال کر دروازہ بند کر دیا تھا۔ اب وہ چھوٹا سا مُنّا کبھی دروازے کی دائیں جانب جارہا تھا کبھی بائیں جانب لیکن اسے اندر جانے کا کوئی راستہ نظر نہ آرہا تھا۔ بچہ بڑے درد مندانہ انداز میں رو رہا تھا اور اس کی سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ وہ کیا کرے؟ کہاں جائے؟ بالآخر تھک ہار کر اپنے گھر کے دروازے کی چوکھٹ پر گردن رکھ کر لیٹ گیا، لیٹے لیٹے اسے نیند آگئی۔ جب بیدار ہوا تو رونے لگا اور بڑی آہ وزاری کرتے ہوئے یوں التجائیں کرنے لگا:

اے میری پیاری ماں! اگر تو ہی میرے لئے دروازہ بند کر دے گی تو پھر کون میرے لئے اپنا دروازہ کھولے گا؟ جب تو ہی مجھے ٹھکرا دے گی تو کون مجھے اپنے قریب کرے گا؟ میری پیاری ماں! جب تو ہی مجھ سے ناراض ہو گئی تو کون مجھے پیار دے گا؟ میری پیاری ماں! مجھے اپنی آغوشِ رحمت میں لے لے۔

بچے کی آنکھوں سے سَیلِ اشک رواں تھا اور بڑے ہی درد مندانہ انداز میں آہ وزاری کر رہا تھا۔ اپنے جگر کے ٹکڑے کی یہ درد بھری آواز سن کر ماں کا دل بھر آیا، وہ دوڑتی ہوئی اپنے جگر پارے کے پاس آئی تو دیکھا کہ بچے کی آنکھیں آنسوؤں سے تر بَتر تھیں، چہرے پر مٹی لگی ہوئی تھی اور وہ زمین پر سر رکھ کر زار و قطار رو رہا تھا۔ ماں نے فوراً اپنی آغوش میں لے لیا، پیار سے چومنے لگی اور ماما بھری آواز میں کہا: میرے لال! میری آنکھوں کی ٹھنڈک! تُو تو مجھے جان سے بھی زیادہ محبوب ہے تو نے ایسی غلطی کی جس کی وجہ سے مجھے

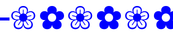
Www.Fb.Com/SyedKamran786

تجھ پر غصہ آیا اور تجھے سختی برداشت کرنی پڑی، میرے لال! اگر تو میری اطاعت وفرمانبرداری کرتا تو ہرگز میری طرف سے تجھے ناپسندیدہ بات نہ پہنچتی۔

وہ مجنون، ماں بیٹے کی باتیں سن رہا تھا، جب اس نے ماں کی بیٹے پر شفقت دیکھی تو اسے وجد آگیا وہ کھڑا ہو گیا اور زور زور سے چیخنے لگا۔ چیخ وپکار سن کر لوگ اس کے گرد جمع ہو گئے اور وجہ پوچھی تو مجنون نے کہا: مجھے میرا دل مل گیا ہے۔ مجھے میرا دل مل گیا ہے۔ جب اس نے حضرتِ سیِّدُنا ذُوالنُّون مِصرِی رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا تو کہا: حضور! مجھے میرا کھویا ہوا دل مل گیا ہے، فلاں گلی فلاں مکان کے پاس مجھے میرا دل مل گیا۔ پھر اس نے ماں بیٹے والا واقعہ سنایا۔ جب بھی وہ مجنون یہ واقعہ سناتا اس پر وجد طاری ہو جاتا، گویا ماں بیٹے کی محبت دیکھ کر اسے اللہ کی مخلوق پر رحمتیں وعنایتیں یاد آجاتیں۔(1)

نصیحت:

اس رِقّت انگیز حکایت میں ہماری اصلاح کے لئے بے شمار انمول ہیرے ہیں، بچے کی کسی غلطی پر ماں نے ناراض ہو کر اسے گھر سے باہر نکال دیا تو وہ چھوٹا سا مُنّا ماں کی ناراضگی ودوری لمحہ بھر کے لئے بھی برداشت نہیں کر سکا۔ گھر کے دروازے پر سر رکھ کر روتا رہا اسے اپنی ماں کی رحمت و شفقت سے امید تھی کہ وہ ضرور بلالے گی میری غلطی کو معاف کر کے مجھے اپنے دامن



1... عیون الحکایات حصہ 2، ص192

Www.Fb.Com/SyedKamran786

میں چھپالے گی، بالآخر بچے کی گریہ وزاری دیکھ کر ماں نے اسے اپنی مامتا بھری گود میں اٹھالیا اور اس کی خطا کو معاف کر دیا۔ ہمارا پروردگار جو ہم پر ستر ماؤں سے بھی زیادہ مہربان ور حیم ہے وہ ہم سے کتنی محبت کرتا ہوگا۔

ہم ایسا کام نہ کریں

ہمیں بھی چاہئے کہ کوئی بھی ایسا کام نہ کریں جس میں ہمارے پاک پروردگار کی نافرمانی ہو پھر بھی بتقضائے بَشرِیَّت جب بھی کوئی خطا سرزد ہو فوراً اس رحیم وکریم پروردگار کی بارگاہ میں سجدہ رَیز ہو کر رورو کر اپنے پروردگار کو راضی کرلینا چاہئے۔ خدا کی قسم! اگر خدا نخواستہ وہ مالکِ حقیقی ہم سے ناراض ہوگیا تو ہم کہیں کے بھی نہ رہیں گے، دُنیا وآخرت تباہ وبرباد ہوجائے گی۔ ہمیں اپنے پیارے، رحیم وکریم، ستار وغفار رب کریم سے اُمیدِ واثق ہے کہ وہ مولیٰ کریم ہماری خطاؤں کو ضرور معاف فرمائے گا اور اپنی رحمت کے سائے میں ضرور جگہ عطا فرمائے گا۔ جو اس پر بھروسہ کرتا ہے وہ کبھی مایوس نہیں ہوتا، وہ اتنا عطا فرماتا ہے کہ عقلیں اس کی عطاؤں کا اِدراک نہیں کر سکتیں۔

ہم اپنے پاک پروردگار کی بارگاہ میں دعاگو ہیں کہ وہ ہمیں ہمیشہ اپنی ناراضگی سے بچائے رکھے اور اپنی رضا والے اعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلَّی اللہ علیہ وسلَّم

عفو کر اور سدا کے لئے راضی ہو جا
یہ کرم کردے تو جنت میں رہوں گا یا رب!

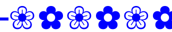
Www.Fb.Com/SyedKamran786

حکایت نمبر31:

حرام کھانے اور مال کی نحوست

حضرتِ سیِّدُنا عباد خوَّاص رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے: ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا موسیٰ کلیم اللہ علیٰ نبیناوعلیہ الصلوٰۃ والسلام کسی مقام سے گزرے تو دیکھا کہ ایک شخص ہاتھ اٹھائے رو رو کر بڑے رِقّت انگیز انداز میں مصروفِ دعا تھا۔ حضرت سیِّدُنا موسیٰ کلیم اللہ علیٰ نبیناوعلیہ الصلوٰۃوالسلام اسے دیکھتے رہے پھر بارگاہِ خدا میں عرض گزار ہوئے: اے میرے رحیم و کریم پروردگار! تو اپنے اس بندے کی دعا کیوں نہیں قبول کررہا؟ اللہ کریم نے آپ علیہ السلام کی طرف وحی نازل فرمائی: اے موسیٰ! اگر یہ شخص اتنا روئے، اتنا روئے کہ اس کا دم نکل جائے اور اپنے ہاتھ اتنے بلند کرلے کہ آسمان کو چھولیں تب بھی میں اس کی دُعا قبول نہ کروں گا۔ حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ کلیم اللہ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃوالسلام نے عرض کی: میرے مولیٰ! اس کی کیا وجہ ہے؟ ارشاد ہوا: یہ حرام کھاتا اور حرام پہنتا ہے اور اس کے گھر میں حرام مال ہے۔ (1)

اللہ کریم ہمیں حرام مال، حرام کام اور تمام گناہوں سے محفوظ رکھے۔ برائیوں، برے اور گمراہ لوگوں سے ہماری حفاظت فرمائے۔ رزقِ حلال کمانے اور حلال کھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلَّی اللہ علیہ وسلَّم



1... عیون الحکایات حصہ 2، ص196

Www.Fb.Com/SyedKamran786

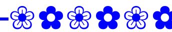
حکایت نمبر32:

نابینا تاجر کی خوشی

مشہور ہے کہ کسی تاجر نے ایک جگہ اپنے سو(100) دینار دبا دیئے۔ اس کے پڑوسی نے اسے دیکھ لیا اور موقعہ ملتے ہی ساری رقم نکال کر اپنے گھر لے گیا۔ تاجر نے جب اپنی رقم نہ پائی تو خوب رویا اور پریشان ہوا۔ جب بڑھاپا آیا تو اس کی بینائی چلی گئی اور وہ شدید محتاج ہو گیا۔ جب پڑوسی کی موت قریب آئی تو اسے حساب کا خوف لاحق ہوا، اس نے وقت کی نزاکت کو سمجھتے ہوئے سو دینار اس نابینا کو دے دیئے۔ نابینا کو سارا واقعہ معلوم ہوا تو وہ مال ملنے پر اتنا خوش ہوا کہ پہلے کبھی اتنا خوش نہ ہوا تھا۔ اس نے اللہ پاک کا شکر بجالاتے ہوئے کہا: تمام تعریفیں اللہ پاک کے لئے ہیں جس نے مجھے وہ چیز عطا فرمائی جس کا میں شدید محتاج تھا۔ اے کاش! اس دن مجھ سے سارا مال لے لیا گیا ہوتا اور آج لوٹا دیا جاتا کیونکہ آج کے دن میں اس کا زیادہ محتاج ہوں۔ (1)

نصیحت:

جو شخص یہ جانتا ہے کہ اسے ایک ایسے دن کا سامنا ضرور کرنا پڑے گا جس میں اچھے اعمال کی طرف بہت زیادہ محتاجی ہو گی تو اسے چاہیئے کہ وہ اعمالِ صالحہ کا ذخیرہ کر لے۔



1... عیون الحکایات حصہ 2، ص406

Www.Fb.Com/SyedKamran786

حکایت نمبر33:

ولی کی برکت سے پاگل ٹھیک ہو گیا

بزرگان دین کی کرامتوں کا تذکرہ ایک ایسا مؤثر اوردلکش مضمون ہے کہ اس سے روح کی بالیدگی، قلب میں نور ایمان اوردل ودماغ کے گوشہ گوشہ میں ایمانی تجلیوں کا سامان پیدا ہو جاتا ہے۔ جس سے اہل ایمان کی اسلامی رگوں میں ایک طوفانی لہراوربدن کی بوٹی بوٹی میں جوش اعمال کا ایک عرفانی جذبہ ابھرتا محسوس ہوتا ہے۔

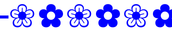
محدث ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب صفۃ الصفوۃ میں ادریس بن ابی خولہ رحمۃ اللہ علیہ کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

حضرت سیّدُنا سہل بن عبداللہ رحمۃاللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ پاک کے ایک ولی شدید بیمار ہوگئے۔جب لوگوں نے دیکھا تو اکثر کہنے لگے: ان کو تو جنون ہو گیاہے۔جب یہ بات لوگوں میں عام ہو گئ تو کچھ لوگوں نے عرض کی:ہم آپ کا علاج کرناچاہتے ہیں۔ توانہوں نے فرمایا:اے لوگو! جان لو! میرے پاس ایساطبیب ہے کہ اگر میں اسے علاج کے لئے عرض کروں تو وہ میرا علاج کر دے لیکن میں اس سے درخواست نہیں کروں گا۔ ان سے دریافت کیا گیا:آپ علاج کیوں نہیں کراتے حالانکہ آپ کو دوا کی شدید حاجت ہے ؟تو انہوں نے ارشاد فرمایا:میں ڈرتاہوں کہ اگر میں اس بیماری سے شفاپاگیاتو کہیں سرکشی میں نہ پڑجاؤں۔لوگوں نے عرض کی:ہمارے ہاں ایک پاگل رہتاہے، آپ اپنے اس طبیب سے پوچھیں کہ کیاوہ اس کا علاج کر

Www.Fb.Com/SyedKamran786

سکتا ہے؟ تو اللہ پاک کے اس نیک بندے نے جواب دیا: ہاں! وہ کر سکتا ہے۔ تم اس مجنون کو لے آؤ۔ لوگ اس کو لے آئے، اس کی گردن میں بیڑیاں پڑی ہوئی تھیں اور بہت بھاری زنجیروں سے ہاتھوں کو گردن کے ساتھ باندھ دیا گیا تھا۔ اس کی بیماری شدید تھی۔ اس اللہ کے ولی نے لوگوں سے فرمایا: مجھے اور اسے تنہا چھوڑ دو۔ چنانچہ، اُن جاہل لوگوں نے مجنون کے ہاتھوں کو کھول دیا اور اُس گھر میں اکیلا داخل کر دیا جس میں اللہ پاک کے ولی رہتے تھے۔ پھر دروازہ بند کر دیا اور گمان کرنے لگے کہ یہ پاگل ان کے ساتھ کوئی ناپسندیدہ حرکت کریگا۔ تھوڑی دیر بعد جب لوگوں نے آواز دی تو مجنون نے ان کو جواب دیا اور باہر نکل کر سلام کیا اور ایک سمجھ دار آدمی کی طرح گفتگو کی اس حال میں کہ وہ شدید رو رہا تھا۔ لوگوں نے پوچھا: بتاؤ، کیا معاملہ ہوا؟ تو وہ کہنے لگا: میں اس شخص کے پاس گیا اور تم لوگ جانتے ہو کہ میں پاگل تھا۔ اس نے مجھے اپنے بالکل قریب کیا اور ایک ہاتھ میرے سینے پر پھیرا اور دوسرا میرے سر پر پھیرا۔ پھر میں نے عافیت محسوس کی اور میرا جنون ختم ہو گیا۔ لوگوں نے کہا: چلو، ہمیں اس کے پاس لے چلو تاکہ ہم اس سے دعا کی درخواست کریں۔ جب وہ لوگوں کو لے کر اندر داخل ہوا تو دیکھا کہ وہ بزرگ وہاں موجود ہی نہ تھے، اللہ پاک نے ان کو لوگوں کی نظروں سے چھپا لیا تھا۔

حضرت سیِّدُنا سہل بن عبد اللہ رحمۃاللہ علیہ فرماتے ہیں کہ وہ بزرگ بیتُ المقدَّس سے تشریف لائے تھے اور ان کا نام ادریس بن ابی خولہ رحمۃاللہ علیہ تھا۔(1)



(1) ... صفۃُ الصفوۃ، 2/395، رقم: 772

Www.Fb.Com/SyedKamran786

حکایت نمبر34:

کٹے ہوئے ہاتھ واپس جڑ گئے

حضرت سیدنا عکرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک ملک کا بادشاہ بہت ظالم اور کنجوس تھا۔اس نے اپنے ملک میں یہ اعلان کر دیا کہ کوئی بھی شخص کسی فقیر یا مسکین پر کوئی چیز صدقہ نہ کرے، کوئی کسی غریب کی مدد نہ کرے۔اگر کسی نے ایسا کیا تو میں اس کا ہاتھ کاٹ دوں گا۔

یہ خبر سن کر لوگوں میں سنسنی پھیل گئی،اب ہر کوئی صدقہ دینے سے ڈرنے لگا۔ایک دن ایک فقیر مجبور ہو کر ایک عورت کے پاس آیا اور اس سے کہا:اللہ پاک کی رضا کی خاطر مجھے کوئی چیز کھانے کے لئے دو۔تو وہ عورت بولی: ہمارے ملک کے بادشاہ نے اعلان کیا ہے کہ جو کوئی کسی کو صدقہ دے گا اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا،اب میں تمہیں کس طرح کوئی چیز دوں؟ فقیر نے کہا:تم مجھے اللہ پاک کی رضا کی خاطر کوئی کھانے کی چیز دے دو۔عورت کو اس فقیر پر بہت ترس آیا اور اس نے بادشاہ کی ناراضگی اور سزا کی پرواہ کئے بغیر اللہ پاک کی رضا کے لئے اس فقیر کو دو روٹیاں دے دیں۔فقیر روٹیاں لے کر دعائیں دیتا ہوا وہاں سے چلا گیا۔

جب بادشاہ کو معلوم ہوا کہ فلاں عورت نے میرے حکم کی خلاف ورزی کی ہے تو اس نے عورت کی طرف اپنے سپاہی بھیجے اور عورت کے دونوں ہاتھ کاٹ دیئے گئے۔کچھ عرصہ بعد بادشاہ نے اپنی والدہ سے کہا: مجھے کسی ایسی

Www.Fb.Com/SyedKamran786

عورت کے بارے میں بتاؤ جو سب سے زیادہ حسین و جمیل ہو تا کہ میں اس سے شادی کروں۔ تو اس کی والدہ نے اسے بتایا: ہمارے ملک میں ایک ایسی خوبصورت اور بے مثال حسن و جمال کی پیکر عورت رہتی ہے کہ میں نے آج تک اس جیسی حسین و جمیل عورت نہیں دیکھی لیکن اس میں ایک بہت بڑا عیب ہے، بادشاہ نے پوچھا: اس میں کیا عیب ہے؟ اس کی والدہ نے جواب دیا: اس کے دونوں ہاتھ کٹے ہوئے ہیں۔

بادشاہ نے سپاہیوں کو حکم دیا کہ فلاں عورت کو میرے پاس حاضر کیا جائے۔ چند سپاہی گئے اور اسی عورت کو بادشاہ کے پاس لے آئے جس کے ہاتھ فقیر کو روٹیاں دینے کی وجہ سے کاٹ دیئے گئے تھے۔ جب بادشاہ نے اس عورت کو دیکھا تو اس کے حسن و جمال نے بادشاہ کو حیرت میں ڈال دیا۔ بادشاہ نے اس سے کہا: کیا تم مجھ سے شادی کرنا چاہتی ہو؟ عورت نے کہا: مجھے کوئی اعتراض نہیں اگر تم مجھ سے شادی کرنا چاہو تو مجھے منظور ہے۔ چنانچہ ان دونوں کی شادی بڑی دھوم دھام سے ہوئی، جشن منایا گیا اور اس طرح وہ ہنسی خوشی زندگی گزارنے لگے۔

بادشاہ کی دوسری بیویوں کو اس عورت سے حسد ہو گیا اور وہ دن رات حسد کی آگ میں جلنے لگیں، ان کے دل میں یہ بات بیٹھ گئی کہ بادشاہ اب ہمیں اِتنی وقعت نہیں دیتا جتنی اس غریب و نادار نئی دلہن کو دیتا ہے۔

چنانچہ وہ ہر وقت اسی فکر میں رہتیں کہ کسی طرح اس نئی دلہن کو بادشاہ کی نظروں سے گرا دیا جائے لیکن وہ اپنے اس مذموم اِرادے میں کامیاب نہ

Www.Fb.Com/SyedKamran786

ہو سکیں۔ پھر اچانک بادشاہ کسی محاذ پر روانہ ہو گیا اور وہاں اسے کافی دن دشمنوں سے لڑنا پڑا۔ بادشاہ کی بیویوں کو یہ بہت اچھا موقع مل گیا۔ انہوں نے بادشاہ کو خط لکھا کہ تمہارے پیچھے سے تمہاری نئی دلہن نے تمہاری عزت کو داغ دار کر دیا ہے اور وہ بدکارہ ہو گئی ہے اور اس بدکاری کے نتیجہ میں اس کے ہاں بچہ بھی پیدا ہوا ہے۔ جب بادشاہ کو یہ خط ملا تو وہ آگ بگولا ہو گیا۔ اس نے فوراً اپنے قاصد کو یہ پیغام دے کر اپنی والدہ کے پاس بھیجا کہ اس بدکارہ عورت کو اس کے بچے سمیت میرے ملک سے نکال دو، اس کے گلے میں کپڑا باندھ کر بچہ اس میں ڈال دو اور انہیں کسی جنگل میں چھوڑ دو۔

جب اس کی والدہ کو یہ پیغام ملا تو اس نے ایسا ہی کیا اور اس کے گلے میں کپڑا ڈال کر بچہ اس میں ڈال دیا پھر اسے ملک سے دور ایک جنگل میں چھوڑ دیا گیا۔ اب وہ بیچاری تنہا جنگل میں رہ گئی لیکن اسے اپنے رب کریم سے کسی قسم کا کوئی شکوہ نہ تھا، وہ تو اس کی رضا پر راضی تھی۔ وہ بیچاری اسی طرح جنگل میں گھومتی رہی، پیاس کی شدت نے اسے پریشان کر رکھا تھا بالآخر اسے دور ایک نہر نظر آئی وہ نہر پر گئی اور جیسے ہی پانی پینے کے لئے جھکی تو اس کا بچہ گہرے پانی میں جا گرا اور ڈوبنے لگا۔

جب عورت نے اپنے بچے کو ڈوبتا دیکھا تو وہ رونے لگی۔ اتنے میں اس کے پاس دو خوبصورت نوجوان آئے اور اس عورت سے پوچھا: تم کیوں رو رہی ہو؟ اس نے کہا: میں پانی پینے کے لئے جھکی تو میرا بیٹا اس نہر میں گر کر ڈوب گیا، میں اسی کے غم میں رو رہی ہوں۔ ان خوبصورت نوجوانوں نے پوچھا: کیا

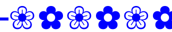
Www.Fb.Com/SyedKamran786

تُو چاہتی ہے کہ ہم تیرے بچے کو نکال لائیں؟ عورت نے بے تاب ہو کر کہا: ہاں! میں چاہتی ہوں کہ اللہ پاک مجھے میرا بچہ واپس لوٹا دے۔

ان نوجوانوں نے دعا کی اور اس کا بچہ نکال کر اسے دے دیا۔ پھر انہوں نے پوچھا: اے رحم دل عورت! کیا تُو چاہتی ہے کہ تیرے ہاتھ تجھے واپس کر دیئے جائیں اور تُو ٹھیک ہو جائے؟ اس نے کہا: ہاں! میں چاہتی ہوں۔ چنانچہ ان دونوں نوجوانوں نے دعا کی اور اس کے دونوں ہاتھ بالکل ٹھیک ہو گئے۔ عورت نے اللہ پاک کا شکر ادا کیا اور حیران کُن نظروں سے ان نوجوانوں کو دیکھنے لگی جن کی برکت سے اسے ڈوبا ہوا بچہ بھی مل گیا اور اس کے ہاتھ بھی اسے لوٹا دیئے گئے۔ پھر ان نوجوانوں نے پوچھا: اے عظیم عورت! کیا تُو جانتی ہے کہ ہم کون ہیں؟ عورت نے کہا: میں آپ کو نہیں پہچانتی۔ عورت کا یہ جواب سن کر انہوں نے کہا: ہم تیری وہی دو روٹیاں ہیں جو تُو نے ایک مجبور سائل کو دی تھیں۔ (1)

نصیحت:

سبحان اللہ! اس حکایت میں ہمارے لئے کیسی کیسی نصیحتیں ہیں کہ اللہ پاک کی رضا کی خاطر جو نیک عمل کیا جاتا ہے وہ کبھی رائیگاں نہیں جاتا، آخرت میں تو اس کا اَجر ملتا ہی ہے لیکن دنیا میں بھی اس کے ثمرات ظاہر ہوتے ہیں، جس طرح اس عظیم عورت کے ساتھ ہوا کہ دنیا ہی میں اس کو نیکی کا بدلہ مل



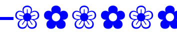
(1)... عیون الحکایات حصہ 1، ص228

Www.Fb.Com/SyedKamran786

گیا۔ لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ اپنا ہر عمل اللہ کی رضا کی خاطر کریں۔ جو عمل اللہ کی رضا کی خاطر کیا جاتا ہے وہ کبھی رائیگاں نہیں جاتا۔ اللہ پاک اپنے بندوں پر بہت مہربان ہے، وہ اپنی رحمت سے کسی کو مایوس نہیں کرتا۔ اس حکایت سے یہ بھی درس ملا کہ جو کسی کے ساتھ بھلا کرتا ہے اس کے ساتھ بھی بھلا ہوتا ہے۔ اس کی بھرپور مدد کی جاتی ہے اور اسے مایوس نہیں کیا جاتا۔ اور ہمیں اس حکایت سے راہ خدا میں خرچ کرنے کی اہمیت بھی معلوم ہوئی راہ خدا میں خرچ کرنا بہت بڑی سعادت ہے۔ جابجا قرآن پاک میں اس کی ترغیب اور فضائل موجود ہیں۔ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ، باعثِ نزولِ سکینہ، صاحبِ معطر پسینہ، فیض گنجینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی اپنے ارشاداتِ عالیہ میں صدقہ کے فضائل بیان فرمائے اور موقع بموقع مسلمانوں کو ترغیب دلائی کہ وہ ہر حال میں صدقہ ادا کرتے رہیں چنانچہ کچھ احادیثِ مبارکہ نقل کی جاتی ہیں جن سے صدقات کے فضائل واہمیت کے بارے میں بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

(1) بیشک صدقہ رب کریم کے غضب کو بجھاتا اور بُری موت کو دفع کرتا ہے۔[1]

(2) صدقہ بُرائی کے ستّر دروازے بند کرتا ہے۔[2]



❶ ... سنن الترمذی، 2/146، حدیث: 664

❷ ... فردوس الاخبار، 2/35، حدیث: 3651

Www.Fb.Com/SyedKamran786

(3)صدقہ گناہ کو مٹا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھا دیتا ہے۔[1]

(4)بے شک مسلمان کا صدقہ عمر کو بڑھاتا ہے اور بُری موت کو روکتا ہے۔[2]

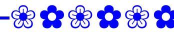
(5)اللہ پاک کے ساتھ، اس کی یاد اور خفیہ و ظاہر صدقہ کی کثرت سے اپنی نسبت درست کرو، تو تم روزی اور مدد دیئے جاؤ گے اور تمہاری بگڑیاں سنور جائیں گی۔[3]

(6)صدقہ ستّر قسم کی بلاؤں کو روکتا ہے جن میں آسان تر بلا، بدن بگڑنا اور سفید داغ ہیں۔[4]

(7)دوزخ سے بچو اگرچہ آدھا چھوہارا دے کر کہ وہ ٹیڑھے پن کو سیدھا اور بُری موت کو دور کرتا ہے۔[5]

(8)صبح کے صدقے آفات کو دور کر دیتے ہیں۔[6]

(9)بے شک صدقہ اور صلہ رحم، ان دونوں سے اللہ پاک عمر بڑھاتا ہے اور بُری موت کو دفع کرتا ہے اور مکروہ اور اندیشہ کو دُور کرتا ہے۔[7]



1 ... سنن الترمذی، 2/118، حدیث: 614

2 ... فردوس الاخبار، 2/35، حدیث: 3578

3 ... سنن ابن ماجہ، 2/5، حدیث: 1081

4 ... تاریخ البغداد، 8/204

5 ... مسند ابی یعلی، 1/57، حدیث: 80

6 ... فردوس الاخبار، 2/35، حدیث: 3653

7 ... مسند ابی یعلیٰ، 3/398، حدیث: 4090

Www.Fb.Com/SyedKamran786

(10) صبح سویرے صدقہ دو کہ بلا صدقہ سے آگے قدم نہیں بڑھاتی۔[1]

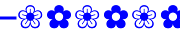
(11) بھلائیوں کے کام بُری موتوں سے بچاتے ہیں اور پوشیدہ خیرات رب کا غضب بجھاتی ہے اور رشتہ داروں سے اچھا سلوک عمر میں برکت ہے اور ہر نیکی صدقہ ہے اور دنیا میں احسان والے، وہی آخرت میں احسان پائیں گے اور دنیا میں بدی والے وہی آخرت میں بدی دیکھیں گے اور سب میں پہلے جو جنت میں جائیں گے وہ نیک برتاؤ والے ہیں۔[2]

اللہ کریم ہمیں اپنی راہ میں خرچ کرنے اور ہمیں اپنے مسلمان بھائیوں پر خوب شفقت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ایک دوسرے کی مدد کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حکایت نمبر35:

پانی کے ایک پیالے کی قیمت

محمد بن عَمرو بن خالد کو ان کے والد نے بتایا: ایک مرتبہ خلیفہ ہارون الرشید رحمۃُ اللہ علیہ نے شَعْبانُ الْمُعَظَّم کے آخر میں حضرتِ سیّدُنا محمد بن سَمّاک رحمۃُ اللہ علیہ کو اپنے پاس بلوایا، جب آپ رحمۃ اللہ علیہ شاہی دربار میں پہنچے تو یحیی بن خالد نے کہا: کیا آپ جانتے ہیں کہ امیر المؤمنین نے آپ کو کیوں بلوایا ہے؟ فرمایا: مجھے نہیں معلوم۔ یحیی نے کہا: امیر المؤمنین تک آپ کے متعلق یہ



1 ... المعجم الاوسط، 4/180، حدیث:5643

2 ... المعجم الاوسط، 4/311، حدیث:6086

Www.Fb.Com/SyedKamran786

خبر پہنچی ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ ہر عام وخاص کے لئے بہت اچھی دعا فرماتے ہیں۔اسی لئے آپ کو بلایا گیا ہے۔

فرمایا: امیر المؤمنین کو میرے متعلق جو بات پہنچی ہے وہ صرف اس لئے ہے کہ اللہ پاک نے میری پردہ پوشی فرمائی۔ اگر میرا ستّار وغفار پروردگار میری پردہ پوشی نہ فرماتا تو مجھے عزت وعظمت کا لباس نہ ملتا۔ اے امیر المؤمنین !اللہ نے میرے عیوب پر پردہ ڈال رکھا ہے۔اسی پردہ پوشی نے مجھے تمہارے سامنے لا بٹھایا ہے۔ اے امیر المؤمنین ! بخدا! میں نے تم سے بڑھ کر کوئی حسین نہیں دیکھا۔ خدارا! تم اپنے چہرے کو جہنم کی آگ میں ہر گز نہ جلانا۔ حضرتِ سیّدُنا ابن سَمّاک رحمۃُ اللہ علیہ جیسے مخلص اور خوفِ خدا رکھنے والے مبلّغ کی زبانی یہ حکمت بھری باتیں سُن کر خلیفہ ہارون الرشید رحمۃُ اللہ علیہ نے زور زور سے رونا شروع کر دیا اور کافی دیر تک روتے رہے۔ ان کے پاس پانی کا پیالہ لایا گیا۔ جب انہوں نے پینا چاہا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اے امیر المؤمنین ! پانی پینے سے پہلے میری ایک بات سُن لیجئے۔ خلیفہ رُک گیا اور کہا: فرمایئے ! آپ کیا کہنا چاہتے ہیں۔ فرمایا: اگر یہ پانی کا پیالہ آپ سے روک دیا جائے اور اس قیمت پر دیا جائے کہ آپ دنیا اور جو کچھ اس میں ہے سب کچھ دے دیں، تو آپ کیا کریں گے ؟ امیر المؤمنین نے کہا: میں سب کچھ دے کر پانی حاصل کروں گا۔ فرمایا: اچھا اب پانی پی لو، اللہ تمہیں برکتیں عطا فرمائے۔جب امیر المؤمنین پانی پی چکے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اگر یہ پانی

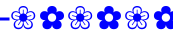
Www.Fb.Com/SyedKamran786

آپ کے جسم سے باہر نہ نکلے اور پیشاب بند ہو جائے تو کیا اس مرض سے نجات پانے کے لئے آپ ساری دنیا مع سازوسامان فدیہ دینے کو تیار ہو جائیں گے؟ کہا: ہاں! میں ساری سلطنت دے کر بھی اپنا علاج کراؤں گا۔ فرمایا: اے امیر المؤمنین! اس چیز پر کیا اِترانا جس سے پانی کا ایک پیالہ بھی بہتر ہے۔

خلیفہ ہارون الرشید رحمۃ اللہ علیہ نے جب فکرِ آخرت دلانے والا یہ جملہ سُنا تو رونے لگے پھر یہ رونا بڑھتا ہی گیا۔ یحیٰی بن خالد نے کہا: اے ابن سَمّاک رحمۃ اللہ علیہ! آپ نے امیر المؤمنین کو تکلیف میں مبتلا کر دیا ہے۔ فرمایا: اے یحیٰی! خبر دار! اپنے آپ کو بچانا! کہیں دنیا کا عیش وآرام تمہیں دھوکے میں نہ ڈال دے۔ یہ کہہ کر آپ رحمۃ اللہ علیہ واپس چلے آئے۔[1]

نصیحت:

دنیا کی چند روزہ فانی زندگی پر کیا اِترانا، اس کی رنگینیاں اور بہاریں بہت جلد ختم ہونے والی ہیں۔ دنیا بڑی بے وفا ہے یہ کسی کے ساتھ وفا نہیں کرتی۔ جس نے بھی دنیا کی حقیر دولت سے دل لگایا وہ حقیقی سکون و آرام کی دولت سے محروم ہی رہا۔ عقل مند و سمجھ دار وہی ہے جو دنیا میں رہتے ہوئے اس کی تباہ کاریوں سے اپنے آپ کو بچائے اور ہمہ وقت آخرت کی تیاری میں مشغول رہے اور ایسے لوگوں کی صحبت اختیار کرے جن کے دلوں میں خوفِ خدا اور عشقِ مصطفٰی صلَّی اللہ علیہ وآلہ وسلَّم کی شمع فروزاں ہے۔ اِنْ شَآءَاللہ چند ہی دنوں



1 ... عیون الحکایات حصہ 2، ص266

Www.Fb.Com/SyedKamran786

میں سکونِ قلبی کی دولت نصیب ہو جائے گی۔

باغِ جنت میں محمد مسکراتے جائیں گے
پھول رحمت کے جَھڑیں گے ہم اُٹھاتے جائیں گے
خُلد میں ہو گا ہمارا داخلہ اس شان سے
یا رسول اللہ کا نعرہ لگاتے جائیں گے

حکایت نمبر36

حسد کرنے والے کا انجام

حضرت سیدنا بکر بن عبد اللہ المزنی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے: ایک شخص کی عادت تھی کہ وہ بادشاہوں کے درباروں میں جاتا اور ان کے سامنے اچھی اچھی باتیں کرتا بادشاہ خوش ہو کر اسے اِنعام واِکرام سے نوازتے اور اس کی خوب حوصلہ افزائی کرتے۔

ایک مرتبہ وہ ایک بادشاہ کے دربار میں گیا اور اس سے اجازت چاہی کہ میں کچھ باتیں عرض کرنا چاہتا ہوں۔ بادشاہ نے اجازت دی اور اسے اپنے سامنے کُرسی پر بٹھایا اور کہا: اب جو کہنا چاہتے ہو کہو۔ اس شخص نے کہا: محسن کے ساتھ احسان کر اور جو برائی کرے اس کی برائی کا بدلہ اسے خود ہی مل جائے گا۔ بادشاہ اس کی یہ بات سن کر بہت خوش ہوا اور اسے انعام واکرام سے نوازا۔ یہ دیکھ کر بادشاہ کے ایک درباری کو اس شخص سے حسد ہو گیا اور وہ دل ہی دل میں کڑھنے لگا کہ اس عام سے شخص کو بادشاہ کے دربار میں اتنی

Www.Fb.Com/SyedKamran786

عزت اور اِتنا مقام کیوں حاصل ہو گیا بالآخر وہ حسد کی بیماری سے مجبور ہو کر بادشاہ کے پاس گیا اور بڑے خوشامدانہ انداز میں بولا: بادشاہ سلامت! ابھی جو شخص آپ کے سامنے گفتگو کرکے گیا ہے اگرچہ اس نے باتیں اچھی کی ہیں لیکن وہ آپ سے نفرت کرتا ہے اور کہتا ہے کہ بادشاہ کو گندہ دہنی (یعنی منہ سے بدبُو آنے) کا مرض لاحق ہے۔

جب بادشاہ نے یہ سنا تو پوچھا: تمہارے پاس کیا ثبوت ہے کہ وہ میرے بارے میں ایسا گمان رکھتا ہے؟ وہ حاسد بولا: حضور! اگر آپ کو میری بات پر یقین نہیں آتا تو آپ آزما کر دیکھ لیں، اسے اپنے پاس بلائیں جب وہ آپ کے قریب آئے گا تو اپنی ناک پر ہاتھ رکھ لے گا تاکہ اسے آپ کے منہ سے بدبُو نہ آئے۔ یہ سن کر بادشاہ نے کہا: تم جاؤ جب تک میں اس معاملہ کی تحقیق نہ کرلوں اس کے بارے میں کوئی فیصلہ نہیں کروں گا۔

چنانچہ وہ حاسد دربارِ شاہی سے چلا آیا اور اس شخص کے پاس پہنچا جس سے وہ حسد کرتا تھا۔ اسے کھانے کی دعوت دی، اس نے حاسد کی دعوت قبول کی اور اس کے ساتھ چل دیا۔ حاسد نے اسے جو کھانا کھلایا اس میں بہت زیادہ لہسن ڈال دیا۔ اب اس شخص کے منہ سے لہسن کی بدبُو آنے لگی بہر حال وہ اپنے گھر آگیا۔ ابھی تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ بادشاہ کا قاصد آیا اور اس نے کہا: بادشاہ نے آپ کو ابھی دربار میں بلایا ہے۔ وہ شخص قاصد کے ساتھ دربار میں پہنچا۔ بادشاہ نے اسے اپنے سامنے بٹھایا اور کہا: ہمیں وہی کلمات سناؤ جو تم سنایا کرتے ہو۔ اس شخص نے کہا: مُحسِن کے ساتھ احسان کر اور جو برائی کرے

Www.Fb.Com/SyedKamran786

گا اسے برائی کا بدلہ خود ہی مل جائے گا۔

جب اس نے اپنی بات مکمل کرلی تو بادشاہ نے اس سے کہا: میرے قریب آؤ۔ وہ بادشاہ کے قریب گیا تو اس نے فوراً اپنے منہ پر اپنا ہاتھ رکھ لیا تاکہ لہسن کی بدبُو سے بادشاہ کو تکلیف نہ ہو۔ جب بادشاہ نے یہ صورتحال دیکھی تو اپنے دل میں کہا کہ اس شخص نے ٹھیک ہی کہا تھا کہ میرے متعلق یہ شخص گمان رکھتا ہے کہ مجھے گندہ دہنی (یعنی منہ سے بدبُو آنے) کی بیماری ہے۔ بادشاہ اس شخص کے بارے میں بدگمانی کا شکار ہوگیا اور بلا تحقیق اس نے فیصلہ کرلیا کہ اس شخص کو سخت سزا ملنی چاہئے۔ چنانچہ اس نے اپنے گورنر کے نام اس طرح خط لکھا: اے گورنر! جیسے ہی یہ شخص تمہارے پاس پہنچے اسے ذبح کردینا اور اس کی کھال اُتار کر اس میں بھوسا بھر دینا اور اسے ہمارے پاس بھجوا دینا۔ پھر بادشاہ نے خط پر مہر لگائی اور اس شخص کو دیتے ہوئے کہا: یہ خط لے کر فلاں علاقے کے گورنر کے پاس پہنچ جاؤ۔

بادشاہ کی عادت تھی کہ جب بھی وہ کسی کو کوئی بڑا اِنعام دینا چاہتا تو کسی گورنر کے نام خط لکھتا اور اس شخص کو گورنر کے پاس بھیج دیتا وہاں اسے خوب اِنعام واِکرام سے نوازا جاتا۔ کبھی بھی بادشاہ نے سزا کے لئے کسی کو خط نہ لکھا تھا۔ آج پہلی مرتبہ بادشاہ نے کسی کو سزا دینے کے لئے گورنر کے نام خط لکھا ورنہ اس بادشاہ کے بارے میں مشہور تھا کہ جب کسی کو اِنعام دیتا تو اسے گورنر کے پاس بھیجتا۔ بہرحال یہ شخص خط لے کر دربار شاہی سے نکلا اس بیچارے کو کیا معلوم کہ اس خط میں میری موت کا حکم ہے۔ یہ شخص خط لے کر گورنر کے

Www.Fb.Com/SyedKamran786

پاس جارہا تھا کہ راستے میں اس کی ملاقات اسی حاسد سے ہو گئی۔ اس نے پوچھا: بھائی! کہاں کا ارادہ ہے؟

اس نے کہا: میں نے بادشاہ کو اپنا کلام سنایا تو اس نے مجھے ایک خط مہر لگا کر دیا اور کہا: فلاں گورنر کے پاس یہ خط لے جاؤ۔ میں اسی گورنر کے پاس خط لئے جارہا ہوں۔ حاسد کہنے لگا: بھائی! تو یہ خط مجھے دے دے میں ہی اسے گورنر تک پہنچا دوں گا۔ چنانچہ اس شریف آدمی نے خط حاسد کے حوالے کر دیا، وہ حاسد خط لے کر خوشی خوشی گورنر کے دربار کی طرف چل دیا، وہ یہ سوچ کر بہت خوش ہو رہا تھا کہ اس خط میں بادشاہ نے گورنر کے نام پیغام لکھا ہو گا کہ جو شخص یہ خط لے کر آئے اسے اِنعام واِکرام سے نوازا جائے۔ میری قسمت کتنی اچھی ہے، میں نے اس شخص کو جھانسا دے کر یہ خط لے لیا ہے اب میں مالا مال ہو جاؤں گا۔ وہ حاسد انہیں سوچوں میں مگن بڑی خوشی کے عالم میں جھومتا جھومتا گورنر کے دربار کی جانب جارہا تھا۔ اسے کیا معلوم تھا کہ وہ موت کے منہ میں جارہا ہے اور جاتے ہی اسے قتل کر دیا جائے گا۔

بہر حال وہ گورنر کے پاس پہنچا اور بڑے مؤدبانہ انداز میں بادشاہ کا خط گورنر کو دیا۔ گورنر نے جیسے ہی خط پڑھا تو پوچھا: اے شخص! کیا تجھے معلوم ہے کہ اس خط میں بادشاہ نے کیا لکھا ہے؟ اس نے کہا: بادشاہ سلامت نے یہی لکھا ہو گا کہ مجھے اِنعام واِکرام سے نوازا جائے او رمیری حاجات کو پورا کیا جائے۔ گورنر نے یہ سن کر کہا: اے نادان شخص! بادشاہ نے اس خط میں مجھے حکم دیا ہے کہ جیسے ہی یہ شخص خط لے کر پہنچے اسے ذبح کر دینا اور اس کی کھال

Www.Fb.Com/SyedKamran786

اُتار کر اس میں بھوسا بھر دینا پھر اس کی لاش میرے پاس بھجوا دینا۔ یہ سن کر اس حاسد کے تو ہوش اُڑ گئے اور وہ کہنے لگا: خدا کی قسم! یہ خط میرے بارے میں نہیں لکھا گیا بلکہ یہ تو فلاں شخص کے متعلق ہے، بے شک آپ بادشاہ کے پاس کسی قاصد کو بھیج کر معلوم کر لیں۔

گورنر نے اس کی ایک نہ سنی اور کہا: ہمیں کوئی حاجت نہیں کہ ہم بادشاہ سے اس معاملہ کی تصدیق کریں بادشاہ کی مہر اس خط پر موجود ہے لہٰذا ہمیں بادشاہ کے حکم پر عمل کرنا ہو گا۔ اتنا کہنے کے بعد اس نے جلاد کو حکم دیا اور اس حاسد شخص کو ذبح کر کے اس کی کھال اُتار کر اس میں بھوسا بھر دیا گیا۔ پھر اس کی لاش کو بادشاہ کے دربار میں بھجوا دیا گیا۔ وہ شخص جس سے یہ حسد کیا کرتا تھا حسبِ معمول بادشاہ کے دربار میں گیا اور بادشاہ کے سامنے کھڑے ہو کر وہی الفاظ دہرائے: محسن کے ساتھ احسان کر اور جو کوئی برائی کریگا اسے عنقریب اس کی برائی کا صلہ مل جائے گا۔ جب بادشاہ نے اس شخص کو صحیح وسالم دیکھا تو اس سے پوچھا: میں نے تجھے جو خط دیا تھا اس کا کیا ہوا؟ اس نے جواب دیا: میں آپ کا خط لے کر گورنر کے پاس جا رہا تھا کہ مجھے راستے میں فلاں شخص ملا اور اس نے مجھ سے کہا کہ یہ خط مجھے دے دو، چنانچہ میں نے اسے خط دے دیا اور وہ خط لے کر گورنر کے پاس چلا گیا ہے۔

بادشاہ نے کہا: اس شخص نے مجھے تمہارے بارے میں بتایا تھا کہ تم میرے متعلق یہ گمان رکھتے ہو کہ میرے منہ سے بدبُو آتی ہے، کیا واقعی ایسا ہے؟ اس شخص نے کہا: بادشاہ سلامت! میں نے کبھی بھی آپ کے بارے میں

Www.Fb.Com/SyedKamran786

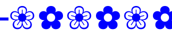
ایسا نہیں سوچا۔

توبادشاہ نے پوچھا: جب میں نے تجھے اپنے قریب بلایا تھا تو تُو نے اپنے منہ پر ہاتھ کیوں رکھ لیا تھا؟ اس شخص نے جواب دیا: بادشاہ سلامت! آپ کے دربار میں آنے سے کچھ دیر قبل اس شخص نے میری دعوت کی تھی اور کھانے میں مجھے بہت زیادہ لہسن کھلا دیا تھا جس کی وجہ سے میرا منہ بدبُو دار ہو گیا۔ جب آپ نے مجھے اپنے قریب بلایا تو میں نے یہ بات گوارا نہ کی کہ میرے منہ کی بدبُو سے بادشاہ سلامت کو تکلیف پہنچے اسی لئے میں نے منہ پر اپنا ہاتھ رکھ لیا تھا۔

جب بادشاہ نے یہ سنا تو کہا: اے خوش نصیب شخص! تُو نے بالکل ٹھیک کہا تیری یہ بات بالکل سچی ہے کہ جو کسی کے ساتھ برائی کرتا ہے اسے عنقریب اس کی برائی کا بدلہ مل جائے گا۔ اس شخص نے تیرے ساتھ برائی کا اِرادہ کیا اور تجھے سزا دلوانی چاہی لیکن اسے اپنی برائی کا صلہ خود ہی مل گیا۔ سچ ہے کہ جو کسی کے لئے گڑھا کھودتا ہے وہ خود ہی اس میں جا گرتا ہے۔ اے نیک شخص! میرے سامنے بیٹھ اور اپنی اسی بات کو دہرا۔ چنانچہ وہ شخص بادشاہ کے سامنے بیٹھا اور کہنے لگا: محسن کے ساتھ احسان کر اور برائی کرنے والے کو عنقریب اس کی برائی کی سزا خود ہی مل جائے گی۔ (1)

نصیحت:

جو کسی پر احسان کرتا ہے اس پر بھی احسان کیا جاتا ہے اور جو کسی کے



(1) ... عیون الحکایات حصہ 1، ص302

Www.Fb.Com/SyedKamran786

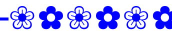
لئے برا چاہتا ہے اس کے ساتھ برا معاملہ ہی ہوتا ہے۔ جو دوسروں کی تباہی وبربادی کا خواہاں ہوتا ہے وہ خود تباہ وبرباد ہو جاتا ہے۔ جو کسی سے حسد کرتا ہے اسے اس کے حسد کی سزا خود ہی مل جاتی ہے، اچھے کام کا اچھا نتیجہ اور برے کام کا برا نتیجہ، جیسی کرنی ویسی بھرنی، اللہ پاک ہمیں حسد جیسی بیماری سے محفوظ فرمائے آمین

سچ ہے کہ بُرے کام کا انجام بُرا ہے

حکایت نمبر37:

شکر ہے میری دکان بچ گئی

شیخ سعدی رحمۃُ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ایک رات بغداد میں آگ لگ گئی اور آدھا بغداد جل گیا۔ ایک شخص اسی دھوئیں میں اللہ کا شکر ادا کر رہا تھا کہ میری دکان بچ گئی۔ ایک صاحب دل وہاں سے گزرا تو اس نے اس سے کہا: کیا تجھے اپنا ہی غم ہے یا کسی اور کا بھی؟ تُو تو چاہتا ہے کہ سارا شہر جل جائے مگر میرا گھر بچ جائے۔ وہ شخص کتنا سنگ دل ہوتا ہے کہ لوگ پیٹ پر بھوک کی وجہ سے پتھر باندھے ہوئے ہوں، اور اس کا معدہ کھا کھا کر پھٹنے کے قریب ہو۔ درویش خون پیتا (یعنی بھوکا) ہو تو اس کے سامنے کوئی لقمہ کیسے کھا سکتا ہے۔ بادشاہ عادل جب لکڑہارے کے گدھے کو کیچڑ میں پھنسا دیکھتا ہے تو پریشان ہو جاتا ہے۔ نیک بخت کے لیے سعدی کا ایک حرف ہی کافی ہے اگر تو کانٹے بوئے گا تو چنبیلی نہیں کاٹ سکے گا۔(1)



1 ... بوستان سعدی، ص53

Www.Fb.Com/SyedKamran786

نصیحت:

جو شخص دوسروں کی تکلیف میں بے چین نہ ہو جائے اس کو انسان کہنا انسانیت کی توہین ہے۔عام تباہی اور ہمہ گیر مصیبت کے وقت جو شخص اپنی عافیت پر خوش اور مطمئن ہو وہ انسانیت سے بہت دور ہے۔بغداد کے بارے میں حکایت ہے تو اس وقت بغداد میں کیا ہو رہا ہے! امریکہ و برطانیہ کیا کیا ظلم نہیں ڈھا رہے، روزانہ سینکڑوں مسلمان شہید ہو رہے ہیں۔کشمیر و فلسطین میں جو ظلم ہو رہا ہے وہ ہم سے ڈھکا چھپا ہوا نہیں لیکن آہ ہم خوابِ خرگوش کے مزے لوٹ رہے ہیں، اور کانوں پے جوں تک نہیں رینگ رہی۔

افسوس صد افسوس

اللہ کریم سے دعا ہے کہ دنیا میں جہاں جہاں مسلمانوں پہ ظلم و ستم ہو رہا ہے ان کی مدد فرما، ان پہ اپنا خصوصی فضل و کرم فرما۔

آمین بجاہ النبی الامین صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم

حکایت نمبر38:

دینی مدرسے والے بیٹے کا انداز

گاؤں کے کنویں پر تین عورتیں پانی بھر رہی تھیں۔ان میں سے ایک عورت کا بیٹا وہاں سے گزرا اس کی ماں بولی: وہ دیکھو میرا بیٹا انگلش میڈیم میں ہے تھوڑی دیر میں دوسری عورت کا بیٹا گزرا، اس کی ماں بولی: وہ دیکھو میرا بیٹا بی ایس سی میں ہے۔تبھی تیسری عورت کا بیٹا وہاں سے گزرا دوسرے بیٹوں

Www.Fb.Com/SyedKamran786

کی طرح اس نے بھی اپنی ماں کو دیکھا اور ماں کے پاس آیا پانی سے بھرا گھڑا اٹھا کر اس نے اپنے کندھے پر رکھا دوسرے ہاتھ سے بھری ہوئی بالٹی اٹھائی اور ماں سے بولا: چل ماں گھر چلیں. اس کی ماں بولی یہ میرا بیٹا ہے مدرسہ میں پڑھتا ہے۔

اس کی ماں کے چہرے کی خوشی دیکھ کر باقی دونوں عورتوں کی نظریں جھک گئیں۔

اس کہانی کا مطلب صرف یہ ہے لاکھوں روپے خرچ کر کے تمیز اور اخلاق نہیں سیکھے جاسکتے۔(منقول)

نصیحت:

جب بیٹا ڈاکٹر، پروفیسر یا بڑا آفیسر بن جاتا ہے تو والدین بہت احتیاط سے بات کرتے ہیں کہ کہیں بیٹا ناراض نہ ہو جائے اور جب بیٹا حافظ، عالم یا مفتی بن جاتا ہے تو پھر وہ بیٹا بات کرنے میں احتیاط کرتا ہے کہ کہیں والدین ناراض نہ ہو جائیں۔

والدین کا مقام و مرتبہ دینِ اسلام نے بہت زیادہ معظّم بنایا، اللہ و رسول نے ہمیں والدین کی اطاعت کا حکم دیا، بدبخت و نامراد ہے وہ شخص جس سے اس کے والدین ناراض ہوں۔ والدین کی ناراضگی میں اللہ پاک کی ناراضگی ہے۔ والدین سے حسنِ سلوک کی بارہا تاکید کی گئی ہے بلکہ اُن کو اُف تک کہنے سے منع کیا گیا ہے۔ جو لوگ والدین کی نافرمانی کرتے ہیں وہ آخرت میں تو سزا کے مستحق ہیں ہی، لیکن دنیا میں بھی انہیں نشانِ عبرت بنا دیا جاتا ہے، اللہ

Www.Fb.Com/SyedKamran786

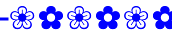
پاک ہمیں والدین کی نافرمانی سے محفوظ رکھے اور ان کا مطیع و فرمانبر دار بنائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

حکایت نمبر39:

ظلم کا انجام

محمد بن جَعْفَر بن یحیٰی بن خالد بن بَرْمَک سے منقول ہے کہ جب میر ادادا یحیٰی بن خالد بن برمک قید میں تھا تو میرے والد نے اس سے پوچھا: ابا جان! ہمیں حکومت وشان وشوکت ملی، ہمارے احکامات پر عمل کیا جاتا رہا، ہماری بڑی ٹھاٹھ باٹھ تھی، اب زمانے نے ہمیں قید کر دیا اور اُونی کپڑے پہننے تک نوبت آگئی، اس کی کیا وجہ ہے ؟میرے دادا نے کہا: اے میرے بیٹے! مظلوم کی پکار رات کے اندھیرے میں بلند ہوتی رہی اور ہم اس سے غافل رہے، لیکن علیم وخبیر پرورد گار اس سے غافل نہیں، پھر چند اشعار پڑھے۔ جن کا مفہوم کچھ اس طرح ہے: کتنی ہی ایسی قومیں ہیں کہ ان کے صبح وشام نعمتوں اور آسائشوں میں گزرے اور زمانہ ان پر عیش و عشرت کی خوب بارش برساتا رہا، زمانہ ان سے خاموش رہا پھر جب بولا تو انہیں خون کے آنسو رُلانے لگا۔

اللہ پاک ہم سب کو اپنے حفظ وامان میں رکھے، ظالموں سے ہماری حفاظت فرمائے اور مظلوموں کا ساتھ دینے کی توفیق عطا فرمائے۔(1)



(1)... عیون الحکایات حصہ 2، ص134

Www.Fb.Com/SyedKamran786

نصیحت:

انسان کو ہر دم اللہ پاک کی بے نیازی سے ڈرتے رہنا چاہئے۔ گناہوں میں ہر وقت مستغرق رہنے کے باوجود اگر ہمیں ڈھیل دی جاتی رہے تو اس ڈھیل سے خوش نہیں ہونا چاہئے، بلکہ اللہ پاک کی پکڑ سے ہر دم لرزاں وترساں رہنا چاہئے۔ بے شک اس کی پکڑ بڑی سخت ہے۔ طاقت و دولت کے نشے میں آکر کسی غریب و مظلوم کی بد دعا نہیں لینی چاہئے، کسی بے گناہ پر ظلم وستم کے تیر چلانے والا ظالم وسخت دل شخص جب عذابِ الٰہی میں گرفتار ہوتا ہے تو اس کی سب اَکڑ نکل جاتی ہے اور مظلوم کی دعا بہت جلد مقبول ہوتی ہے۔ ہر مسلمان کو چاہئے کہ ظلم وستم اور تمام برے افعال سے اجتناب کرے اور اللہ پاک کی بے نیازی سے ہر دم ڈرتا رہے کہ نہ جانے ہمارے بارے میں اللہ پاک کی خفیہ تدبیر کیا ہے؟ اللہ پاک ہمیں اپنی دائمی رضا عطا فرمائے اور ہمارا خاتمہ بالخیر فرمائے۔

حکایت نمبر40:

چیتے پر سواری

حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمہ نے ایک بڑی ہی نصیحت آموز اور لذیذ حکایت لکھی ہے جو بہت ہی دلکش اور نہایت ہی کیف آور ہے۔ چنانچہ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے ایک شخص کو چیتے پر سوار ہو کر آتے ہوئے دیکھا تو خوف کے مارے میرے پاؤں چلنے سے جواب دے گئے، اس شخص

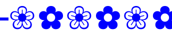
Www.Fb.Com/SyedKamran786

نے مجھے مسکرا کر کہا! اے سعدی! اس میں گھبرانے اور حیرت زدہ ہونے والی کونسی بات ہے؟ تو بھی اللہ کے حکم سے گردن نہ پھیر! اللہ کی مخلوق تیری تابعدار ہو جائے گی۔ جب بندہ اللہ کے احکام پر عمل پیرا ہوتا ہے تو اللہ پاک اس کی مدد فرماتا ہے پھر یہ کیسے ہو سکتا ہے وہ تجھے دشمن کے رحم و کرم پہ چھوڑ دے؟ بس یہی مردانِ حق کا راستہ ہے آجا اور مقصد حاصل کرلے۔ نصیحت اس شخص کو نفع دے گی جو سعدی کے کلام سے محبت کرے گا۔[1]

نصیحت:

اس حکایت سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ جب بندہ اللہ کا مخلص بندہ بن جاتا ہے پھر اللہ کی مخلوق اس کی غلامی کرتی ہے۔ صوفیاء کرام فرماتے ہیں: مَن کَان للہ کَانَ اللہ لہ: جو اللہ کا ہو جاتا ہے اللہ اس کا ہو جاتا ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہیں تشریف لے جا رہے تھے، کہ راستے میں بہت سارے لوگ جمع دیکھے جو گھبرائے ہوئے تھے آپ نے پوچھا کیا بات ہے؟ یہاں کیوں کھڑے ہوئے ہو اور اس قدر ڈرے ہوئے کیوں ہو؟ انہوں نے کہا! آگے راستے میں شیر بیٹھا ہوا ہے اور ہے بھی بپھرا ہوا، آپ اکیلے تشریف لے گئے، اور بیٹھے ہوئے شیر کو کہنی ماری، شیر چپکے سے جنگل کی طرف بھاگ گیا، آپ رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جو اللہ کا ہو جاتا ہے مخلوق اس کے تابع، غلام ہو جاتی ہے۔



1... بوستان سعدی، ص29،28

Www.Fb.Com/SyedKamran786

شر قپور شریف میں ایک بیل نے دہشت پھیلا رکھی تھی جب بازار میں نکل آتا تو بازار سنسان ہو جاتے،لوگوں نے حضرت میاں شر قپوری علیہ الرحمہ سے عرض کیا؟ آپ نے فرمایا:جب وہ بیل بازار میں آئے تو مجھے بتانا، چنانچہ جب بیل نکلا تو لوگوں نے آپ کو اطلاع دی، آپ نے جا کر بیل کو کانوں سے پکڑ لیا(گائے بیل کان نہیں پکڑنے دیتے)اور اس کے کان کے ساتھ منہ لگا کر فرمایااللہ کی مخلوق کو تنگ نہ کروبس اس دن کے بعد بچہ بچہ اس بیل کو کان سے پکڑ کر جدھر مرضی لے جاتا۔

ایک بزرگ کو دیکھا کہ شیر اور بکریوں کو اکٹھا چرا رہے ہیں،ان سے پوچھا گیا کہ ان کی آپس میں صلح کب سے ہوئی ؟وہ فرمانے لگے جب سے میں نے اللہ سے صلح کرلی ہے،انہوں نے آپس میں صلح کرلی ہے۔

حکایت نمبر41:

پہلوان کی تنگدستی

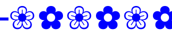
ایک پہلوان نے تنگ دست ہو کر پشت پہ مٹی ڈھو کر اپنا پیٹ بھرنا شروع کر دیا،نہایت دل تنگ اور افسردہ رہنے لگا۔کہ کہاں بڑے بڑے بہادروں کو پچھاڑنا اور کہاں یہ دن ؟لوگ شہد پیتے،مرغ اور بکرے کھاتے اور اس بے چارے کی روٹی ساگ پات کو ترستی رہتی۔کتے بلیوں کے جسم پر لباس اور یہ بے چارہ ننگا۔حسرت سے دعا کرتا کہ ساری زندگی رزق اکٹھا ہی مل جائے تو چند دن تو آسانی سے گزر جائیں۔ایک دن زمین کھود رہا تھا کہ تھوڑی

Www.Fb.Com/SyedKamran786

کی ہڈی نظر آئی اور ساتھ موتیوں کا ٹوٹا ہوا ہار پایا جو زبان حال سے یہ کہہ رہا تھا۔ زمانے کی گردش کا گلہ نہ کر یہ تو گھومتا ہی رہتا ہے۔ پہلوان کو تھوڑی سی تسلی ہوئی کہ جب انجام سب کا ایک ہی جیسا ہے تو کیا تخت نشیں اور کیا خاک نشیں۔ غم و خوشی ختم ہو جائے گی ہاں عمل کی جزا اور نیک نامی رہ جائے گی۔ ملک، تاج، تخت والے بھی چل دیے اور گدا و محتاج بھی، دنیا سے دھوکہ نہ کھا، دیکھ اگر تیرے پاس دنیا کا سونا نہیں ہے تو سعدی کی نصیحتیں سونے کی ڈلیوں سے کم نہیں ہیں ان سچے موتیوں کو اپنے دامن میں سمیٹ لے۔[1]

نصیحت:

مال و دولت، تخت و تاج پہ گھمنڈ نہیں کرنا چاہئے، خوشحالی و تنگ دستی انجام کے لحاظ سے برابر ہے کیونکہ موت سب کو ایک جیسا بنا دے گی۔ امام ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ انسان کبھی تندرست ہوتا ہے مگر کسبِ معاش میں مشغولیت کی بناء پر فارغ نہیں ہوتا اور کبھی خوشحال ہوتا ہے لیکن تندرست نہیں رہتا پس جب تندرست اور فارغ ہو اور طاعت کی بجائے سستی غالب آجائے تو ایسا شخص خسارے میں ہے۔ دنیا آخرت کی کھیتی ہے اس میں ایسی تجارت موجود ہے جس کا نفع آخرت میں ملے گا۔ وہ شخص قابلِ رشک ہے جو اپنی صحت اور فراغت کو خداوند قُدُّوس کی بندگی واطاعت میں گزارے تو جس نے اپنی صحت و فراغت کو اللہ پاک کی نافرمانی میں ضائع



1 ... بوستان سعدی، ص72

Www.Fb.Com/SyedKamran786

کر دیا وہ دھوکے میں رہا کیونکہ فراغت کے بعد مشغولیت اور صحت کے بعد بیماری آگھیرتی ہے۔اوراگر ایسانہ بھی ہو تو پھر بڑھاپا ہی کافی ہے۔

حکایت نمبر42:

ظالم کی پکڑ

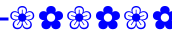
حافظ ابن عساکر ایک شخص کا واقعہ بیان کرتے ہیں:اس شخص کا کہنا ہے کہ میں لوگوں کو اپنے خچر پر سوار کرکے دمشق سے زبدانی لے جایا کرتا اور ان سے کرایہ وصول کرتا۔ایک دن ایک شخص خچر پر سوار ہوا اور ہم چل پڑے چلتے چلتے ہمارا گزر ایک غیر معروف رستہ سے ہوا تو وہ کہنے لگا کہ یہ راہ لو کیوں کہ یہ بہت قریب ہے۔ میں نے اس سے کہا میں تو اس رستہ سے واقف نہیں ہوں اس نے کہا نہیں اسی راہ پر چلیں میں اس سے اچھی طرح واقف ہوں اور یہ بہت نزدیکی رستہ ہے اس کی یقین دھانی پر ہم نے وہ رستہ اختیار کر لیا تھوڑی دیر چلنے کے بعد ہم ایک دشوار گزار اور وحشت ناک جگہ پر پہنچے جہاں ایک گہری وادی میں بہت ساری لاشیں پڑی ہوئی تھیں.وہ مجھ سے کہنے لگا ذرا خچر کی لگام تھامو تاکہ میں اتر سکوں اس نے اتر کر آستین چڑھائی,کپڑے ٹھیک کیے اور چھری نکال کر میری طرف لپکا میں وہاں سے بھاگ کھڑا ہوا لیکن اس نے میرا تعاقب جاری رکھا میں نے اسے اللہ تعالی کا واسطہ دے کر کہا کہ مال و متاع سمیت یہ خچر لے لو اور مجھے چھوڑ دو وہ کہنے لگا خچر تو اب میرا ہو ہی گیا ہے لیکن میں تمہیں قتل کر کے ہی چھوڑوں گا میں نے اسے اللہ کا خوف دلایا اور

Www.Fb.Com/SyedKamran786

آخرت کے عذاب سے ڈرایا لیکن وہ کسی قیمت پر مجھے چھوڑنے پر آمادہ نہ ہوا آخر کار میں نے اپنے آپ کو اس کے حوالے کر دیا. اس مایوسی کے عالم میں میں نے اس سے درخواست کی کہ مجھے دو رکعت نماز پڑھنے دیں اس نے کہا اچھا جلدی کرو میں نے نماز شروع کی لیکن قرآن کریم کا ایک حرف بھی میری زبان پر جاری نہ ہوا میں حیران پریشان اسی طرح کھڑا تھا ادھر وہ شور مچائے جا رہا تھا کہ جلدی کرو اسی اثناء میں اللہ تعالی نے میری زبان پر یہ آیت {{امن یجیب المضطر}} جاری کر دی، جونہی میں نے اس آیت کی تلاوت کی ایک شہسوار وادی کے دہانے سے نکلا اس کے ہاتھ میں نیزہ تھا۔ اس نے آتے ہی وہ نیزہ ڈاکو کے پیٹ میں گھونپ دیا نیزہ اس کے دل کے آر پار ہو گیا اور وہ ڈھیر ہو گیا، میں نے اس شہسوار کا دامن تھام لیا اور اس سے کہا خدارا مجھے بتائیے کہ آپ کون ہیں؟ اس نے کہا کہ میں اس کا بھیجا ہوا قاصد ہوں جو مجبور اور بے قرار کی دعا قبول فرماتا ہے اور تکلیف کو دور کرتا ہے میں نے اللہ کا شکر ادا کرتے ہوئے اپنا خچر اور سامان لیا اور صحیح سالم واپس لوٹ آیا۔[1]

نصیحت:

دُعا، اللہ رب العزت جل وعلا سے مناجات کرنے، اس کی قربت حاصل کرنے، اس کے فضل وانعام کے مستحق ہونے اور بخشش و مغفرت کا پروانہ حاصل کرنے کا نہایت آسان اور مجرب ذریعہ ہے۔ اسی طرح دعا پیارے



❶... تفسیر ابن کثیر، 6/184، النمل: 62

Www.Fb.Com/SyedKamran786

مصطفی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی متوارث سنت، اللہ رب العزت کے پیارے بندوں کی متواتر عادت، درحقیقت عبادت بلکہ مغزِ عبادت، اور گنہگار بندوں کے حق میں اللہ رب العزت جل وعلا کی طرف سے ایک بہت بڑی نعمت و سعادت ہے۔ رئیس المتکلمین مولانا نقی علی خان رحمۃ اللہ علیہ اِرشاد فرماتے ہیں:

اے عزیز! دعا ایک عجیب نعمت اور عمدہ دولت ہے کہ پروردگار تَقَدَّسَ وَتَعَالیٰ نے اپنے بندوں کو کرامت فرمائی اور اُن کو تعلیم کی، حلِ مشکلات میں اس سے زیادہ کوئی چیز مؤثر نہیں، اور دفعِ بلا وآفت میں کوئی بات اس سے بہتر نہیں۔

چنانچہ دعا کے اس قدر مفید اور نفع بخش ہونے کے باوجود اس سے استفادہ اسی صورت میں ممکن ہے جبکہ اس کے شرائط و آداب بھی ملحوظِ خاطر رہیں ورنہ عین ممکن ہے کہ دعا کرنا فائدہ مند نہ ہو۔ سورہ مومن کی آیت کریمہ نمبر 60 کے تحت صدر الافاضل، بدر الاماثل سید مولانا نعیم الدین مراد آبادی کی بیان کردہ تفسیر سے ایک نہایت جامع اقتباس ملاحظہ فرمائیں:

اللہ پاک بندوں کی دعائیں اپنی رحمت سے قبول فرماتا ہے اور ان کے قبول کے لیے چند شرطیں ہیں: ایک اخلاص دعا میں، دوسرے یہ کہ قلب غیر کی طرف مشغول نہ ہو، تیسرے یہ کہ وہ دعا کسی امرِ ممنوع پر مشتمل نہ ہو، چوتھے یہ کہ اللہ پاک کی رحمت پر یقین رکھتا ہو، پانچویں یہ کہ شکایت نہ کرے کہ میں نے دعا مانگی قبول نہ ہوئی جب ان شرطوں سے دعا کی جاتی ہے قبول

Www.Fb.Com/SyedKamran786

ہوتی ہے حدیث شریف میں ہے کہ دعا کرنے والے کی دعا قبول ہوتی ہے یا تو اس کی مراد دنیا ہی میں اس کو جلد دے دی جاتی ہے یا آخرت میں اس کے لیے ذخیرہ ہوتی ہے یا اس سے اس کے گناہوں کا کفارہ کر دیا جاتا ہے۔[1]

حکایت نمبر 43:

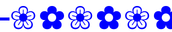
جاسوس نے حیران کن بات بتائی

جن دنوں بغداد مسلمانوں کا مرکز ہوا کرتا تھا اور ہر طرف مسلمانوں کو فتوحات مل رہی تھی اس وقت کافروں نے وہاں ایک بندے کو بھیجا اور کہا جاؤ اور دیکھو کہ ان کے معاشرے میں کونسی ایسی بات ہے کہ یہ اس وقت دنیا کی بڑی طاقت بنے ہوے ہیں چناچہ وہ بغداد آیا اسکو بھوک لگی ہوی تھی. وہ ایک ریسٹورنٹ میں کھانا کھانے چلا گیا. اس کے قریب ایک اور آدمی بھی بیٹھا کھانا کھا رہا تھا۔ وہ اس نیئے بندے کو وقفے وقفے سے دیکھ رہا تھا اس نے یہ دیکھ کر سوچا کہ شاید میں یہاں نیا ہوں اس لیے میری طرف ایسے دیکھ رہا ہے۔

جب وہ کھانا کھا کر فارغ ہوا تو کاونٹر پر آکر کیشیر سے کہنے لگا بتایں مجھے کتنا بل ادا کرنا ہے؟

اس نے کہا جناب آپ کا بل ادا ہو چکا ہے...

پوچھا کس نے کیا ہے؟ تو اس نے کہا جناب جو بندہ آپ کے ساتھ بیٹھا کھانا کھا رہا تھا وہ اپنا بل جب دینے آیا تو کہنے لگا کہ یہ بندہ مجھے مسافر نظر آتا ہے



1... خزائن العرفان، ص754

Www.Fb.Com/SyedKamran786

اور یہ مسافر آج میرا مہمان ہے اس لیے اس کی ادائیگی میں کر دیتا ہوں اس نے آپ کو اطلاع اس لیے نہیں دی کہ وہ آپ سے شکریہ نہیں سننا چاہتا تھا اس کا اجر وہ اپنے اللہ سے وصول کرنا چاہ رہا ہے ویسے بھی ہماری ہاں عام رواج ہے ہم مسافروں کو کھانے کھلاتے ہیں....

وہ بڑا حیران ہوا کہ یہ لوگ اتنے مہمان نواز ہوتے ہیں...

اس کے بعد وہ آگے چلا۔ تھوری دیر کے بعد اس نے سوچا مجھے ایک نیا لباس بھی لینا چاہیے پتہ نہیں یہاں کب تک مجھے جاسوسی کرنی پڑے. وہ ایک دکان پر گیا دکاندار سے پوچھا کیا آپ مجھے کپڑا دیں گے ؟ دکاندار نے کہا ہاں اتنے درہم میں آپ کو مل جائے گی۔اس نے کہا جی ایک جوڑا دے دیجیے۔ دکاندار کہنے لگا مہربانی فرما کر آپ میری ایک بات مان لیں کہ یہی چیز سامنے والی دکان سے اتنی ہی قیمت میں مل جائے گی آپ وہاں سے خرید لیں۔وہ وہاں چلا گیا وہی کپڑا اس کو اتنے ہی پیسوں میں مل گیا۔اس آدمی کے ذہن میں خیال آیا کہ پہلی دکان والے نے مجھے یہ کپڑا مجھے کیوں نہیں دیا؟ ہمارے ملک میں تو دکاندار گاہک کو کبھی خالی ہاتھ نہیں جانے دیتا وہ تو سوچتا ہے کہ مجھے کسی نہ کسی طرح قائل کرنا چاہیے اور اس نے مجھے خود دوسری دکان پر بھیج دیا آخر اس کی کیا وجہ ہے، چنانچہ وہ پہلی دکان والے کے پاس آکر کہنے لگا: جی آپ کے پاس یہ کپڑا تھا نہیں یا آپ مجھے دینا نہیں چاہتے تھے۔

اس نے کہا یہ کپڑا تو میرے پاس بھی تھا مگر میں چاہتا تھا کہ آپ مجھ سے خریدنے کے بجائے اس سے خریدیں۔

Www.Fb.Com/SyedKamran786

وہ کہنے لگا: مگر میں جس ملک سے آیا ہوں وہاں تو دکاندار ایسا کبھی نہیں کرتے آپ نے ایسا کیوں کیا! آگے سے جواب آیا: اصل وجہ یہ ہے کہ آج میرے پاس اتنے گاہک آئے کہ مجھے اتنا نفع ہو چکا ہے کہ میرے بیوی اور بچوں کا آج کا گزارا ہو جائے گا۔ میں سارا دن دیکھتا رہا کہ میرے اس دکاندار بھائی کے پاس کوئی گاہک نہیں آیا۔ میں نے کہا آپ اس سے وہ کپڑا خریدیں گے تو اس کو نفع ہو گا اس طرح اس کے بیوی اور بچوں کے کھانے کا انتظام ہو جائے گا۔

دکاندار ایک دوسرے کے اتنے خیر خواہ تھے اور یہ خیر خواہی اسلام سکھا رہا تھا جس کو شکست دینے کے لیے مشہور جنگجو نے اس کو یہاں جاسوسی کرنے بھیجا تھا۔ وہ واپس گیا اور اپنے بادشاہ کو کہا جب تک مسلمانوں میں یہ معاشرتی اچھائیاں موجود ہے ایک دوسرے کے دکھ درد رکھنے والے دل موجود ہے آپ بھول جائے کہ آپ مسلمانوں کو کبھی اپنی زندگی میں شکست دے سکے گے۔ آج کیا ہمارے معاشرے میں یہ چیزیں موجود ہے........؟

حکایت نمبر 44:

قبروں کو دیکھ کر توبہ کا فائدہ

سرکارِ دوعالم صلَّی اللہ علیہ و آلہ وسلَّم پر درودِ پاک پڑھنے کے فضائل میں بیان کیا گیا ہے کہ ایک عورت کا بیٹا تھا جو بہت گناہگار تھا۔ وہ اس کو نیکی کا حکم دیتی، بے حیائی اور برے کاموں سے منع کرتی (لیکن وہ باز نہ آتا) آخر کار تقدیر

Www.Fb.Com/SyedKamran786

اس پر غالب آئی اور وہ گناہوں کی حالت میں مر گیا۔ اس کی ماں کو بہت صدمہ ہوا کہ اس کا بیٹا بغیر توبہ کئے مر گیا۔ اس نے تمنا کی کہ اسے خواب میں دیکھے۔ ایک دفعہ اس نے خواب میں اپنے بیٹے کو عذاب میں مبتلا دیکھا تو وہ مزید غمگین ہو گئی۔ جب کچھ مدت کے بعد اس نے دوبارہ اپنے بیٹے کو دیکھا تو اس کی حالت اچھی تھی اور وہ خوش وخرم تھا۔ اس نے اپنے بیٹے سے اس حالت کے متعلق پوچھا کہ اے میرے بیٹے! میں نے تجھے عذاب میں مبتلا دیکھا تھا، یہ مرتبہ ومقام کیسے ملا؟ تو اس نے جواب دیا: اے میری ماں! ایک گنہگار شخص ہمارے قبرستان سے گزرا، اس نے قبروں کی طرف دیکھا اور دوبارہ زندہ اٹھائے جانے کے متعلق غوروفکر کیا۔ مُردوں سے نصیحت حاصل کی، اپنی لغزش پر رویا اور اپنی خطاؤں پر نادم ہو کر اللہ پاک کی بارگاہ میں توبہ کی کہ اب وہ کبھی گناہوں کی طرف نہ پلٹے گا۔ تو اس کی توبہ سے آسمان کے فرشتے بہت خوش ہوئے اور کہنے لگے: سُبحان اللہ! اس شخص نے اپنے رب کریم کے ساتھ کیا ہی خوب صلح کی ہے۔ جب اس نے سچی توبہ کرلی تو اللہ پاک نے اس کی توبہ قبول فرمالی، پھر اس نے کچھ قرآنِ حکیم پڑھا اور حضور نبیٔ کریم، رءُوف رحیم صلَّی اللہ علیہ وآلہ وسلَّم پر بیس مرتبہ دُرودِ پاک پڑھا اور اس کا ثواب ہم سب قبرستان والوں کو پہنچایا۔ اس کا ثواب ہم پر تقسیم کیا گیا تو مجھے بھی اس سے بھلائی ملی جس کے سبب اللہ پاک نے مجھے بخش دیا اور مجھے وہ مقام عطا کیا گیا جو آپ ملاحظہ فرمارہی ہیں۔ اے امی جان! یاد رکھئے! حضور نبیٔ اَکرم، نورِ مجسم صلَّی اللہ

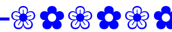
Www.Fb.Com/SyedKamran786

علیہ وآلہ وسلَّم پر دُرود پاک پڑھنا دلوں کا نور، گناہوں کا کفارہ اور زندوں اور مُردوں کے لئے رحمت ہے۔[1]

نصیحت:

تمام خوبیاں اس ذات کے لئے جس نے اپنی عبادت کے واسطے جن و انس کی تخلیق فرمائی اور انہیں مختلف آسائشیں مہیا کرنے کے علاوہ ان پر لاتعداد انعامات فرمائے۔ یقیناً اس کی ہر نعمت بجائے خود نہایت اہمیت کی حامل ہے مگر بنظرِ غائرِ دیکھا جائے تو اس بات میں شک وشبہے کی گنجائش نہ ہو گی کہ ہمارے درمیان رَحۡمَۃٌ لِّلۡعَالَمِین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بعثت اللہ پاک کی ہر نعمت پر فوقیت رکھتی ہے کیونکہ اللہ نے اپنی کسی نعمت کا خُصُوصِیّت کے ساتھ تذکرہ کرکے اس پر احسان نہ جتلایا مگر حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بعثت کو بَصَرَاحت احسان سے تعبیر کرتے ہوئے فرمایا: بے شک اللہ کا بڑا احسان ہوا مسلمانوں پر کہ ان میں انہیں میں سے ایک رسول بھیجا۔

احساناتِ الٰہیہ کا تقاضا ہے کہ ہر حال میں اللہ کے اَحکام کی تعمیل کی جائے۔ یوں تو اس نے ہمیں کثیر اَحکامات کا مُکَلَّف کیا ہے مگر ان میں سے سرکار صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر دُرُودوسلام پڑھنے والا حُکم نہایت ہی عظیم ہے کیونکہ اس کا حُکم دینے سے پہلے اللہ نے اپنے اور اپنے معصوم فِرِشتوں کے دُرود بھیجنے کا تَذکِرَہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ترجَمۂ کنزالایمان: بیشک اللہ



[1]... الروض الفائق (مترجم) ص27

Www.Fb.Com/SyedKamran786

اوراس کے فرشتے دُرُود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر۔[1]

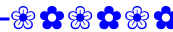
اس کے بعد اس عظیم کام کا ہمیں بھی حکم دیا، بہت سی احادیثِ کریمہ بھی دُرودِ پاک کی ترغیب و فضیلت سے مالا مال ہیں۔

معلوم ہوا کہ دُرُود و سلام پڑھنا اللہ پاک اور اس کے پیارے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی رضا کا باعث ہے۔ غور کریں کہ ایک طرف تو جس مدنی آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ہم پر بے شُمار احسانات ہیں اور دوسری طرف ہر خاص موقع پر امّتِ عاصی کو یاد فرما کر جن کی چشمانِ کرم تر ہو گئیں کیوں نہ ایسے مُشْفِق و مہربان آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے محبت و عقیدت کے اظہار کے لئے ان کی ذات پر دُرُود و سلام کی کثرت کی جائے۔

حکایت نمبر45:

اعمال کا مدار خاتمے پر ہے

حضرتِ سیدنا امام ابو محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: تین زاہد دورانِ سال فقط اللہ پاک کے بھروسے پر زادِراہ لئے بغیر حج کے ارادے سے بیت اللہ شریف کی طرف روانہ ہوئے۔ راستے میں انہوں نے عیسائیوں کی ایک بستی میں قیام کیا، تینوں (زاہدوں) میں سے ایک کی نظر ایک خوبصورت نصرانی عورت پر پڑی تو اس کا دل اس کی طرف مائل ہو گیا، جب تینوں نے سفر کا ارادہ کیا، تو اس نے حیلے بہانے سے ان کو ٹال دیا اور خود وہیں بیٹھ گیا، اس کے

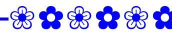


[1] ... پ22، الاحزاب:56

Www.Fb.Com/SyedKamran786

دونوں رفیق چلے گئے اوراس کو بستی ہی میں چھوڑ دیا، اب اس نے اپنے دل کی بات اس عورت کے والد سے کی،اس نے کہا:اس کا مہر تجھ پر بہت بھاری ہے تم اس کی طاقت نہیں رکھتے۔ اس نے پوچھا: کیا مہر ہے ؟ اس کے والد نے کہا:تو دینِ اسلام کو چھوڑ کر عیسائیت میں داخل ہو جا۔ چنانچہ اس زاہد نے نصرانی ہو کر اس عورت سے نکاح کر لیا اور دو بچے بھی پیدا ہوئے۔ آخر کار وہ نصرانیت پر ہی مر گیا۔ جب اس کے دونوں ساتھی سفر سے واپس آئے تو اس کے متعلق دریافت کیا تو انہیں بتایا گیا کہ وہ تو نصرانیت پر مر چکا ہے اور نصرانیوں نے اسے اپنے قبرستان میں دفن کر دیا ہے تو وہ اس کی قبر پر تشریف لے گئے، وہاں ایک عورت اور دو بچوں کو قبر پر روتے ہوئے پایا۔وہ دونوں بھی دور سے رونے لگے۔ عورت نے ان سے پوچھا: آپ کیوں رو رہے ہیں؟ انہوں نے اس کی عبادت، نماز، اور زہد کا تذکرہ کیا۔ جب عورت نے یہ سنا تو اس کا دل اسلام کی طرف مائل ہو گیا اور وہ اپنے دونوں بچوں سمیت اسلام لے آئی۔

حضرتِ سیِّدُنا شیخ ابو محمد رحمۃ اللہ علیہ یہ واقعہ بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں: سُبْحٰنَ اللہ! جو مسلمان تھا کفر پر مرا اور جو کافر تھا اسلام لے آیا۔ تو مسلمان کو چاہیے کہ اپنے انجام سے ڈرتا رہے اور اللہ پاک سے حُسنِ خاتمہ کا سوال کرتا رہے۔ (1)



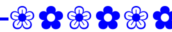
1 ... الروض الفائق، ص43

Www.Fb.Com/SyedKamran786

نصیحت:

دنیامیں آنے کوتو ہم آگئے مگراب دنیاسے ایمان کوسلامت لے جانے کیلئے سخت دشوار گزار گھاٹیوں سے گزرنا ہو گا اور پھر بھی کچھ نہیں معلوم کہ خاتِمہ کیسا ہو گا! آہ! آہ! آہ!موت کے وَقت ایمان چھیننے کیلئے شیطان طرح طرح کے ہتھ کنڈے استِعمال کرے گا حتّٰی کہ ماں باپ کا رُوپ دھار کر بھی ایمان پرڈاکے ڈالے گااوریہود و نصاریٰ کو دُرُست ثابِت کرنے کی مذمُوم سعی کرے گا۔یقیناً وہ ایسانازُک موقع ہو گا کہ بس جس پر اللہ پاک کاخاص کرم و اِحسان ہو گا وُہی کامیاب و کامران ہو گا اور اسی کا ایمان سلامت رہے گا۔ سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ فتاوٰی رضویہ جلد9 صَفْحَہ 83 پر فرماتے ہیں کہ امام اِبنُ الحاج مکّی فرماتے ہیں کہ دمِ نَزع دو شیطان، آدمی کے دونوں پہلو پر آکر بیٹھتے ہیں ایک اُس کے باپ کی شکل بن کر دوسرا ماں کی۔ایک کہتا ہے: وہ شخص یہودی ہو کر مرا تُو (بھی) یہودی ہو جا کہ یہود وہاں بڑے چَین سے ہیں۔ دوسرا کہتا ہے: وہ شخص نصرانی (یعنی کرسچین ہو کر دنیا سے) گیا تُو (بھی) نصرانی (کرسچین) ہو جا کہ نصاریٰ (کرسچین) وہاں بڑے آرام سے ہیں۔[1]

واقعی مُعامَلہ بڑا نازک ہے، بربادیٔ ایمان کے خوف سے خائِفین کے دل ٹکرے ٹکرے ہو جاتے ہیں۔



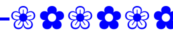
1 ... فتاوٰی رضویہ، 9/83

Www.Fb.Com/SyedKamran786

فکرِ مَعاش بد بلا ہَولِ مَعاد جانگُزا
لاکھوں بلا میں پھنسنے کو روح بدن میں آئی کیوں

حدیثِ مبارَک میں کثرتِ اُمّت کی ترغیب دلائی گئی ہے اور ہمارے پیارے پیارے آقا مصطفٰے جانِ رحمت صلَّی اللہ علیہ واٰلِہٖ وسلَّم بروزِ قیامت اِس اُمّت کے کثیر ہونے پر خوش ہونگے اور دیگر اُمّتوں پر فخر کریں گے لہٰذا اولاد کے حُصُول کی خواہش میں دنیا وآخِرت کی بھلائی پانے کے لئے اچّھی اچّھی نیّتیں کرنی چاہئیں لیکن آج دنیا میں جو بے اولاد ہوتا ہے وہ عُمُوماً خوب دل جلاتا ہے اور بچّہ پانے کیلئے نہ جانے کیسے کیسے جتن کرتا ہے۔ اگر اس کا مَطْمَحِ نظر (یعنی مقصدِ اصلی) فَقَط گھر کی زینت اور دُنیا کی راحت ہے، حُصولِ اولاد سے مقصود آخِرت کی مَنفَعت کی کوئی اچّھی نیّت نہیں، تو ایسا بے اولاد آدَمی نادانِستہ طور پر گویا کسی کے دُنیا میں پیدا ہونے اور پھر بَہُت بڑے امتحان میں مبتَلا ہونے کی آرزو کر رہا ہے! میری یہ بات شاید وُہی شخص سمجھ سکتا ہے جو بُرے خاتمے کے خوف میں مُبتَلا ہو۔ ایک خائف بُزُرگ حضرتِ سیِّدُنا فُضَیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ کے فرمان کا خُلاصہ ہے: مجھے بڑے سے بڑے نیک بندے پر بھی رشک نہیں آتا، جو کہ قِیامت کی ہولناکیوں کا مُشاہَدہ کرے گا، مجھے صِرف اُس پر رَشک آتا ہے جو کچھ بھی نہ ہو۔ (یعنی پیدا ہی نہ ہو)[1]

امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ نے غَلَبۂ خوف کے



1 ... حلیۃ الاولیاء، 8/ 93، رقم: 11470 مُلَخَّصاً

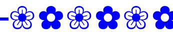
Www.Fb.Com/SyedKamran786

وَقت فرمایا: کاش! میری ماں نے ہی مجھ کو نہ جنا ہوتا![1]

کاش! کہ میں دُنیا میں پیدا نہ ہُوا ہوتا
قبر و حَشر کا سب غم ختم ہو گیا ہوتا
آہ! سَلبِ ایماں کا خوف کھائے جاتا ہے
کاش! میری ماں نے ہی مجھ کو نہ جنا ہوتا

یاربِّ مصطفٰے! ہر طرح کے کفر سے ہماری حفاظت فرما! یااللہ! ہمارا ایمان سلامت رکھنا۔ یااللہ! ہمیں ایمان و عافیّت کے ساتھ مدینہ منوَّرہ میں زیرِ گنبدِ خَضرا جلوۂ محبوب میں شہادت، جنّتُ البقیع میں مَدفن اور جنّتُ الفردوس میں اپنے مَدَنی حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا پڑوس نصیب فرما۔

اللہ پاک اس کاوش کو اپنی بارگاہِ عالی میں قبول فرمائے اور اس کا ثواب سرکار نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ہدیتاً پیش کرتا ہوں اور آپ کی تمام امت کو ایصال کرتا ہوں، اور میں اپنی اس کاوش کو اپنے پیر ومرشد شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانیٔ دعوت اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ کی طرف منسوب کرتا ہوں۔



1 ... الطبقاتُ الکبریٰ لابن سعد، 3/274

Www.Fb.Com/SyedKamran786

سید کامران عطاری مدنی
کے چند مزید رسالے

1. 63 حکایات و واقعات
2. تہجد گزاروں کے واقعات
3. 205 ارشاداتِ اعلیٰ حضرت
4. تفسیر صراط الجنان سے ماخوذ حکایات و واقعات
5. تفسیر صراط الجنان سے ماخوذ فتاوی رضویہ کی عبارات
6. آیتِ درود اور شانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم
7. لقمۂ حرام کی تباہ کاریاں
8. حضرت حاتم اصم کے واقعات
9. فضائلِ درودِ پاک

ان شاء اللہ عنقریب آنے والے رسالوں کے نام

1. شانِ ولی
2. توسل پہ عمدہ دلائل
3. کثرت سے مطالعہ کرنے والے بزرگوں کے واقعات
4. حضور غوثِ پاک رضی اللہ عنہ کی ۱۱۱ نصیحتیں
5. توثیقِ آئمہ اربعہ
6. امام اعظم کی ذہانت کے 200 واقعات
7. حفظِ قرآن کے فضائل

/FIQHIMASAIL2526 /SYEDKAMRAN786
+923169168614 /IAMKAMRANMADANI